وَإِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

مدلّل

مجموعۂ خطباتِ ماثورہ

مولّف و مرتّب

حکیم الامّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ

اضافہ مسائل خطبہ و نکاح

مرتّب: مولانا محمد رفعت قاسمی

مکتبہ خلیل

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 7321118

مدلّل

مجموعہ خطباتِ ماثورہ

حضرت مفتیان کرام دارالعلوم دیوبند کی تصدیق کے ساتھ

مؤلف ومرتب

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ

اضافہ مسائل خطبہ ونکاح

مولانا محمد رفعت قاسمی

مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبہ خلیل

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ،

اُردو بازار، لاہور فون: 7321118

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دینی و دیگر علمی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور طباعت سے قبل کوشش کی جاتی ہے کہ نشاندہی کی جانے والی جملہ غلطیوں کی بروقت تصحیح کر دی جائے۔ اس کے باوجود غلطیوں کا امکان باقی رہتا ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ علمی غلطیوں کی نشاندہی کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں تعاون کرنا صدقہ جاریہ کے مترادف ہے۔ (ادارہ)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... مجموعہ خطباتِ ماثورہ

مؤلف و مرتب .... حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی ؒ

طبع اوّل 2008ء

باہتمام .... وکیل احمد

تعداد 1100

قیمت .... روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ العاصم بیرون تبلیغی مرکز رائیونڈ

اشرف بک ایجنسی راولپنڈی

اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی

مدنی کتب خانہ تبلیغی مرکز مانسہرہ

فہرست مضامین

مسائل مجموعہ خطبات ماثورہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
عرضِ حال	5	خطبۃ النکاح عن النبی ﷺ	84
احکام الجمعہ والقف	7	یہ خطبہ نکاح بھی آنحضرت ﷺ سے......	85
احکام المستمعین	8	خطبۃ الاستسقاء عن النبی ﷺ	86
خطبات نبی کریم ﷺ......	9	خطبہ کیا ہے؟	89
خطبہ نبی کریم ﷺ فی آخر جمعہ من شعبان	17	شرائطِ خطبہ	89
خطبہ سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ	30	خطبہ کارکن	90
خطبہ سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ	32	خطبہ کے صحیح ہونے کی شرطیں	90
خطبہ سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ	34	خطبہ کی سنتیں	91
خطبہ سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ	37	خطبہ کے مستحبات	91
خطبہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ	40	خطبہ میں ہاتھ چلانا	92
خطبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ	41	خطبہ کے وقت بیٹھنے کا طریقہ	92
خطبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ	43	خطبے میں چہرے کا رُخ	92
خطبہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ	44	خطبہ کے مسائل	92-
الخطبۃ الثانیۃ لجمیع الخطب من المولف......	46	جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری جگہ خطبہ دینا؟	96
خطبہ جمعہ تالیف مولانا شاہ ولی اللہؒ......	48	نماز سے پہلے خطبہ	97
خطبہ ثانیہ	51	نمازِ فجر پڑھے بغیر خطبہ دینا	97
خطبہ جمعہ تالیف مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ	54	خطیب کو لقمہ دینا	97
خطبہ ثانیہ	56	خطبہ کی غلطی کا حکم	98
خطبہ جمعہ تالیف حضرت مولانا و شیخنا سید......	60	کیا عورت خطبہ دے سکتی ہے؟	98
الخطبۃ الثانیۃ	63	کیا خطیب سنت پڑھنے والوں کا انتظار کرے؟	98
خطبہ جمعہ	68	بیٹھ کر خطبہ دینا؟	98
خطبہ عید الفطر	71	خطبہ میں عصا لینا؟	99
خطبہ عید الاضحیٰ	77	عصاء کس ہاتھ میں پکڑے؟	99

مضمون	صفحہ
بغیر خطبہ کے نمازِ جمعہ	99
خطبہ کی جگہ قرآن پڑھنا	100
کیا خطیب لوگوں کو بٹھا سکتا ہے؟	100
خطبہ کے شروع میں بسم اللہ کا حکم	100
شروع خطبہ میں دو مرتبہ الحمدللہ کہنا	100
خطبہ میں جہر کرنا	101
ہر جمعہ کو نیا خطبہ ضروری نہیں	101
جمعہ کا خطبہ سننا واجب ہے	101
دونوں خطبوں کا ایک ہی حکم ہے	101
خطبہ کے دوران کے مسائل	102
خطیب کا خطبہ میں درود پڑھنا	105
مقامی زبان میں خطبہ احتیاط کے خلاف ہے	105
• احکامِ شریعت کا دارومدار	106
خطبہ کا اصل مقصد	108
خطبہ قرأت کی طرح ہے	109
اگر خطبہ مقامی زبان میں ہونے لگے تو......	110
خطبۂ جمعہ سے قبل وعظ	111
وعظ کے لئے دو باتیں ضروری ہیں	112
خطبہ وعظ وتقریر کی طرح نہیں ہے	112
عربی خطبہ سے اسلامی اتحاد کی حفاظت ہے!	113
عہد نبویؐ اور خطبۂ جمعہ	114
خطبۂ جمعہ وعیدین میں فرق ہے	115
خطبہ کا عام حل	116
جمعہ کا خطبہ شرائط میں سے ہے	117
نکاح کے فضائل	118
نکاح میں آنحضرت ﷺ کا عمل	119
نکاح کی فقہی حیثیت	120
نکاح کے ارکان	120
ایجاب وقبول کا مطلب	120

مضمون	صفحہ
نکاح کی شرائط	121
گونگے ونابینا کا نکاح کیسے پڑھایا جائے؟	123
نابالغ بچوں کے نکاح کا طریقہ	123
غیر مسلم جج کے سامنے نکاح کرنا	124
نکاح کے لئے کیا قاضی کا ہونا ضروری ہے؟	124
بلاتحریر کے نکاح	125
نکاح پڑھانے والا لڑکی کا تعارف کیسے کرائے؟	125
طریقۂ نکاح	126
نکاح میں خطبہ کا حکم	126
نکاح کا خطبہ کب پڑھنا چاہئے؟	127
نکاح کا خطبہ بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہوکر؟	127
ایک مجلس میں چند نکاحوں کے لئے کتنے......	127
ایجاب وقبول کتنی بار؟	128
خطبۂ نکاح کا سننا	128
مہر کی اہمیت	128
مہر میں طے شدہ مقدار و گنتی کا اعتبار ہے	129
مہر معجّل ومؤجّل کی تعریف	129
مہر کی ادنیٰ مقدار	130
مہر فاطمی کی مقدار موجودہ اوزان سے	130
حیثیت سے زیادہ مہر باندھنا	131
مرض الموت میں معافیٔ مہر کا حکم	131
نکاح کے اہم مسائل	132
نکاح کے بعد مبارکباد دینا	134
نمازِ استسقاء کے مسائل	135
نمازِ استسقاء سے متعلق مستحب اُمور	135
احکام صدقۃ الفطر	138
احکام قربانی	138
قربانی کی بجائے رقم مظلومین کو دینا	139
قنوتِ نازلہ	140

عرضِ حال

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجموعہ خطباتِ ماثورہ ایک عرصہ سے اغلاط کیساتھ لیتھو پر تھا۔ اب اس کو بفضلہٖ تعالیٰ تصحیح اغلاط اور آفسیٹ کتابت وطباعت کرا کر اس میں مندرجہ ذیل مسائل کا اضافہ کیا گیا ہے۔

خطبہ کیا ہے؟ خطبہ کی شرائط ورکن، خطیب وخطبہ سے متعلق ضروری مسائل اور خطبہ کس زبان میں ہو؟ نیز نکاح کے فضائل، نکاح میں آں حضرت ﷺ کا عمل، نکاح کی فقہی حیثیت، نکاح کے ارکان وشرائط، گونگے ونابینا کا نکاح کس طرح ہو، قاضی وگواہوں کے مسائل اور مہر کی اہمیت ومسائل، مہر معجل وموجل کی تعریف، مہر فاطمی کی موجودہ مقدار اور حیثیت سے زیادہ مہر باندھنا اور متعلقہ اہم مسائل اور نماز استسقاء کا وقت وطریقہ اور چادر پلٹنے کا طریقہ اور متعلقہ ضروری مسائل۔

”یا اللہ محض اپنے کرم وفضل سے اس کاوش کو بھی قبول فرما کر آئندہ بھی دینی خدمت کی توفیق عطا فرما آمین یارب العالمین۔

ربنا لا تقبل منا انك انت السميع العليم ٥

محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ

خادم التدریس دار العلوم دیوبند

لیلۃ البراءت ۱۵؍شعبان ۱۴۱۵ھ

مطابق ۱۷؍جنوری ۱۹۹۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ یہ احقر الخلائق متبعانِ سنت نبویہ کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ مدت سے اپنے زمانے کے بعض طویل وغیر بلیغ خطبے دیکھ کر دل چاہتا تھا کہ اگر سرورِ عالم ﷺ اور خلفاء راشدین کے بعض خطبے کتب حدیث وسیر سے نکال کر جمع کر دیئے جائیں تو ان کو پڑھنا موجب برکت بھی ہے اور بوجہ ان کے مختصر ہونے کے سامعین کو بھی ملال نہ ہو۔ عبارت منقولہ پر حاشیہ میں منقول عنہ کا نشان بھی دے دیا ہے۔ اس میں بعض عبارات تو ایک جگہ کی ہیں، بعض عبارات متفرق جگہ سے ملیئ گئی ہیں اور نام اس کا...... مجموعہ خطبات ماثورہ...... رکھا گیا۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کتب احادیث سے کچھ آدابِ ضروری خطبے ونمازِ جمعہ کے لکھے جائیں تا کہ خطبہ پڑھنے والے رعایت رکھیں۔ (زادالمعاد)

(۱) رسول اللہ ﷺ خطبہ چھوٹا پڑھتے تھے اور نماز طویل[۱] کرتے تھے۔

(۲) اثنائے خطبہ میں اگر کوئی بات قابل امر ونہی پیش آجاتی تھی تو آپ ﷺ اس کی تعلیم فرماتے تھے۔

(۳) آپ ﷺ کے آگے نہ کوئی چوب دار پکارتا چلتا تھا، نہ کسی خاص وضع کا لباس ہوتا تھا۔

(۴) مسجد میں تشریف لاکر سب کو سلام کرتے تھے۔

(۵) منبر پر چڑھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر سلام کرتے اور بیٹھ جاتے۔

(۶) پھر حضرت بلالؓ اذان کہتے، جب وہ اذان کہہ چکتے، آپ ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ شروع فرماتے، اذان وخطبہ میں کچھ فصل نہ ہوتا تھا۔

(۷) کبھی کمان پر، کبھی عصاء پر سہارا لگا کر کھڑے ہوتے۔

(۸) خطبے کے وقت آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہوجاتیں اور آواز بلند ہوتی، اور غضب شدید ہوتا جیسے غنیم سے لوگوں کو ڈراتے ہوں۔

(۹) اکثر نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھتے اور کبھی پہلی میں سبح اسم ربك الاعلیٰ، دوسری میں هل اتٰك حديث الغاشيه پڑھتے تھے۔ اب بعض احکام ضروری متعلق جمعہ وخطبہ کے لکھے جاتے ہیں۔

---

[۱] یعنی بہ نسبت خطبہ کے ورنہ امام کو تخفیفِ صلوٰۃ کا حکم ہے۔ ۱۲

احکام الجمعہ والصّف

اذان[2] سن کر بیع وشراء معاملات دنیویہ چھوڑ کر جمعہ کا اہتمام کریں۔ سب[3] سے پہلے اور اول وقت آکر امام کے پاس بیٹھنے کا قصد کریں، مگر مسجد[4] میں باتیں کر کے اپنی نیکیاں اکارت نہ کریں، اول[5] وقت آنے کا ثواب ایسا ہے کہ گویا ایک اونٹ قربانی کیا، پھر ایسا جیسے گائے قربانی کی، پھر ایسا جیسے مینڈھا قربان کیا، پھر ایسا جیسے مرغ تصدق کیا پھر ایسا جیسے انڈا تصدق کیا۔ پہلی[6] صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں نہ بیٹھیں۔ جب ایک صف پوری بھر جاوے تو دوسری میں بیٹھنا شروع کریں۔ صف میں خوب کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں اور ذرا بھی جگہ نہ چھوڑیں، ورنہ کہ اس میں شیطان گھس کر نمازیں خراب کرتا ہے[7] لوگوں کو پھاند پھاند کر اول صف میں نہ جائیں[8]، ہاں اگر اگلی صف میں جگہ باقی ہو اسے بھر لینا چاہیے، جگہ کم ہو تو دو آدمیوں کے بیچ میں بیٹھ کر تکلیف نہ دیویں۔ جو پہلے آکر بیٹھ جاوے وہ جگہ اس کا حق ہے، تو اگر کوئی کسی ضرورت سے جائے اور پھر لوٹ آنے کی اُمید[9] ہو تو اس کی جگہ پر قبضہ نہ کریں۔ کسی کو اُٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھیں۔ کسی حیلہ سے جاء نماز وغیرہ بچھا کر جگہ نہ روکیں، جو جہاں بیٹھے بیٹھنے دیں، لڑکوں کو بیچ صف میں نہ کھڑا ہونے دیں، وہ سب سے اخیر میں کھڑے ہوں[10]۔

---

[2] اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللّٰہ و ذر والبیع۔ ۱۲ (سورۃ جمعۃ، رکوع:۲)

[3] بکروا بتکرا الی قولہ ودنا من الامام الخ۔ ۱۲ (مشکوٰۃ)

[4] یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم۔ مشکوٰۃ قال ابن الھمام فی شرح الھدایۃ الکلام المباح فی مسجد مکروہ وتأکل الحسنات۔ ۱۲ (حاشیہ مشکوٰۃ)

[5] مشکوٰۃ۔ ۱۲

[6] اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر۔ ۱۲ (مشکوٰۃ) رصوا صفوفکم وقاربوا بینھما وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانھا الحذف۔ (مشکوٰۃ)

[8] من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جھنم۔ ۱۲ (مشکوٰۃ)

[9] بعنی بناء یظلك بمنی قال لامنی مناخ من سبق ۔ ۱۲ (مشکوٰۃ)۔ لا یقمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ الحدیث۔ ۱۲ (مشکوٰۃ)

[10] وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان الحدیث۔ ۱۲ (مشکوٰۃ)

احکام المستمعین

خطبہ سننا واجب ہے۔ اس وقت باتیں کرنا، درود شریف، کلام مجید، نماز وغیرہ نہ پڑھنا چاہئے۔ جس وقت خطیب منبر کی طرف چلے اسی وقت سے سب چھوڑ کر ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہوں اگر کوئی سنت پڑھتا ہو تو اختصار قرأت کیساتھ اس کو پورا کرے۔ خطبہ[1] کی آواز نہ آتی ہو تب بھی کچھ نہ پڑھیں۔ نہ بات کریں اسی طرف کان لگائے بیٹھے رہیں۔ اگر کوئی[2] کچھ پڑھتا ہو یا باتیں کرتا ہو اسکو بھی منع نہ کریں۔ ہاں اگر کسی طرح اشارہ سے خاموش کر دیں تو خیر، حضرت محمد ﷺ کا اسم مبارک آئے اس وقت بھی درود شریف نہ پڑھیں۔ بلا حرکت زبان صرف دل سے پڑھ لینے میں مضائقہ نہیں جب آیت کریمہ[3] ان اللہ وملئکته یصلون علی النبی الخ پڑھی جائے دل ہی دل میں درود وسلام بھیجیں[4]۔ خطبہ عیدین میں بعد نماز کے بھاگنا اور خطبہ نہ سننا ممنوع ہے، چاہیے کہ بعد خطبہ کے جائیں، گو آواز وہاں تک نہ آتی ہو۔

---

1. والصواب انه یصلی علی النبی ﷺ عند سماع اسمه فی نفسه ۱۲ درمختار
2. درمختار
3. وکذا یجب الاستماع بسائر الخطب کخطبة نکاح وخطبة عید ۱۲ درمختار بواذا راو اتجارة اولهوان نفضوا الیها وترکوک قائما ۱۲ سورة جمعة۔
4. رواہ ابوداؤد ۱۲۔

صف پوری بھر جاوے تو دوسری میں بیٹھنا شروع کریں۔ صف میں خوب کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں اور ذرا بھی جگہ نہ چھوڑیں، ورنہ اُس میں شیطان گھُس کر نمازیں خراب کرتا ہے۔ لوگوں کو پھاند پھاند کر اول صف میں نہ جائیں۔ ہاں اگر اگلی صف میں جگہ باقی ہو اُسے بھر لینا چاہیئے، جگہ کم ہو تو دو آدمیوں کے بیچ میں بیٹھ کر تکلیف نہ دیویں۔ جو پہلے آکر بیٹھ جاوے وہ جگہ اس کا حق ہے، تو اگر کوئی کسی ضرورت سے جائے اور پھر لوٹ آنے کی اُمید ہو تو اُس کی جگہ پر قبضہ نہ کریں۔ کسی کو اُٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھیں، کسی حیلہ سے جا نماز وغیرہ بچھا کر جگہ نہ روکیں، جو جہاں بیٹھے بیٹھنے دیں، لڑکوں کو بیچ صف میں نہ کھڑا ہونے دیں، وہ سب سے اخیر میں کھڑے ہوں۔

احکام المستمعین خطبہ سننا واجب ہے۔ اُس وقت باتیں کرنا، درود شریف کلام مجید، نماز وغیرہ نہ پڑھنا چاہیئے۔ جس وقت خطیب منبر کی طرف چلے اُسی وقت سے سب چھوڑ کر ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہوں، اگر کوئی سنت پڑھتا ہو تو اختصار قرأت کے ساتھ اس کو پُورا کرلے۔

له رصوا صفوفکم وقاربوا بینہما وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانہا الحذف ۱۲ مشکوٰۃ

ﮯ من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جہنم ۱۲ مشکوٰۃ

ﮯ بنی بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق ۱۲ مشکوٰۃ۔ لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ الحدیث ۱۲ مشکوٰۃ۔

ﮯ وصف الرجال وصف خلفہم الغلمان الحدیث ۱۲ مشکوٰۃ۔

ﮯ ولیتجوز فیہا ۱۲ مشکوٰۃ

ﮯ فان للمنصت لا یسمع الخ ۱۲ خطبہ عثمان رضی اللہ عنہ

ﮯ اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت فقد لغوت ۱۲ مشکوٰۃ فاشار الیہ ان اسکت الی آخرہ ۱۲ زاد المعاد ۲۲

خطبہ کی آواز نہ آتی ہو، تب بھی کچھ نہ پڑھیں، نہ بات کریں، اُسی طرف کان لگائے بیٹھے رہیں۔ اگر کوئی[2] کچھ پڑھتا یا باتیں کرتا ہو اُس کو بھی منع نہ کریں۔ ہاں اگر کسی طرح اشارہ سے خاموش کردیں تو خیر، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک آئے اُس وقت بھی درود شریف نہ پڑھیں۔ بلا حرکت زبان صرف دل سے پڑھ لینے میں مضائقہ نہیں۔ جب آیت کریمہ[1] اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ پڑھی جائے، دل ہی دل میں درود و سلام بھیجیں[3]۔ خطبہ عیدین میں بعد نماز کے بھاگنا اور خطبہ نہ سننا ممنوع ہے، چاہیئے کہ بعد خطبہ کے جائیں، گو آواز وہاں تک نہ آتی ہو۔

---

[1] والصواب انہ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سماع اسمہ فی نفسہ ۱۲ درمختار۔

[2] درمختار

[3] وکذا یجب الاستماع بسائر الخطب کخطبۃ نکاح وخطبۃ عید ۱۲ درمختار واذا راوا تجارۃ او لھوان انفضوا الیھا وترکوک قائما ۱۲ سورۃ جمعۃ

[4] رواہ ابوداؤد ۱۲

خُطباتِ نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہُ علیہ وسلّم

مُرتّبہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب قدس سرّہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ
بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ
وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ
السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَ
مَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ
الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا
وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ
وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْآ اِلَی اللّٰہِ

---

[1] رواہ مسلم من خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

عَزَّوَجَلَّ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصّٰلِحَۃِ
قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ
رَبِّکُمْ بِکَثْرَۃِ ذِکْرِکُمْ لَہٗ وَکَثْرَۃِ الصَّدَقَۃِ
فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا.
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَۃَ فِیْ
مَقَامِیْ ھٰذَا فِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا فِیْ شَہْرِیْ ھٰذَا مِنْ
عَامِیْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَمَنْ تَرَکَہَا فِیْ حَیَاتِیْ
اَوْ بَعْدِیْ وَلَہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِہَا
اَوْ جُحُوْدًا لَّہَا فَلَا جَمَعَ اللّٰہُ لَہٗ شَمْلَہٗ وَلَا بَارَکَ لَہٗ
فِیْ اَمْرِہٖ اَلَا وَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا حَجَّ لَہٗ وَلَا صَوْمَ لَہٗ وَلَا
بِرَّ لَہٗ حَتّٰی یَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلَا
لَا تَؤُمَّنَّ اِمْرَاَۃٌ رَجُلًا وَّلَا یَؤُمَّ اَعْرَابِیٌّ مُّہَاجِرًا وَّلَا یَؤُمَّ
فَاجِرٌ مُّؤْمِنًا اِلَّا اَنْ یَّقْہَرَہٗ بِسُلْطَانٍ یُّخَافُ سَیْفُہٗ
وَسَوْطُہٗ لَیَنْتَہِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِہِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ
اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ ۞

لہ رواہ ابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ ۱۲

ٹہ رواہ مسلم ۱۲

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا۔[1] **اَمَّا بَعْدُ** فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَشْرَفُ

---

[1] رواہ ابو داؤد من خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَأَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى وَخَيْرُ الْأَعْمَالِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ الْهُدَى مَا اتُّبِعَ وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَأْتِي الْجُمُعَةَ إِلَّا دُبُرًا. وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ إِلَّا هُجْرًا. وَمِنْ أَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ وَخَيْرُ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى وَرَأْسُ الْحِكَمِ مَخَافَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْغُلُوْلُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ وَالشِّعْرُ مِنْ مَّزَامِيْرِ إِبْلِيْسَ وَالْخَمْرُ جُمَّاعُ الْإِثْمِ وَشَرُّ الْمَآكِلِ مَأْكَلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ وَإِنَّمَا يَصِيْرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَوْضِعِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ وَّالْأَمْرُ إِلَى الْآخِرَةِ وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ وَشَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ۔

وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ وَّاَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ وَمَنْ يَّتَأَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ وَمَنْ يَّغْفِرْ يُغْفَرْ لَهٗ وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفُّ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَتَبَّعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يَّصْبِرْ يُضَعِّفِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ[1]

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

[1] رواہ فی زاد المعاد عن البیہقی وحاکم من حدیث عقبۃ بن عامر من خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک لکن صیغۃ الاستغفار وبنا بالمعنی لان لفظ الحدیث ثم استغفر ثلاثا ۱۲

عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ
وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهُ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا

خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ
مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِىْ مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِّنْ
زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَوَيَأْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْنَا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ
فَقِيْلَ لَهُ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَسُرِّىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ
فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّ الْخَيْرَ
لَا يَأْتِىْ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ
يُلِمُّ حَبَطًا اَلَمْ تَرَ اِلَى اٰكِلَةِ الْخَضِرَةِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا
اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا وَاسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ
فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ

---

[1] رواه ابو داؤد من خطبة النبي صلى الله عليه وسلم ۱۲

وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اَوْكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الَّذِيْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَّهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ[2] اِتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْآ اِذَآ اَمَرَكُمْ[3]

خُطْبَہ نَبِیِّ کَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ

---

[1] رواہ احمد من خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [2] رواہ الترمذی ۱۲

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَذَكَرَ اِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَلَا غَدْرَ اَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِيْرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ لِوَآءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَلَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْئِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ بَطِيَّ الْغَضَبِ بَطِيَّ الْفَيْئِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَ خِيَارُكُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ بَطِيَّ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْئِ وَشِرَارُكُمْ

له رواه ابو داؤد ۱۲

مَّنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيَّ الْفَيْئِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْئٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَ ذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَآءِ وَاِذَا كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ سَيِّئَ الْقَضَآءِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَّنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَآءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَّنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَآءَ الْقَضَآءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ[1]

خُطْبَهٔ نَبِيِّ كَرِيْم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

فِيْ آخِرِ جُمْعَةٍ مِنْ شَعْبَان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ

[1] رواہ الترمذی ۱۲۔

بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ
وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا[1] يَا يُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ
عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ
لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَّنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ
كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى
فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً
فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ
وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ
مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ

[1] رواہ ابوداؤد ۱۲۔

وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّآئِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَآئِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّآءٍ وَّمَنْ اَشْبَعَ صَآئِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَّا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ[1]

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

[1] رواه البيهقي في شعب الايمان ١٢۔

لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ
بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ
اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ
مَّا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا
حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ
الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ
مَّا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنَزِّلْ
بِهٖ سُلْطَانًا ط وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰٓى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ
عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ
اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ
عَلَيْكَ كِتَابًا لَّا يَغْسِلُهُ الْمَآءُ تَقْرَؤُهٗ نَآئِمًا وَّيَقْظَانَ
وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا
يَّثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ
كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ
عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَّبْعَثْ خَمْسَةً مِّثْلَهٗ وَ

لہ مرّ سندلا ۱۲۴

قَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ حَقًّا وَّلِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَّنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْٓا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَآ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَاسْتَهْدِيْهِ وَاُوْمِنُ بِهٖ وَلَآ اَكْفُرُهٗ وَاُعَادِيْ مَنْ يَّكْفُرُ بِهٖ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗٓ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

لہ رواہ مسلم ۱۲ ٭لہ رواہ الترمذی ۱۲

وَالنُّورِ وَالْمَوْعِظَةِ وَالْحِكْمَةِ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ
وَقِلَّةٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَضَلَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَانْقِطَاعٍ
مِّنَ الزَّمَانِ وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَةِ وَقُرْبٍ مِّنَ الْأَجَلِ
مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ
اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى وَفَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالًا
بَعِيْدًا اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ فَاِنَّهٗ خَيْرُ مَا
اُوْصٰى بِهِ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ اَنْ يَّحُضَّهٗ عَلَى الْاٰخِرَةِ
وَاَنْ يَّاْمُرَهٗ بِتَقْوَى اللهِ وَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَكُمُ اللهُ
بِنَفْسِهٖ فَاِنَّ تَقْوَى اللهِ لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ عَلٰى وَجَلٍ
وَّمَخَافَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ عَوْنٌ وَّصِدْقٌ عَلٰى مَا تَبْتَغُوْنَ
مِنَ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّصْلِحِ الَّذِىْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللهِ مِنْ اَمْرِهٖ
فِى السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لَا يَنْوِىْ بِهٖٓ اِلَّا وَجْهَ اللهِ يَكُنْ لَّهٗ
ذِكْرًا فِىْ عَاجِلِ اَمْرِهٖ وَذُخْرًا فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِيْنَ
يَفْتَقِرُ الْمَرْءُ اِلٰى مَا قَدَّمَ وَمَا كَانَ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ يَوَدُّ
لَوْ اَنَّ بَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا وَّيُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَهٗ
وَاللهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ هُوَ الَّذِىْ صَدَّقَ قَوْلَهٗ وَاَنْجَزَ
وَعْدَهٗ لَا خُلْفَ لِذٰلِكَ وَاِنَّهٗ يَقُوْلُ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ

لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ عَاجِلِ
اَمْرِكُمْ وَاٰجِلِهٖ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ
يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ اَجْرًا وَّمَنْ
يَّتَّقِ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ تُوَقِّيْ مَقْتَهٗ
وَتُوَقِّيْ عُقُوْبَتَهٗ وَسَخَطَهٗ وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ تُبَيِّضُ الْوَجْهَ
وَتُرْضِي الرَّبَّ وَتَرْفَعُ الدَّرَجَةَ فَخُذُوْا بِحَظِّكُمْ وَلَا
تُفَرِّطُوْا فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ فَقَدْ عَلَّمَكُمْ بِكِتَابِهٖ وَنَهَجَ
لَكُمْ سَبِيْلَهٗ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَيَعْلَمَ
الْكَاذِبِيْنَ فَاَحْسِنُوْا كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَعَادُوْا
اَعْدَآءَهٗ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ
وَسَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ
وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ وَاعْمَلُوْا لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ
مَنْ يُّصْلِحْ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ وَ
بَيْنَ النَّاسِ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ عَلَى النَّاسِ وَلَا يَمْلِكُوْنَ
مِنْهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

لہ رواہ القرطبی فی تفسیرہ وغیرہ کذا فی المواہب اللدنیہ ۱۲۔

خطبۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ
بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى
نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ
وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ
تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ
الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تَشْتَغِلُوْا عَنْهَا هَرَمًا نَاغِصًا وَّمَوْتًا
خَالِصًا وَّمَرَضًا حَابِسًا وَّتَسْوِيْفًا مُّوْلِيًا وَّصِلُوا الَّذِيْ

---

[1] روی ابوداؤد فی مراسلہ عن الزہری قال کان اللہ خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ الخ وقال الزرقانی الظاہر ان من نسال اللہ الخ من کلام الزہری ویحتمل انہ من المرفوع تعلیما للامۃ ۱۲

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تُسْعَدُوْا وَاَكْثِرُوا الصَّدَقَةَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاُمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ تُخْصَبُوْا وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ تُنْصَرُوْا ۔ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَكْيَسَكُمْ اَكْثَرُكُمْ ذِكْرًا لِّلْمَوْتِ وَاَكْرَمَكُمْ اَحْسَنُكُمْ اِسْتِعْدَادًا لَّهٗ وَاِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْعَقْلِ التَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةَ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّزَوُّدَ لِسُكْنَى الْقُبُوْرِ وَالتَّاَهُّبَ لِيَوْمِ النُّشُوْرِ[1]

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ

---

[1] رواہ فی المواہب والزرقانی ۱۲

السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى نَسْاَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ[1] يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ وَاِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْا اِلٰى نِهَايَتِكُمْ فَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِىْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِىَ لَا يَدْرِىْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ بِهٖ فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَّفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ وَمِنْ حَيٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ وَلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ اَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ[2]

خطبۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ

---

[1] مرّ سندہ ۱۲

[2] رواہ الفقیہ ابو اللیث فی کتابہ تنبیہ الغافلین فی رفض الدنیا ۱۲

وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ
اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ
نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ
يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ
وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّاكُلُ
مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ يَّقْضِيْ
فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي
الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ اَلَا
فَاعْلَمُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ
مَّعْرُوْضُوْنَ عَلٰٓى اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ
اِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا
بَدَأْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ط وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا

له مرسندہ ۱۲ ؎ رواہ الشافعیؒ عن عمرؓ ۱۲-

فَاعِلِيْنَ ثُمَّ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ اَلَا اِنَّهٗ
يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ
يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ
فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا
مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ
عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ فَيُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ
لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُّنْذُ فَارَقْتَهُمْ[1]

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ....
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

---

[1] رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۲

يَّعۡصِهِمَا فَقَدۡ غَوٰى نَسۡأَلُ اللهَ رَبَّنَا اَنۡ يَّجۡعَلَنَا
مِمَّنۡ يُّطِيۡعُهٗ وَيُطِيۡعُ رَسُوۡلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضۡوَانَهٗ
وَيَجۡتَنِبُ سَخَطَهٗ اِنَّهٗ لَمۡ يَكُنۡ نَبِيٌّ قَبۡلِيۡ اِلَّا كَانَ
حَقًّا عَلَيۡهِ اَنۡ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى مَا يَعۡلَمُهٗ خَيۡرًا لَّهُمۡ
وَيُنۡذِرَهُمۡ مَّا يَعۡلَمُهٗ شَرًّا لَّهُمۡ وَاِنَّ اُمَّتَكُمۡ هٰذِهٖ
جُعِلَتۡ عَافِيَتُهَا فِيۡ اَوَّلِهَا وَاِنَّ اٰخِرَهُمۡ يُصِيۡبُهُمۡ
بَلَاۤءٌ وَّاُمُوۡرٌ تُنۡكِرُوۡنَهَا ثُمَّ تَجِيۡئُ فِتَنٌ يُّرَقِّقُ
بَعۡضُهَا بَعۡضًا فَيَقُوۡلُ الۡمُؤۡمِنُ هٰذِهٖ مُهۡلِكَتِيۡ ثُمَّ
تَنۡكَشِفُ ثُمَّ تَجِيۡئُ فِتۡنَةٌ فَيَقُوۡلُ الۡمُؤۡمِنُ هٰذِهٖ
مُهۡلِكَتِيۡ ثُمَّ تَنۡكَشِفُ فَمَنۡ سَرَّهٗ اَنۡ يُّزَحۡزَحَ مِنَ
النَّارِ وَيُدۡخَلَ الۡجَنَّةَ فَلۡتُدۡرِكۡهُ مَوۡتَتُهٗ وَهُوَ
يُؤۡمِنُ بِاللهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَلۡيَأۡتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيۡنَ
يُحِبُّ اَنۡ يَّأۡتُوۡا اِلَيۡهِ وَمَنۡ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعۡطَاهُ صَفۡقَةَ
يَمِيۡنِهٖ وَثَمَرَةَ قَلۡبِهٖ فَلۡيُطِعۡهُ مَا اسۡتَطَاعَ فَاِنۡ جَآءَ
اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضۡرِبُوۡا عُنُقَ الۡاٰخَرِ قَالَ فَاَدۡخَلۡتُ رَأۡسِيۡ
مِنۡ بَيۡنِ النَّاسِ فَقُلۡتُ اَنۡشُدُكَ اللهَ اَنۡتَ سَمِعۡتَ
هٰذَا مِنۡ رَّسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَشَارَ

بِيَدِهٖ إِلٰى أُذُنَيْهِ فَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ[1]

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَحْمَدُهٗ وَأَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهٗ قَدْ دَنَا أَجَلِيْ وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاعْتِصَامٍ بِأَمْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ شَرَعَ لَكُمْ وَهَدٰىكُمْ بِهٖ فَإِنَّ جَوَامِعَ هُدَى الْإِسْلَامِ بَعْدَ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِمَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ أَمْرَكُمْ فَإِنَّهٗ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَأُولِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَإِيَّاكُمْ وَاتِّبَاعَ الْهَوٰى فَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ

---

[1] رواہ ابن ماجۃ ۱۲۔

حُفِظَ مِنَ الْهَوٰى وَالطَّمَعِ وَالْغَضَبِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفَخْرَ وَمَا
فَخْرُ مَنْ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِلَى التُّرَابِ يَعُوْدُ ثُمَّ يَأْكُلُهُ
الدُّوْدُ ثُمَّ هُوَ الْيَوْمَ حَيٌّ وَّغَدًا مَيِّتٌ فَاعْمَلُوْا يَوْمًا
بِيَوْمٍ وَّسَاعَةً بِسَاعَةٍ وَّتَوَقَّوْا دُعَاءَ الْمَظْلُوْمِ وَ
عُدُّوْا أَنْفُسَكُمْ فِي الْمَوْتٰى وَاصْبِرُوْا فَإِنَّ الْعَمَلَ كُلَّهُ
بِالصَّبْرِ وَاحْذَرُوْا وَالْحَذَرُ يَنْفَعُ وَاعْمَلُوْا وَالْعَمَلُ يُقْبَلُ
وَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَكُمُ اللهُ مِنْ عَذَابِهٖ وَسَارِعُوْا فِيْمَا وَعَدَكُمُ
اللهُ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَافْهَمُوْا وَتَفَهَّمُوْا وَاتَّقُوْا وَتَوَقَّوْا
فَإِنَّ اللهَ قَدْ بَيَّنَ لَكُمْ مَّا أَهْلَكَ بِهٖ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا
نَجّٰى بِهٖ مَنْ نَّجّٰى قَبْلَكُمْ قَدْ بَيَّنَ لَكُمْ فِيْ كِتَابِهٖ حَلَالَهُ
وَحَرَامَهُ وَمَا يُحِبُّ مِنَ الْأَعْمَالِ وَمَا يَكْرَهُ فَإِنِّيْ لَا آلُوْكُمْ
وَنَفْسِيْ نُصْحًا وَّاللهُ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللهِ وَاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ مَّا أَخْلَصْتُمْ لِلّٰهِ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَرَبَّكُمْ
أَطَعْتُمْ وَحَظَّكُمْ وَاغْتَبَطْتُّمْ وَمَا تَطَوَّعْتُمْ بِهٖ لِدِيْنِكُمْ
فَاجْعَلُوْهُ نَوَافِلَ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ تَسْتَوْفُوْا لِسَلَفِكُمْ وَ
تُعْطَوْا جَزَآءَكُمْ حِيْنَ فَقْرِكُمْ وَحَاجَتِكُمْ إِلَيْهَا ثُمَّ
تَفَكَّرُوْا عِبَادَ اللهِ فِيْ إِخْوَانِكُمْ وَصَحَابَتِكُمُ الَّذِيْنَ

مَضَوْا قَدْ وَرَدُوْا عَلٰى مَا قَدَّمُوْا فَأَقَامُوْا عَلَيْهِ وَحَلُّوْا فِي الشَّقَآءِ وَالسَّعَادَةِ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ لَهٗ شَرِيْكٌ وَّلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ نَسَبٌ يُّعْطِيْهِ بِهٖ خَيْرًا وَّلَا يَصْرِفُ عَنْهُ سُوْٓءً إِلَّا بِطَاعَتِهٖ وَاتِّبَاعِ أَمْرِهٖ فَإِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِيْ خَيْرٍ بَعْدَهُ النَّارُ وَلَا شَرَّ فِيْ شَرٍّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَحْمَدُهٗ وَأَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهٗ قَدْ دَنَا أَجَلِيْ وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

---

[1] أورد هٰذه الخطبة تامّة في تاريخ الخلفاء ۱۲

يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَأَنْ
تُثْنُوا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَّأَنْ تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ
فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَثْنَى عَلَى زَكَرِيَّا وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّهُمْ
كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا
وَّكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۚ ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِنَّ
اللّٰهَ قَدِ ارْتَهَنَ بِحَقِّهِ أَنْفُسَكُمْ وَأَخَذَ عَلَى ذٰلِكَ
مَوَاثِيقَكُمْ وَاشْتَرَى مِنْكُمُ الْقَلِيلَ الْفَانِيَ بِالْكَثِيرِ
الْبَاقِي هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيكُمْ لَا يُطْفَأُ نُورُهُ وَلَا تَنْقَضِي
عَجَائِبُهُ فَاسْتَضِيئُوا بِنُورِهِ وَانْتَصِحُوا كِتَابَهُ وَ
اسْتَضِيئُوا مِنْهُ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ فَإِنَّهُ إِنَّمَا خَلَقَكُمْ
لِعِبَادَتِهِ وَوَكَّلَ بِكُمْ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا
تَفْعَلُونَ ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللّٰهِ أَنَّكُمْ تَغْدُونَ وَ
تَرُوحُونَ فِي أَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهُ فَإِنِ
اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْقَضِيَ الْآجَالُ وَأَنْتُمْ فِي عَمَلِ اللّٰهِ
فَافْعَلُوا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ سَابِقُوا
فِي آجَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ آجَالُكُمْ فَتَرُدَّكُمْ إِلَى

لے مرسند ۱۲۷۔

اَسْوءِ اَعْمَالِكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا جَعَلُوْا اٰجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ وَ
نَسُوْآ اَنْفُسَهُمْ فَاَنْهَاكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَمْثَالَهُمْ فَالْوَحَا
النَّجَا النَّجَا فَاِنَّ وَرَآءَكُمْ طَالِبًا حَثِيْثًا اَمْرُهٗ سَرِيْعٌ
اَيْنَ الْوُضَاةُ الْحَسَنَةُ وُجُوْهُهُمُ الْمُعْجِبُوْنَ بِشَبَابِهِمْ
اَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّذِيْنَ بَنَوُا الْمَدَآئِنَ وَحَصَّنُوْهَا اَيْنَ
الَّذِيْنَ كَانُوْا يُعْطُوْنَ الْغَلَبَةَ فِيْ مَوَاطِنِ الْحَرْبِ
قَدْ تَضَعْضَعَ اَرْكَانُهُمْ حِيْنَ اَخْنٰى بِهِمُ الدَّهْرُ وَ
اَصْبَحُوْا فِيْ ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ اَلْوَحَا اَلْوَحَا ثُمَّ النَّجَا النَّجَا۔

خُطْبَہ سَیِّدِنَا عُمَرَ الْفَارُوْق رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْاَلُهُ
الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

لہ اخرجہا ابن ابی الدنیا ۱۲

يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ أَصْحَابَ
الرَّأْيِ أَعْدَاءُ السُّنَّةِ أَعْيَتْهُمُ الْأَحَادِيْثُ أَنْ يَّحْفَظُوْهَا
وَتَفَلَّتَتْ مِنْهُمْ أَنْ يَّعُوْهَا وَاسْتَحْيَوْا إِذَا سَأَلَهُمُ النَّاسُ
أَنْ يَّقُوْلُوْا لَا نَدْرِيْ فَعَانَدُوا السُّنَنَ بِرَأْيِهِمْ فَضَلُّوْا
وَأَضَلُّوْا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ
وَلَا رَفَعَ الْوَحْيَ عَنْهُمْ حَتّٰى أَغْنَاهُمْ عَنِ الرَّأْيِ وَلَوْ كَانَ
الدِّيْنُ يُؤْخَذُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ
مِنْ ظَهْرِهٖ فَإِيَّاكَ وَإِيَّاهُمْ[2] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ
امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ
لَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ
امْرَأَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ[3] أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَّإِنَّ بَعْضَ الْيَأْسِ غِنًى وَّإِنَّكُمْ تَجْمَعُوْنَ
مَا لَا تَأْكُلُوْنَ وَتَأْمُلُوْنَ مَا لَا تُدْرِكُوْنَ وَأَنْتُمْ مُؤَجَّلُوْنَ
فِيْ دَارِ غُرُوْرٍ وَّاعْلَمُوْا أَنَّ بَعْضَ الشُّحِّ شُعْبَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ
فَأَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰئِكَ

---

[1] من خطبة ابی بکرؓ ۱۲ [2] ازالة الخفاء ۱۲ [3] ازالة الخفاء ۱۲

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اَطِيْبُوْا مَثْوٰىكُمْ وَاَصْلِحُوْا اُمُوْرَكُمْ وَاتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ وَلَا تَلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ فَاِنَّهٗ اِنْ لَّمْ يَشُفَّ فَاِنَّهٗ يَصِفُ وَاِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللهُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدُ فَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ وَاللهِ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ ثُمَّ اِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيْمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اَنْ لَّا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّهٗ كُفْرٌ بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ اِلَّا[۱] ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اُطْرِيَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ[۲]

---

[۱] ازالۃ الخفاء ۱۲

[۲] رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۲

خطبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَبِحَمْدِهٖ قَدِ اسْتَوْجَبَ عَلَيْكُمُ الشُّكْرَ وَ اتَّخَذَ عَلَيْكُمُ الشُّكْرَ وَاتَّخَذَ عَلَيْكُمُ الْحُجَجَ فِيْمَآ اٰتٰكُمْ مِّنْ كَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ مِّنْكُمْ وَلَا رَغْبَةٍ مِّنْكُمْ فِيْهِ اِلَيْهِ فَخَلَقَكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَمْ تَكُوْنُوْا شَيْئًا لِّنَفْسِهٖ وَعِبَادَتِهٖ قَدْ كَانَ قَادِرًا عَلٰٓى اَنْ يَّجْعَلَكُمْ لِاَهْوَنِ خَلْقِهٖ عَلَيْهِ فَجَعَلَ لَكُمْ عَآمَّةَ خَلْقِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْكُمْ لِشَيْءٍ غَيْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ

لے فیہ ما مرّ سابقًا ۱۲

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً
وَّحَمَلَكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ثُمَّ جَعَلَ لَكُمْ سَمْعًا وَّبَصَرًا
وَّمِنْ نِّعَمِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نِعَمٌ عَمَّ بِهَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَمِنْهَا نِعَمٌ
اِخْتَصَّ بِهَا اَهْلُ دِيْنِكُمْ ثُمَّ صَارَتْ تِلْكَ النِّعَمُ خَوَاصُّهَا
فِيْ دَوْلَتِكُمْ وَطَبَقَتِكُمْ وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ النِّعَمِ نِعْمَةٌ
وَّصَلَتْ اِلٰى امْرِءٍ خَاصَّةً اِلَّا لَوْ قَسَمْتُمْ مَّا وَصَلَ اِلَيْهِ مِنْهَا
بَيْنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ اَتْعَبَهُمْ شُكْرُهَا وَقَدْ حَمَّلَهُمْ حَقَّهَا
اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ مَعَ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاَنْتُمْ مُسْتَخْلَفُوْنَ
فِي الْاَرْضِ قَاهِرُوْنَ لِاَهْلِهَا قَدْ نَصَرَ اللّٰهُ دِيْنَكُمْ فَلَمْ تُصْبِحْ
اُمَّةٌ مُّخَالِفَةٌ لِّدِيْنِكُمْ اِلَّا اُمَّتَانِ اُمَّةٌ مُّسْتَعْبَدَةٌ لِّلْاِسْلَامِ
وَاَهْلِهٖ يَتَحَرَّوْنَ لَكُمْ يَسْتَضْعِفُوْنَ مَعَايِشَهُمْ وَكَدَائِحَهُمْ
وَرَشْحَ جِبَاهِهِمْ عَلَيْهِمُ الْمُؤْنَةُ وَلَكُمُ الْمَنْفَعَةُ
وَاُمَّةٌ يَّنْتَظِرُوْنَ وَقَائِعَ اللّٰهِ وَسَطَوَاتِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ
قَدْ مَلَاَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ رُعْبًا فَلَيْسَ لَهُمْ مَّعْقِلٌ يَلْجَأُوْنَ
اِلَيْهِ وَلَا مَهْرَبٌ يَتَّقُوْنَ بِهٖ وَهَمَتْهُمْ جُنُوْدُ اللّٰهِ وَنَزَلَ
بِسَاحَتِهِمْ مَّعَ رِفَاعَةِ الْعَيْشِ وَاسْتِفَاضَةِ الْمَالِ وَتَتَابُعٍ

الْبُعُوْثِ وَسَيِّدِ الثُّغُوْرِ بِإِذْنِ اللهِ فِي الْعَاقِبَةِ الْجَلِيْلَةِ الْعَامَّةِ
الَّتِيْ لَمْ تَكُنِ الْأُمَّةُ عَلٰٓى أَحْسَنَ مِنْهَا مُنْذُ كَانَ الْإِسْلَامُ وَاللهِ
الْمَحْمُوْدِ مَعَ الْفُتُوْحِ الْعِظَامِ فِيْ كُلِّ بَلَدٍ فَمَا عَسٰى أَنْ يَّبْلُغَ
شُكْرَ الشّٰكِرِيْنَ وَذِكْرَ الذّٰكِرِيْنَ وَاجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِيْنَ
مَعَ هٰذِهِ النِّعَمِ الَّتِيْ لَا تُعَدُّ وَلَا يُحْصٰى عَدَدُهَا وَلَا يُقْدَرُ قَدْرُهَا
وَلَا يُسْتَطَاعُ أَدَاءُ حَقِّهَا إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ وَرَحْمَتِهٖ وَلُطْفِهٖ
فَنَسْأَلُ اللهَ الَّذِيْ أَبْلَانَا هٰذَا أَنْ يَّرْزُقَنَا الْعَمَلَ لِطَاعَتِهٖ
وَالْمُسَارَعَةَ إِلٰى مَرْضَاتِهٖ وَاذْكُرُوْا عِبَادَ اللهِ بَلَاءَ اللهِ
عِنْدَكُمْ وَاسْتَتِمُّوْا نِعَمَ اللهِ عَلَيْكُمْ وَفِيْ مَجَالِسِكُمْ مَثْنٰى وَ
فُرَادٰى فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْرِجْ
قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيّٰامِ اللهِ وَقَالَ
لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاذْكُرُوْا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيْلٌ
مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْأَرْضِ فَلَوْ كُنْتُمْ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْتَضْعَفِيْنَ
مَحْرُوْمِيْنَ خَيْرَ الدُّنْيَا عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنَ الْحَقِّ تُؤْمِنُوْنَ
بِهَا وَتَسْتَرِيْحُوْنَ إِلَيْهَا مَعَ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ وَبِدِيْنِهٖ وَ
تَرْجُوْنَ الْخَيْرَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ
أَشَدَّ النَّاسِ عِيْشَةً وَّأَعْظَمَ النَّاسِ بِاللهِ جَهَالَةً فَلَوْ كَانَ

هٰذَا الَّذِي اسْتِسْلَامُكُمْ بِهٖ لَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ حَظٌّ فِي دُنْيَاكُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ثِقَةٌ لَّكُمْ فِيْ اٰخِرَتِكُمُ الَّتِيْ اِلَيْهَا الْمَعَادُ وَالْمُنْقَلَبُ وَاَنْتُمْ مِّنْ جُهْدِ الْمَعِيْشَةِ عَلٰى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ اَحْرِيَاءُ وَاِنْ تَشُحُّوْا عَلَى اللّٰهِ تُصِبْكُمْ مِّنْهُ غَرْبَلَةٌ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ جَمَعَ لَكُمْ فَضِيْلَةَ الدُّنْيَا وَكَرَامَةَ الْاٰخِرَةِ اَوْ لِمَنْ شَآءَ اَنْ يَّجْمَعَ لَهٗ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَذْكُرُكُمُ اللّٰهَ الْحَآئِلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ قُلُوْبِكُمْ اَلَا مَا عَرَفْتُمْ حَقَّ اللّٰهِ فَعَمِلْتُمْ لَهٗ وَيَسَّرْتُمْ اَنْفُسَكُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَجَمَعْتُمْ مَّعَ السُّرُوْرِ بِالنِّعَمِ خَوْفًا لِّزَوَالِهَا وَانْتِقَالِهَا وَوَجَلًا مِّنْ تَحْوِيْلِهَا فَاِنَّهٗ لَا شَيْءَ اَسْلَبُ لِنِعْمَةٍ مِّنْ كُفْرَانِهَا وَاِنَّ الشُّكْرَ اَمْنٌ لِّلْعِزِّ وَنَمَآءٌ لِّلنِّعْمَةِ وَاسْتِجْلَابٌ لِّلزِّيَادَةِ وَهٰذَا عَلَيَّ مَا فِيْ اَمْرِكُمْ وَنَهْيِكُمْ وَاجِبٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهٗ

---

[1] ازالۃ الخفاء ۱۲

الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِيْ وَأَجَلُكُمْ
وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا
وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ
الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ
وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا إِذَا قَامَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا فَإِنَّ لِلْمُنْصِتِ
الَّذِيْ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ
فَإِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوْفَ حَاذُوْا بِالْمَنَاكِبِ
فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ[1]

خُطْبَہ سَیِّدِنَا عَلِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْأَلُهُ
الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِيْ وَ
أَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ

---

[1] من خطبة ابی بکر رضی اللہ عنہ ۱۲ [2] رواہ مالک رح ۱۲

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا
وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا[1]
ظَهَرَ عَلَيْنَا اَبُوْطَالِبٍ وَّاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُصَلِّيْ بِبَطْنِ نَخْلَةَ فَقَالَ مَاذَا تَصْنَعَانِ
يَا ابْنَ اَخِيْ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى
الْاِسْلَامِ فَقَالَ مَا بِالَّذِيْ تَصْنَعَانِ بَأْسٌ اَوْ بِالَّذِيْ
تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَّلٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَا تَعْلُوْنِيْ اِسْتِيْ اَبَدًا
وَّضَحِكَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ اَبِيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا اَعْتَرِفُ
اَنَّ عَبْدًا لَّكَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَبَدَكَ قَبْلِيْ غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا وَّاللّٰهِ مَا
عِنْدَنَا كِتَابٌ تَقْرَءُوْهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ
مُعَلَّقَةٌ بِسَيْفِهٖ اَخَذْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ مُعَلَّقَةٌ بِسَيْفٍ وَّحِلْيَتُهٗ حَدِيْدٌ
اَوْ قَالَ بَكَرَاتُهٗ حَدِيْدًا اَيْ حِلَقُهٗ وَعَنْ وَّهْبٍ السَّوَائِيِّ
قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

---

[1] من خطبۃ ابی بکر رضؓ ۱۲ [2] مسند امام احمد صـ ۹۹ ۱۲

بَعْدَ نَبِيِّهَا فَقُلْتُ اَنْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَمَا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ[له]

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوْضٌ يَعَضُّ الْمُوْسِرُ عَلٰى مَا فِيْ يَدَيْهِ قَالَ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ وَيُنْهَدُ الْاَشْرَارُ وَيُسْتَذَلُّ الْاَخْيَارُ وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُّوْنَ قَالَ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

له مسند احمد ص۱۰۶ ج۱ ۱۲ له مرسند ج۱ ۱۲۔

بَيْعِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ
قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ[1] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَاتَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ[2] اَيُّهَا النَّاسُ
اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ
الصَّلٰوةَ اِلَّا الْحَدَثُ لَا اَسْتَحْيِيْكُمْ مِمَّا لَا يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْحَدَثُ اَنْ
يَّفْسُوَ اَوْ يَضْرُطَ[3] يَاَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ
الْحُدُوْدَ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَلَمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً
لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُقِيْمَ عَلَيْهَا
الْحَدَّ فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ
اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ تَمُوْتَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ[4] اَحْسَنْتَ

خُطْبَہ سَیِّدُنَا عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ

[1] مسند ص۱۱۶ ۱۲ [2] مسند ص۱۳۳ ۱۲ [3] مسند ص۱۳۵ ۱۲ [4] مسند ص۲۵۶ ۱۲

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى اَيُّهَا النَّاسُ اَصْلِحُوْا
اَسْرَارَكُمْ تُصْلَحْ عَلَانِيَتُكُمْ وَاعْمَلُوْا لِاٰخِرَتِكُمْ تُكْفَوْا
دُنْيَاكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ رَجُلًا لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اٰدَمَ اَبٌ
حَيٌّ لَمُعْرِقٌ لَهٗ فِي الْمَوْتِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ
اَيُّهَا النَّاسُ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ لَكُمْ
رِزْقٌ فِيْ رَأْسِ جَبَلٍ اَوْ حَضِيْضِ اَرْضٍ يَأْتِهٖ اَلَا اِنَّ
مَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَاهُ
فَهُوَ دِيْنٌ وَنَنْتَهِيْ اِلَيْهِ وَمَا سَنَّ سِوَاهُمَا فَاِنَّا نُرْجِئُهٗ يٰعِبَادِيَ
الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ وَاَنِيْبُوْٓا
اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ
لَا تُنْصَرُوْنَ ۔ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ
لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِىْ لَكُنْتُ مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِىْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ
مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۙ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِىْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا
عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۗ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۙ وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا
يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۙ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۙ

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِجَمِيْعِ الْخُطَبِ مِنَ الْمُؤَلِّفِ

يعنى حضرت مولانا شاه محمد اشرف على صاحب عليه الرحمة

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ
عِوَجًا ۙ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ
اَجْرًا حَسَنًا ۙ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

له تاريخ الخلفاء ۱۲

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا
كَذِبًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ج كَزَرْعٍ
اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ
يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَ
اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ
يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ

اِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى
اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ
خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ٥ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ٥ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا
لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ٥

خُطْبَۂ جُمُعَہ تالیفِ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَقَدْ اَتٰى عَلَيْهِ حِيْنٌ مِّنَ
الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۲ فَسَوّٰهُ وَعَدَّلَهٗ وَعَلٰى
كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ فَضَّلَهٗ وَجَعَلَهٗ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

---

۱ كان بنو امية يسبون على بن ابى طالب فى الخطبة فلما ولى عمر بن عبد العزيز ابطله وكتب الى نوابه بابطاله وقرأ مكانه ان الله يأمر الآية فاستمرت قراءتها الى الآن" تاريخ الخلفاء ۲ یعنی جب پیدا ہوا تھا تب اس کی کوئی فکر بھی نہیں کرتا تھا ۱۲

ثُمَّ هَدٰىهُ السَّبِيْلَ وَنَصَبَ لَهُ الدَّلِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا
وَّإِمَّا كَفُوْرًا أَمَّا الْكَافِرُوْنَ فَاَعْتَدْنَا لَهُمْ سَلَاسِلَ
وَأَغْلَالًا وَّسَعِيْرًا. يُعَذَّبُوْنَ بِأَصْنَافِ الْعَذَابِ
يُنَادُوْنَ وَيْلًا وَّيَدْعُوْنَ ثُبُوْرًا[1]. وَأَمَّا الشَّاكِرُوْنَ
فَنَعَّمَهُمْ وَكَرَّمَهُمْ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا. إِنَّ
هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا. فَسُبْحَانَ
مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ عَلِيْمًا قَدِيْرًا.
وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بَعَثَهٗ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا. وَاٰتَاهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ[2] وَمَنَابِعَ
الْحِكَمِ وَوَعَدَهٗ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا[3] وَّجَعَلَهٗ سِرَاجًا مُّنِيْرًا.
أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيْ أَوَّلًا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ

[1] یعنی موت چاہیں گے اور موت ہرگز نہ آئے گی ۱۲

[2] یعنی ایسی باتیں جو بولنے میں تھوڑی ہوں اور مطلب ان کا بہت ہو۔

[3] یعنی سب باتوں کی اونچ نیچ سمجھ کر کام کرنا [4] مقام محمود وہ ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ کیا عام کیا خاص کیا نبی کیا ولی ڈر سے کچھ بول نہ سکیں گے تب ہمارے حضرت اللہ تعالیٰ کو نہایت عاجزی سے راضی کر کے سفارش فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے رسول کو مقام محمود عطا فرمائے گا اور آپ وہاں کھڑے ہو کر سفارش کریں گے اور قبول ہو گی ۱۲۔

أُحَذِّرُكُمْ يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا۔ يَوْمَ تُبْلٰى كُلُّ نَفْسٍ وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَجِدُ نَصِيْرًا۔ يَوْمَئِذٍ يَّنْدَمُ الْاِنْسَانُ وَلَا يَنْفَعُهُ النَّدَمُ وَيَطْلُبُ الْعَوْدَ اِلَى الدُّنْيَا وَهَيْهَاتَ اَنْ يَّعُوْدَ وَيُخْرَجُ لَهٗ كِتَابٌ يَّلْقَاهُ مَنْشُوْرًا۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَنْ اَصْبَحَ عَلَى الدُّنْيَا حَزِيْنًا لَّمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا وَّفِي الدُّنْيَا اِلَّا كَدًّا وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا جَهْدًا وَّلَمْ يَزَلْ مَمْقُوْتًا[1] مَّهْجُوْرًا۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ تُرْزَقُ بِالرِّزْقِ فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصُ مَحْرُوْمٌ وَّالْاِسْتِقْصَاءُ شُؤْمٌ وَّالْاَجَلُ مَحْتُوْمٌ وَّقَدْ فَازَ مَنْ لَّمْ يَحْمِلْ مِنَ الظُّلْمِ نَقِيْرًا۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ خَيْرُ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ اللّٰهِ۔ وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى الْقَلْبِ۔ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ وَخَيْرُ مَا اُعْطِيْتُمُ الْعَافِيَةُ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔ وَخَيْرُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ۔ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا۔ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

---

[1] اللہ تعالیٰ کے غضب میں ۱۲

خَبِيْرًا بَصِيْرًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا
لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۔ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ
وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ
مَّشْكُوْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَامْحُ عُيُوْبَنَا وَاَدِّ دُيُوْنَنَا
وَكُنْ لَنَا مُعِيْنًا وَّظَهِيْرًا ۔ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا وَاشْفِ عَاهَاتِنَا
وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَكَفٰى بِكَ مُجِيْبًا قَرِيْبًا عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝

خُطْبَۂ ثَانِيَہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ
نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ
اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ
لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۔
اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

اَلاَخِيْرُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ
بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ مَنْ اَطَاعَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
غَوٰى۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ۔ اَللّٰهُمَّ اَمْطِرْ شَآبِيْبَ رِضْوَانِكَ عَلَى السَّابِقِيْنَ
الْاَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ
بِاِحْسَانٍ۔ خُصُوْصًا عَلَى الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ[1]۔ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ۔ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ قَامِعِ اَسَاسِ الْكُفَّارِ۔ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ۔ وَعُثْمَانَ ذِي النُّوْرَيْنِ[2] كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْوَقَارِ۔
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ وَعَلِيِّ الْمُرْتَضٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْجَبَّارِ۔
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

---

[1] اس میں اشارہ ہے آیت پاک ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کی طرف ۱۲

[2] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب مبارک ذی النورین اس وجہ سے ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپؓ سے منسوب تھیں بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری اور بیٹیاں ہوتیں تو بھی دیتے عثمانؓ سے منسوب کرتا۔

الْإِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ اَبِیْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَیْنِ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔ وَعَلٰی اُمِّهِمَا سَیِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ
الزَّهْرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا۔ وَعَلٰی عَمَّیْهِ الْمُكَرَّمَیْنِ بَیْنَ النَّاسِ
اَبِیْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةَ وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ
وَاَنْصَارَهٗ وَاَذِلِّ الشِّرْكَ وَاَشْرَارَهٗ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَیْرًا مِّنَ الْاُوْلٰی۔
اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ
اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی
وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ط یَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَلِیَّ الْعَظِیْمَ
یَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ
اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ
وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ
وَاَكْبَرُ۔

خطبۂ جمعہ تالیف مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَمِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ. جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ الذِّكْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ. فَخِيْمِ الْاِسْمِ غَزِيْرِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ. جَمِيْلِ الثَّنَآءِ جَزِيْلِ الْعَطَآءِ مُجِيْبِ الدُّعَآءِ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ. سَرِيْعِ الْحِسَابِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ اَلِيْمِ الْعَذَابِ عَزِيْزِ السُّلْطَانِ. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ. وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ[1] اَلْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ[2]. وَصَلَّى اللّٰهُ

---

[1] یعنی سب کی طرف بھیجے گئے ہیں خواہ سیاہ ہوں یا سرخ ۱۲ مولانا محمد رشید مرحوم۔ [2] سینہ کے کھولنے میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے الم نشرح لك صدرك یعنی کیا ہم نے تمہارا سینہ نہیں کھولا اور بلندی ذکر سے مراد یہ ہے کہ اذان میں آں حضرت ﷺ کا نام خدائے تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ متصل کیا ۱۲ مولانا محمد رشید مرحوم ومغفور۔

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ
الْعَرْبَاءِ۔ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ **اَمَّا بَعْدُ**
فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ[1]
وَاتَّقُوا اللهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ وَعَلَيْكُمْ
بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِىْ اِلَى الطَّاعَةِ۔ وَمَنْ اَطَاعَ
اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى۔ وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ
فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِىْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَ
رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى۔ وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ
الصِّدْقَ يُنْجِىْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ۔ وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ[2]
فَاِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ
فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ
الْخَاسِرِيْنَ۔ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ
رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ

---

[1] توحید کے معنی اللہ تعالیٰ کو یکتا ماننا اور اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ ماننا۔ جب توحید کے یہ معنی ہوتے تو سب طاعات سے بڑھ کر توحید ہوئی اس لیے کہ بدون توحید کے کوئی عمل صالح قبول نہیں ہو سکتا ۱۲ جعفر علی نگینوی۔ [2] احسان کی بھی حدیث شریف میں بڑی فضیلت ہے اور احسان کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور سمجھا جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں۔ ورنہ اتنا خیال تو ضرور ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھتا ہے ۱۲۔

فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۔ وَادْعُوْهُ فَإِنَّ رَبَّكُمْ مُّجِيْبُ
الدَّاعِيْنَ ۔ وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ
ادْعُوْنِيْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۔ بَارَكَ
اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ ۔ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ
بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۔ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ
وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

خُطْبَہ ثَانِیَہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ
بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۔ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

عہ خطیب جب خطبہ اول ختم کرے تو اس قدر بیٹھے کہ جس میں اس کے تمام اعضاء کو سکون ہو جائے اور اس وقت بھی بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرے اور اس کے بعد دوسرا خطبہ شروع کرے ۱۲ مصحح۔

وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **اَمَّا بَعْدُ**
فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ
التَّقْوٰى وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفُ الْحَدِيْثِ
ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ
عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا[1] ۔ وَاَشْرَفُ الْمَوْتِ
قَتْلُ الشُّهَدَآءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى
وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا[2] نَفَعَ ۔ وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ ۔ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِي بِالصَّلٰوةِ اِلَّا دُبُرًا ۔ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ
اللّٰهَ اِلَّا هُجْرًا ۔ وَاَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ ۔ وَخَيْرُ
الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ ۔ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى ۔ وَخَيْرُ مَا اُلْقِيَ فِي الْقُلُوْبِ
الْيَقِيْنُ ۔ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ ۔ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ
وَالْغُلُوْلُ مِنْ جُثَآءِ جَهَنَّمَ ۔ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ ۔ وَالشِّعْرُ
مِنْ مَّزَامِيْرِ اِبْلِيْسَ ۔ وَالْخَمْرُ جُمَّاعُ الْاِثْمِ ۔ وَالنِّسَآءُ

لے یعنی نئی رسمیں دین کی جن کی اصل کتاب اور سنت سے ثابت نہ ہو، ان کا نکالنا اور اسی کا نام محدثات ہے ۱۲

۲ے دنیا اور آخرت میں ۱۲۔

حِبَالَةُ الشَّيْطٰنِ. وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ. وَشَرُّ
الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا. وَشَرُّ الْمَآكِلِ مَالُ الْيَتِيْمِ
وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ[۱]. وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ
وَإِنَّمَا يَصِيْرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَوَاضِعِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ. وَمِلَاكُ
الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ. وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ. وَّقِتَالُهٗ
كُفْرٌ وَّأَكْلُ لَحْمِهٖ[۲] مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ. وَحُرْمَةُ مَالِهٖ
كَحُرْمَةِ دَمِهٖ. وَمَنْ يَّتَأَلَّ[۳] عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ وَشَرُّ
الرَّوَايَا رَوَايَا الْكِذْبِ. وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ
اللّٰهُ. وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ. وَمَنْ
يَّسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَغْفِرْ لَهٗ. وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ! قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِيْ
بِأُمَّتِيْ أَبُوْ بَكْرٍ. وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ. وَأَحْيَاهُمْ

---

۱ یعنی نصیحت قبول کرے دوسرے کا حال دیکھ کر ۱۲ ۲ مسلمان کے گوشت کھانے سے مراد ہے کہ اس کی بُرائی اس کے پیچھے بیان کرے ۱۲ ۳ کسی کام کو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دینے پر قسم کھا بیٹھنا کہ جو کچھ وہ کرے مجھ کو منظور ہے اور اپنی تدبیر کچھ نہ کرے، سو یہ بہت بھاری بات ہے۔ اس کا نباہ بہت مشکل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت نے اس کام کو پورا نہ کیا تو اس وقت گھبرا کر اللہ رب العزت سے منکر ہو جانے کا خوف ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ گمانِ نیک باقی رہنا ایسے وقت میں دُشوار ہے ۱۲۔

عُثْمَانُ۔ وَاَقْضٰهُمْ عَلِیٌّ۔ وَسَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ۔ وَسَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ وَسَیِّدُ الشُّهَدَآءِ حَمْزَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا۔ اَللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِیْ غَرَضًا۔ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ۔ وَخَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ وَالسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ مَنْ اَکْرَمَهٗ اَکْرَمَهُ اللّٰهُ۔ وَمَنْ اَهَانَهٗ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ

لہ یعنی بعد میرے تم ان پر طعن نہ کرو اور بُرائی اور عیب جینی نہ کرو ۱۲ ؎۲ یعنی جو دوست ان کا ہے وہ میرا ہے اور جو دشمن ان کا ہے وہ دشمن میرا ہے ۱۲ ؎۳ یعنی زمانہ بہتر میرا پھر میرے اصحاب کا پھر تابعین کا پھر تبع تابعین کا ۱۲ ؎۴ بادشاہ دیندار کو ضرور ماننا چاہیے ۱۲۔

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ عِبَادَ اللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ اُذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَ اَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ۔

خُطْبَہ جُمُعَہ تَالِیف حَضْرَتْ مَوْلٰنَا وَشَیْخُنَا سَیِّد حُسَیْن اَحْمَد صَاحِب مَدَنی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِخَيْرِ الْاَدْيَانِ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللهُ وَاَكْمَلَ لَنَا دِيْنَنَا وَاَتَمَّ عَلَيْنَا نِعْمَتَهٗ وَرَضِىَ لَنَا الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَلَا نَعْبُدُ وَلَا نَسْتَعِيْنُ اِلَّآ اِيَّاهُ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ فَاَصْبَحُوْا بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا وَّحَثَّهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا كَاَعْضَآءِ جَسَدٍ وَّاحِدٍ اَنْصَارًا وَّاَخْدَانًا۔ نَهَاهُمْ عَنْ مُّوَالَاةِ اَعْدَآئِهٖ اَعْدَاءِ

الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ. وَأَوْعَدَهُمْ بِمَسِّ النَّارِ وَ
الْخُذْلَانِ عَلَى الرُّكُوْنِ إِلَى الظّٰلِمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى شَمْسِ الْهِدَايَةِ وَالْيَقِيْنِ. اَلْمُمَيِّزِ
بَيْنَ الطَّيِّبِ وَالْخَبِيْثِ الْمُهِيْنِ. اَلْمَأْمُوْرِ بِالْغِلْظَةِ
وَالْجِهَادِ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَإِعْدَادِ
الْمُسْتَطَاعِ مِنَ الْقُوَّةِ الْمُرْهِبَةِ قُلُوْبَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ
الْمَخْذُوْلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ مُنْقِذًا لِلْخَلَائِقِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ
ذِي الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ. وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الْأَشِدَّاءِ
عَلَى الْكُفَّارِ الرُّحَمَاءِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتْبَاعِهٖ وَتَابِعِيْهِمْ
إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحُمَاةِ بَيْضَةَ الْإِسْلَامِ وَالدِّيْنِ الْمُبِيْنِ
أَمَّا بَعْدُ فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ إِلَامَ هٰذَا التَّنَاعُسُ الْفَظِيْعُ
وَلَمْ يَزَلِ الْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ يُنَبِّهُكُمْ وَإِلَامَ هٰذَا التَّنَاؤُمُ
الشَّنِيْعُ وَلَمْ يَبْرَحِ الدَّهْرُ الْيَقْظَانُ يُوْقِظُكُمْ. أَمَا
بَانَ لَكُمْ أَنَّ الْأُمَمَ قَدْ تَدَاعَتْ عَلَيْكُمْ تَدَاعِي
الْأَكَلَةِ عَلَى الْقَصْعَةِ وَاجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ تَبْلَعَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَبِلَادَهُمْ فَتَمْضَغَهَا مُضْغَةً حَتَّامَ

تَخْشَوْنَ النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ وَحَتَّامَ
تَتَوَلَّوْنَ الْاَعْدَآءَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ تَوَلَّوْهُ.
اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ فَقَسَتْ قُلُوْبُكُمْ
اَمْ زَالَ عَنْكُمُ الْخُشُوْعُ لِذِكْرِ اللّٰهِ فَتَحَجَّرَتْ
اَفْكَارُكُمْ وَعُقُوْلُكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لِمَا
يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ عَنْ مَّخَافَةِ اللّٰهِ. وَاَنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ
فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ اَوْ يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ. اَفَحَسِبْتُمْ
اَنْ تُتْرَكُوْا اَنْ تَقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَاَنْتُمْ لَا تُفْتَنُوْنَ. اَمْ حَسِبْتُمْ
اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلُ وَتُبْتَلُوْا بِمِثْلِ مَا كَانُوْا يُبْتَلُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَيَعْلَمَنَّ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ وَلَيَعْلَمَنَّ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَيَعْلَمَنَّ الصَّابِرِيْنَ فَقَدْ
وَرَدَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ. صَاحِبِ الْقَبْرِ الْاَعْظَمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَآءُ
فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ
عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ
الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ

وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى الْحَوْضِ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَاتَحَاسَدُوْا وَلَاتَبَاغَضُوْا وَلَاتَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا. وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْعَظِيْمِ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَّةُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ **اَمَّا بَعْدُ** فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى

فِي السِّرِّ وَالْعَلَنِ وَذَرُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
وَحَافِظُوا عَلَى الْجُمَعِ وَالْجَمَاعَةِ وَوَطِّنُوٓا أَنْفُسَكُمْ عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ. وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِأَمْرٍ بَدَأَ
فِيهِ بِنَفْسِهِ ثُمَّ ثَنّٰى بِمَلٰٓئِكَةِ قُدْسِهِ. ثُمَّ ثَلَّثَ
بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ بَرِيَّةِ جِنِّهِ وَإِنْسِهِ. فَقَالَ وَلَمْ
يَزَلْ قَآئِلًا كَرِيمًا. تَبْجِيلًا لِقَدْرِ حَبِيبِهِ وَتَشْرِيفًا
وَّتَعْظِيمًا. إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا
الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ حَيٌّ اَلْبَخِيلُ
مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. وَقَالَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَكَفٰى بِهِ ابْتِهَاجًا وَّفَخْرًا مَنْ صَلّٰى
عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلٰى أَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ. وَأَكْرَمِهِمْ لَدَيْكَ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَابِعِيهِ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا كَرِيمُ.
وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ صِدِّيقِ نَبِيِّكَ وَصَدِيقِهِ وَأَنِيسِهِ
فِي الْغَارِ وَرَفِيقِهِ. مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِ سَيِّدُ مَنْ جَآءَ مِنْكَ

بِالنَّهْيِ وَالْأَمْرِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ
أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنِ النَّاطِقِ
بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ. اَلْفَارِقِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
الْأَوَّاهِ الْأَوَّابِ، مَنْ قَالَ فِيْ حَقِّهٖ سَيِّدُ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ
لَوْكَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْإِيْمَانِ مُحْيِي اللَّيَالِيْ
قِيَامًا وَّدِرَاسَةً وَّجَمْعًا لِّلْقُرْاٰنِ مَنْ قَالَ فِيْ حَقِّهٖ
أَكْمَلُ الْخَلَائِقِ وَسَيِّدُ وُلْدِ عَدْنَانَ. لِكُلِّ نَبِيٍّ
رَفِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيْقِيْ فِيْهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ مَرْكَزِ
الْوَلَايَةِ وَالْقَضَاءِ وَبَابِ مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ وَالْبَهَاءِ
لَيْثُ بَنِيْ غَالِبٍ إِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ. مَنْ
قَالَ فِيْ حَقِّهٖ النَّبِيُّ الْأَوَّاهُ. مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ
مَوْلَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنِ
السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ. رَيْحَانَتَيْ
سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ، مَنْ قَالَ فِيْ حَقِّهِمَا مُنِيْرُ فَضَاءِ
الدَّارَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اَلْحَسَنُ وَ

الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ اُمِّهِمَا الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ بِضْعَةِ جَسَدِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْعَزِيْزَةِ الْغَرَّآءِ مَنْ قَالَ فِيْ حَقِّهَا مُنْقِذُ الْخَلَائِقِ عَنِ النَّارِ الْحَاطِمَةِ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ عَمَّيْ نَبِيِّكَ الْمَخْصُوْصَيْنِ بِالْكَمَالَاتِ بَيْنَ النَّاسِ اَبِيْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِالْجَنَّةِ الْكِرَامِ وَعَنْ سَآئِرِ الْبَدْرِيِّيْنَ وَاَصْحَابِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ اللُّيُوْثِ الْعِظَامِ. وَعَنْ سَآئِرِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَاَتْبَاعِهِمْ وَتَابِعِيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ. اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ فِيْ عُنُقِنَا ظُلَامَةً وَنَجِّنَا بِحُبِّهِمْ عَنْ اَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاجْعَلْهُمْ شُفَعَآءَ لَنَا وَمُشَفَّعِيْنَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَوْمَ الْمَحْشَرِ

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمْرُهُ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ، وَمَنْ
اِذَا اَرَادَ شَيْئًا قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ، نَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْاَمِيْنِ الْمَأْمُوْنِ اَنْ
تَنْصُرَ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔ وَتُنْجِزَ الْوَعْدَ
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَفِّقْ
وُلَاةَ الْاِسْلَامِ وَسَلَاطِيْنِهِمْ لِمَا تُحِبُّهُ وَ
تَرْضَاهُ۔ وَاعْصِمْهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْغَيِّ وَ
الْمَيْلِ اِلَى الشَّيْطٰنِ وَمَا يَهْوَاهُ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ
مَنْ نَّصَرَ الدِّيْنَ الْقَوِيْمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ
وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا
مَعَهُمْ وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ جَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ،
اَلْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔ اِنَّكَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ
مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ رَبَّنَا
ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا
بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ۔ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ، اُذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَعْلٰى وَأَوْلٰى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ۔

خُطْبَۂ جُمُعَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا يُرْجٰى لِكَشْفِ الشَّدَائِدِ إِلَّا هُوَ وَلَا يُدْعٰى لِرَفْعِ الْمَكَائِدِ إِلَّا هُوَ، وَمَا مُرَادُ الْعَاشِقِيْنَ فِي الدَّارَيْنِ إِلَّا هُوَ۔ وَمَا مَطْلُوْبُ الْوَاصِلِيْنَ فِي الْكَوْنَيْنِ إِلَّا هُوَ۔ اَلْمَخْلُوْقُ كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ، لَا قَوِيَّ إِلَّا هُوَ، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فُقَرَاءُ لَا غَنِيَّ إِلَّا هُوَ، لَا وَاجِدَ وَلَا مَاجِدَ إِلَّا هُوَ، لَا حَافِظَ وَلَا نَاصِرَ إِلَّا هُوَ، غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَمَنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ اِلَّا هُوَ،
وَمَنْ يَّعْلَمُ الْجَهْرَ وَالسِّرَّ اِلَّا هُوَ، مُوْسٰى عَلَى الطُّوْرِ حِيْنَ
نَادَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، يُوْنُسُ فِىْ بَطْنِ الْحُوْتِ
حِيْنَ نَادَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ يُوْسُفُ فِىْ قَعْرِ
الْبِئْرِ حِيْنَ نَادَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اِبْرَاهِيْمُ فِىْ
نَارِ الْحَرِيْقِ حِيْنَ نَادَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَنَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ الْحَيُّ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمْ، اِعْلَمُوْا اَنَّ الدُّنْيَا دَائِرَةٌ وَلَذَّتُهَا
فَانِيَةٌ وَطَاعَتُهَا بَاقِيَةٌ وَحَاصِلُهَا فَوْتٌ وَاٰخِرُهَا
مَوْتٌ۔ اِخْوَانِىْ بَدَنٌ ضَعِيْفٌ ضَعِيْفٌ، وَسَفَرٌ طَوِيْلٌ
طَوِيْلٌ وَزَادٌ قَلِيْلٌ قَلِيْلٌ، وَبَحْرٌ عَمِيْقٌ عَمِيْقٌ،
وَالنَّارُ حَرِيْقٌ حَرِيْقٌ، وَالصِّرَاطُ دَقِيْقٌ دَقِيْقٌ،
وَالْمِيْزَانُ عَدِيْلٌ عَدِيْلٌ وَالْقِيَامَةُ قَرِيْبٌ
قَرِيْبٌ وَالْحَاكِمُ رَبٌّ جَلِيْلٌ جَلِيْلٌ، وَالْمُنَادِىْ
جِبْرِيْلُ وَيَقُوْلُ الْجَنَّةُ وَعْدِىْ وَعْدِىْ وَيَقُوْلُ

النَّارُ عَهْدِي وَيَقُولُ الْكَعْبَةُ زَوَّارِي زَوَّارِي
وَيَقُولُ اٰدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِي يَا رَبِّ
نَفْسِي وَيَقُولُ نُوحٌ نَجِيُّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ
نَفْسِي يَا رَبِّ نَفْسِي وَيَقُولُ اِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِي يَا رَبِّ نَفْسِي وَيَقُولُ
اِسْمٰعِيلُ ذَبِيحُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِي
يَا رَبِّ نَفْسِي وَيَقُولُ دَاؤُدُ خَلِيفَةُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَا رَبِّ نَفْسِي يَا رَبِّ نَفْسِي وَيَقُولُ سُلَيْمَانُ صَاحِبُ
الْمَمْلَكَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِي يَا رَبِّ نَفْسِي وَ
يَقُولُ يُوسُفُ صِدِّيقُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِي
يَا رَبِّ نَفْسِي وَيَقُولُ مُوسٰى كَلِيمُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَا رَبِّ نَفْسِي يَا رَبِّ نَفْسِي وَيَقُولُ عِيسٰى رُوحُ اللّٰهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِي يَا رَبِّ نَفْسِي وَيَقُولُ
رَسُولُنَا وَنَبِيُّنَا وَهَادِينَا وَشَفِيعُنَا وَسَيِّدُنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَ رَبِّ اُمَّتِي يَا رَبِّ اُمَّتِي وَيَقُولُ الْجَلِيلُ الْجَبَّارُ
جَلَّ جَلَالُهُ عَمَّ نَوَالُهُ حَبِيبِي حَبِيبِي يَا عِبَادِ

لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ
بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا
وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ
تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط

خُطْبَةُ[1] عِيْدِ الْفِطْرِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ
اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ[2] اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ

---

[1] خطبہ عیدین ماثورہ نہیں پایا گیا، اس لیے احادیث جمع کردیں تاکہ مجموعہ ناقص نہ رہے ۱۲۔

[2] ابوداود ۱۲ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکبر بین اضعاف الخطبۃ یکثر التکبیر فی خطبۃ العیدین ۱۲ ابن ماجہ۔

إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ
قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْا يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ
تَمَرَاتٍ وَّيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ
الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ
ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ
عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ
وَإِنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ
أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ
وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ اللّٰهُ أَكْبَرُ
اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ
قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ
وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ
وَمَضٰى اِلَى النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى
اللّٰهِ وَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ
الْخُدْرِيِّ رض قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ
اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ
اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ
عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ
قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ نِصْفَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ
بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ

إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَىٰ قَالَ فَذٰلِكَ
مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ
يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا
نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا
مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ
اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَّيَرْجِعُ مَاشِيًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ
اِلَى الْعِيْدِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ وَعَنْهُ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ
مَّطَرٌ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ
الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ عَطَاءٍ مُّرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنَزَتِهِ
اِعْتِمَادًا اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ اَللهُ اَكْبَرُ
اَللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ
اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ وَّهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ
الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ
اَشَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعِيْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّ
لَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ
وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى
اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ
ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ
الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ
لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ
صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى
وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا
اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرًا لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ
وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا
اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُّدَّانِ مِنْ
قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ـ

خُطْبَہ عِیْدُ الْاَضْحٰی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا[1] اَللّٰهُ اَكْبَرُ[3] اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ

---

[1] کلہ عن المشکوٰۃ الا ما روی عن ابن عمرؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الی العیدین ماشیا الخ فھو عن ابن ماجۃ ۱۲۔

[2] ابو داؤد ۱۲۔

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکبر بین اضعاف الخطبۃ یکثر التکبیر فی خطبۃ العیدین ۱۲ ابن ماجۃ۔

حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يُطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ
عِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ
يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ
فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ
فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ يَآ اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ
قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَآ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ
الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ
ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ
عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ
وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَأْمُرُ بِشَيْءٍ
اَمَرَ بِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَآ اِقَامَةٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْٓ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْٓ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰىكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ نِصْفَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ

مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ دِيْنِهَا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ وَعَنْ عَطَآءٍ مُّرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهِ اعْتِمَادًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ

فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ
فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ
اَنْ نُّصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ
لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا
اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ
عَلَى اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى
وَعَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى
وَاَخِّرِ الْفِطْرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ
عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ وَعَنْهُ اَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ
وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ
وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ
وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا رَاٰى هِلَالَ ذِي
الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ
وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ
اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ
اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ
رَأَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ
بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ
وَالْاُذُنِ وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ
بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ
وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ
بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ
الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ
الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ [1]

(خطبہ ثانی صـ۴۸ پر ملاحظہ ہو)

---

[1] کلّہا من المشکوٰۃ ۱۲

خُطْبَةُ النِّكَاحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

لہ علامہ طحطاوی نے حصن حصین سے نقل کیا ہے کہ یہ وہی خطبہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے مشکوٰۃ میں یہ خطبہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے منقول ہے۔ (محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)

یہ خطبۂ نکاح بھی آں حضرت ﷺ سے منقول ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ، الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهٖ، الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَ سَطْوَتِهٖ، النَّافِذِ اَمْرُهٗ فِىْ سَمَائِهٖ، وَاَرْضِهٖ الَّذِىْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ، وَاَمَرَهُمْ بِاَحْكَامِهٖ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ، وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَتَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظْمَتُهٗ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَاَمْرًا مُّفْتَرِضًا اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ الْاَنَامَ۔ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا. وَّكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔ فَاَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِىْ اِلٰى قَضَائِهٖ وَقَضَآءُهٗ يَجْرِىْ اِلٰى قَدَرِهٖ وَلِكُلِّ قَضَآءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ[1]۔

---

[1] یا یہ خطبہ پڑھا جائے جو حسب نقل مواہب لدنیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت پڑھا تھا ۱۲ رفعت قاسمی غفرلہٗ (ماخوذ از علم الفقہ جلد ۶)

خُطْبَةُ الْاِسْتِسْقَاءِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ

---

[1] ابوداؤد ۱۲ [2] پہلے دو رکعت نماز جماعت سے پڑھے اور قراءت جہر سے پڑھے پھر خطبہ پڑھے اور دونوں کے درمیان جلسہ بھی کرے پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگے اور امام قلب رداکرے مقتدی قلب ردا نہ کریں اور وہاں کفار نہ جانے پائیں ۱۲۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ کیا ہے؟

لفظ ''خطبہ'' خاء کے پیش سے مصدر ہے اس کا اطلاق اس کلام پر ہوتا ہے۔ جس سے کسی کے ساتھ ہم کلام ہو۔ اور عرف شرع میں اس کلام سے عبارت ہے جو ذکر تشہد، درود اور وعظ ونصیحت پر مشتمل ہو۔

خطبہ نماز جمعہ میں شرط اور فرض ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کی ادنی مقدار فرض اتنے الفاظ ہیں جو تسبیح وتحمید پر مشتمل ہوں۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ ''فاسعوا الی ذکر اللّٰہ'' کہ اس آیت میں مطلق ذکر فرمایا۔ لمبی مقدار کلام میں جیسے خطبہ کہا جائے اور مختصر کلام میں جیسے خطبہ نہ کہا جائے کوئی فرق نہ کیا تو ثابت ہوا کہ مطلق ذکر شرط ہے۔ لیکن آں حضرت ﷺ سے خطبہ کے نام سے جو منقول وماثور ہے اور جسے آپ ﷺ نے ہمیشہ پڑھا اس کا پڑھنا یا واجب ہے یا سنت ہے۔ صحت جمعہ کیلئے اس کا پڑھنا شرط نہیں کہ اس کے بغیر کوئی ذکر کفایت نہ کرے۔ البتہ صاحبینؒ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ کے لیے ذکر طویل ہونا شرط ہے جیسے خطبہ کہا جائے اور عرف میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کو خطبہ نہیں کہتے ہیں۔ (مظاہر حق جدید، ج۲، ص۲۶۰)

جمعہ کی نماز بھی بے شک ہے فرض ہے مگر عام فرائض سے کچھ زیادہ اسمیں خصوصیت ہے اور یہ خطبہ عام خطبوں سے بڑھ کر ایک نئی شان رکھتا ہے۔ جو امتیازی شان ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ ظہر کے چار فرض ہیں، جمعہ کے دو ہو جاتے ہیں دو فرضوں کے قائم مقام یہ دو خطبے ہوتے ہیں جو امام دیتا ہے۔ اسی لیے ان خطبوں کے آداب عام خطبات سے زائد ہیں۔ کہ امام کو دیکھو تو تلاوت قرآن مت کرو، عبادت بھی مت کرو، بڑی عبادت یہ ہے کہ خطبہ سنو اور امام کو دیکھو، گویا بمنزلہ نماز کے ہیں، یہ دو خطبے تو چار رکعتیں ہو جاتی ہیں اس شان سے کہ دو رکعتیں جمعہ کی اور دو رکعتیں قائم مقام ان دو خطبوں کے، اس لیے ان خطبوں کے آداب زیادہ رکھے گئے ہیں۔

(فضائل جمعۃ المبارک، ص۱۶)

شرائط خطبہ

واضح ہو کہ جمعہ کے دونوں خطبوں کے لیے چند شرائط ہیں۔

۱) ایک تو یہ کہ خطبات نماز سے پہلے ہوں، لہٰذا اگر نماز کے بعد ہوئے تو ان کو خطبہ نہ قرار دیا جائے گا۔

۲) دوسرے خطبہ کی نیت۔ چنانچہ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک اگر خطبہ کی نیت کے بغیر خطبہ پڑھا گیا تو اسکو نماز کا خطبہ شمار نہ کیا جائے گا۔

۳) تیسرے یہ کہ خطبہ عربی زبان میں ہوں۔

۴) چوتھے یہ کہ دونوں خطبے وقت کے اندر رہوں۔ اگر خطبے پہلے پڑھ لیے گئے اور نماز وقت آنے پر ہوئی تو بالاتفاق نماز درست نہ ہوگی۔

۵) پانچویں یہ کہ خطبہ کو خطیب اونچی آواز سے پڑھے تاکہ حاضرین سن سکیں۔ حنفیہ کے نزدیک خطبہ کا اونچی آواز سے ہونا شرط ہے۔ تاکہ حاضرین اس کو سن سکیں بشرطیکہ سننے سے مانع کوئی امر نہ ہو پس اگر کوئی مانع موجود ہو، مثلاً بہرہ پن، یا خطیب سے بہت فاصلہ پر ہونا وغیرہ تو یہ شرط نہیں ہے۔ کہ وہ لوگ خطبہ کو سنیں، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک صحت خطبہ کیلئے صرف لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا سبحان اللہ کہہ دینا کافی ہے اگر یہ لفظ اونچی آواز سے کہہ دیئے گئے تو خطبہ ہو گیا گو اسکو کسی نے نہ سنا ہو، لیکن ان ہی الفاظ پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔ اور بہر حال خطبہ سننے کیلئے کم سے کم ایسے ایک شخص کا موجود ہونا ضروری ہے جس سے جمعہ ہو سکتا ہو یعنی وہ شخص مرد اور بالغ و عاقل ہو گو سفر یا مرض کے باعث معذور ہو۔ (کتاب الفقہ ص ۶۲۴ ج ۱ و ص ۶۲۶ ج ۱)

خطبہ کا رکن

حنفیہ کے نزدیک خطبہ میں صرف ایک چیز رکن ہے یعنی ذکر الٰہی مطلقاً کم ہو یا زیادہ لہٰذا خطبہ کا فرض ادا ہونے کیلئے صرف ایک بار تحمید (الحمد للہ کہنا) یا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) یا تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا کافی ہے۔ البتہ محض اسی پر اکتفاء کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صرف ایک خطبہ شرط ہے اور دوسرا خطبہ سنت ہے۔ (کتاب الفقہ ص ۶۲۳ ج ۱)

خطبہ جمعہ میں فرض دو ہیں ایک وقت جمعہ۔ دوسرا مطلق ذکر اللہ۔ (جواہر الفقہ ص ۳۵ ج ۱)

خطبہ کے صحیح ہونے کی شرط

حنفیہ کے نزدیک خطبہ کے صحیح ہونے کی چھ شرائط ہیں۔ (۱) خطبہ نماز سے پہلے ہو۔

۲ خطبہ ہی کی نیت سے خطبہ پڑھا جائے۔ ۳ وقت کے اندر ہو۔ ۴ کم سے کم ایک شخص اس کو سننے والا ہوا موجود ہو۔ ۵ یہ شخص ان میں سے ہو جن کیساتھ نماز جمعہ ہو سکتی ہو۔ ۶ خطبہ اور نماز کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔ (کتاب الفقہ ص ۶۲۸ جلد اول)

خطبہ کی سنتیں

خطبہ میں پندرہ سنتیں ہیں۔ ۱ طہارت، اسلئے کہ بے وضو اور ناپاک خطبہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ۲ کھڑا ہونا، اگر بیٹھ یا لیٹ کر خطبہ پڑھا تب بھی جائز ہے ۳ قوم کیطرف متوجہ ہونا، ۴ خطبے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ پڑھنا۔ ۵ لوگوں کو خطبہ سنانا، اگر لوگوں کو خطبہ نہ سنایا تب بھی جائز ہے۔ یعنی آہستہ پڑھا، ۶ الحمد اللہ سے شروع کرنا ۷ اللہ کی ایسی تعریف کرنا جو اسکے لائق ہو۔ ۸ اشهد ان لااله الا الله واشهد ان محمد رسول الله پڑھنا ۹ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا۔ ۱۰ وعظ ونصیحت کا ذکر کرنا ۱۱ قرآن شریف پڑھنا، اسکا چھوڑنا برا ہے خطبہ میں پڑھنے کی مقدار چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت ہے۔ ۱۲ اللہ تعالی کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود دوسرے خطبہ میں پڑھنا ۱۳ مسلمان مرد اور عورتوں کے لیے دعاء کی زیادتی کرنا ۱۴ خطبہ میں تخفیف کرنا یعنی طوال مفصل میں سے کسی سورۃ کے برابر ہے۔ اور اس سے زیادہ خطبہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ۱۵ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا، دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار تین آیتوں کی مقدار ہے۔ شمس الائمہ سرخسیؒ دونوں خطبوں میں بیٹھنے کی مقدار یہ بیان کی ہے کہ خطیب اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اطمینان سے بیٹھ جائے اور اسکے سب اعضاء اپنی اپنی جگہ ٹھہر جائیں اس سے زیادہ نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جائے۔ (عالمگیری کتاب الصلوۃ ص ۶۸ ج ۳)

خطبہ کے مستحبات

بلند آواز، دوسرے خطبہ میں پہلے خطبہ سے کم جہر کرنا، خطبہ ثانیہ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ سے شروع کرنا، منبر پر خطبہ دینا، دوسرے خطبہ میں نبی کریم ﷺ کے آل واصحاب، ازواج مطہرات، خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہؓ وعباسؓ کے لیے دعا کرنا، خطبہ میں بادشاہ اسلام کے لیے دعاء کرنا جائز ہے لیکن اسکی غلط تعریف یا اسمیں مبالغہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(شامی، معارف السنن، معارف مدینہ ص ۸۷ ج ۸)

خطبہ میں ہاتھ چلانا

خطبہ میں ہاتھ اٹھانا یا چلانا (جیسا کہ آج کل مقررین کا طریقہ ہے۔ مکروہ ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے۔ اگر آپ ﷺ کبھی اشارہ فرماتے تو شہادت کی انگلی سے فرماتے۔
(معارف مدینہ ۹۴، ج ۳)

خطبہ کے وقت بیٹھنے کا طریقہ

سوال خطبہ کے وقت یا دوسری نماز کے وقت گھٹنے پر پاؤں رکھ کر بیٹھنا جیسے کہ اُمراء بیٹھتے ہیں شرعاً کیسا ہے۔؟

جواب اس طرح کی نشست میں تکبر اور گھمنڈ نہ ہو محض ضرورۃ ہو تو جائز ہے مگر اسکی عادت بنانا بالخصوص مسجد میں اور وہ بھی خطبہ کے وقت اس کی عادت مناسب نہیں مسجد میں عاجزی اور خشوع کے ساتھ بیٹھنا چاہیے۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۲۵۴ ج ۱)

خطبے کے وقت چہرے کا رُخ

خطبہ کے وقت نمازیوں کو امام کی طرف چہرہ کا رخ کرنا مستحب ہے بشرطیکہ استقبال قبلہ باقی رہے۔ ورنہ قبلہ کی طرف رخ کرنا چاہیے۔ کیونکہ قبلہ کی طرف پشت کرنے کی صورت میں صفیں سیدھی کرنا دشوار ہو جائیں گی۔ نیز حلقہ پیدا کرنے کا اندیشہ ہے جس کی ممانعت ہے۔ امام ابوحنیفہؒ خطبہ کے وقت اپنے چہرہ کا رخ امام کی طرف کرلیا کرتے تھے۔ (معارف مدینہ ص ۸۸ ج ۸)

خطبہ کے مسائل

خطبہ میں چند امور سنت ہیں۔ بعض کا تعلق خطیب سے ہے اور بعض امور کا تعلق خطبہ سے ہے۔ خطیب کیلئے سنت یہ ہے کہ وہ حدث اصغر (باوضو) وحدث اکبر (جنابت سے پاک ہو) دونوں سے پاک ہو۔ ایسا نہ ہوا تو گو خطبہ ہو جائیگا۔ لیکن مکروہ ہوگا۔ اگر حالت جنابت (غسل ضروری ہونے) میں خطبہ دیا تو مستحب یہ ہے کہ دوبارہ خطبہ پڑھا جائے۔ اور یہ کہ خطیب خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھ جائے اور خطبہ کھڑے ہو کر دیا جائے بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ دینا مکروہ ہے۔

اور سنت یہ ہے کہ خطبوں کے دوران امام کا رخ سامنے حاضرین کی جانب رہے دائیں بائیں متوجہ نہ ہو دو خطبے پڑھے جائیں۔ دونوں میں ایک سنت ہے اور دوسرا جمعہ کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔ اور یہ کہ دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر کے لیے بیٹھ جائے کہ جس میں تین آیتیں پڑھی جاسکیں (یعنی اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اطمینان سے بیٹھ جائے اور اسکے سب اعضاء اپنی اپنی جگہ ٹھہر جائیں) نہ بیٹھنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

پہلا خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں اعوذ باللہ اخیر تک کہہ کر اونچی آواز سے پڑھنا شروع کیا جائے اور خطبہ میں اللہ تعالی کی حمد وثنا جو اسکی شان کے شایاں ہے کلمات شہادت، آں حضرت ﷺ پر درود سلام، اور گناہوں کے مذمت پر مشتمل وعظ، اللہ تعالی کے غضب اور اسکے عذاب سے بچنے اور اس سے ڈرنے کی تلقین ہو اور اپنے اعمال کا بیان ہو جو نجات دنیوی واخروی کے باعث ہیں نیز قرآن کریم کی کوئی آیت بھی پڑھی جائے۔

دوسرا خطبہ حمد وثنائے الٰہی اور رسول اللہ ﷺ پر درود سلام سے شروع کیا جائے۔ اس میں ایمان دار مردوں اور عورتوں (آل واصحاب وازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہؓ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم اجمعین کے لیے دعائے مغفرت مانگی جائے۔ نیز بادشاہ (مومن) کے حق میں فتح مندی، تائید الٰہی اور توفیق عمل وغیرہ کی دعا مانگنا مستحب ہے جس میں اسکی رعایا کی بھلائی ہو کیونکہ حضرت موسیٰؓ اشعری اپنے خطبہ میں حضرت عمرؓ کے لیے دعاء کیا کرتے تھے اور اس پر اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

(کتاب الفقہ ص ۶۳۲ ج ۱)

دوسرے خطبے میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا۔ خطبہ منبر پر پڑھنا، اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا، ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کے ہمارے زمانے میں عادت ہے منقول نہیں۔ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض عوام کا دستور ہے سنت مؤکدہ کے خلاف ہے، خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ (علم الفقہ ص ۱۴۸ ج ۱)

مسئلہ سنت یہ ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تا کہ سب لوگ سنیں آہستہ پڑھنا مکروہ ہے۔

(بحر، عالمگیری)

مسئلہ سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جائے زیادہ طول نہ ہو اور اسکی حد یہ ہے کہ طول مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے۔

(شامی، بحر عالمگیری ص ۶۸، ج ۳ کتاب الصلوۃ)

مسئلہ خطبہ مختصر پڑھنا جو دس چیزوں پر شامل ہو۔ ❶ حمد سے شروع کرنا، ❷ اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا، ❸ کلمہ شہادتین پڑھنا، ❹ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا، ❺ وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا، ❻ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا، ❼ دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا، ❽ تمام مسلمان مرد اور عورت کیلئے دعا مانگنا، ❾ دوسرے خطبے میں دوبارہ الحمد اللہ اور ثناء اور درود پڑھنا، ❿ دونوں خطبوں کو مختصر کہ اسطرح طوال مفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے۔

(جواہر الفقہ ص ۶۷ ج ۱)

مسئلہ خطبہ کی سنتوں میں سے کسی سنت کا چھوڑنا مکروہ ہے خطبہ کی ان سنتوں میں سے جس نے کوئی سنت چھوڑی اسنے فعل مکروہ کیا۔ (بحر، کتاب الفقہ ص ۶۳۲ ج ۱)

مسئلہ جو سنتیں جمعہ کے خطبہ کیلئے ہیں انکے خلاف کرنا مکروہ ہے مگر خطبہ اداء ہو جاتا ہے اور نماز جمعہ صحیح ہو جاتی ہے۔ (بحر، جواہر الفقہ ص ۳۵۰ ج ۱)

مسئلہ جب سب لوگ جماعت میں آجائیں یعنی وقت ہو جائے تو امام کو چاہیے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور موذن اس کے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے اذان کے فوراً بعد امام کھڑے ہو کر خطبہ شروع کر دے۔

مسئلہ خطبہ پڑھنے والے کا بالغ ہونا شرط نہیں اگر کوئی نابالغ خطبہ پڑھ دے تب بھی جائز ہے۔

(درمختار)

مسئلہ خطبے میں اللہ تعالیٰ ذکر کرنا فرض ہے اگر نہ کیا جائے تو وہ خطبہ معتبر نہ ہوگا اور نماز جمعہ کی شرط اداء نہ ہوگی۔ یا صرف الحمد اللہ یا سبحان اللہ کہہ لیا جائے مگر خطبہ کی نیت نہیں کی خطبہ ادا نہ ہوگا۔

(علم الفقہ ص ۴۷ ج ۲)

مسئلہ خطبے کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ رمضان کے اخیر جمعے کے خطبے میں وداع فراق رمضان کے مضامین پڑھنا اگرچہ جائز ہے لیکن نبی کریم ﷺ اور ان کے اصحابؓ سے منقول نہیں ہے، نہ کتب فقہ میں کہیں کا پتہ ہے۔ لہٰذا اس پر ہمیشہ پابندی کرنا جس سے عوام کو اس کے سنت ہونے کا خیال پیدا

ہونے لگے، نہ کرے۔ (علم الفقہ ۱۴۱ ج ۲)

مسئلہ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت (تکبیر، کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے تو اسکے بعد خطبے کے اعادہ کی ضرورت ہے۔ ہاں کوئی دینی کام مثلاً کسی کو کوئی شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا خطبہ کے بعد معلوم ہو کہ اسکو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں ہے۔ (بہشتی زیور ص ۸۴ ج ۱۱ بحوالہ شامی ص ۷۰۷ ج ۱)

مسئلہ جمعہ کا خطبہ شرط نماز ہے بغیر خطبہ کے نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی اور شرط صرف ذکر اللہ سے اداء ہو جاتی ہے۔ (جواہر الفقہ ص ۳۶۶ ج ۱)

مسئلہ چند امور میں خطبہ جمعہ اور عیدین میں فرق ہے۔ ❶ خطبہ عیدین جمعہ کی طرح نماز کے لیے شرط نہیں۔ بلکہ بغیر خطبہ بھی نماز عیدین صحیح ہو جاتی ہے۔ ❷ عیدین کا خطبہ فرض و واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے خطبہ عیدین بعد نماز عید پڑھا جائے پہلے نہیں۔ (جواہر الفقہ ص ۳۶۵ ج ۱)

مسئلہ خطبہ سننے والوں کو قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جانا چاہیے۔ (فتاوی ہندیہ ص ۱۴۵ ج ۱)

مسئلہ خطبہ شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ سے پڑھے بسم اللہ نہ پڑھے، اعوذ باللہ زور سے نہ پڑھے۔ اور کسی نے بھی خطبہ سے قبل بسم اللہ پڑھنے کو نہیں لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ خود بسم اللہ پڑھنا مطلوب نہیں ہے۔ (امداد الفتاوی ص ۶۸۰ ج ۱، بحوالہ بحر الرائق ص ۱۵۹ ج ۲)

مسئلہ سنت یہ ہے کہ (نماز جمعہ سے پہلے) خطیب اپنے گوشہ خلوت میں رہے امام کا لوگوں کو سلام کرنا، خطبہ سے پہلے محراب نماز کا ادا کرنا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر (یعنی نیک کام کا حکم اور بری بات سے روکنے) کے علاوہ کچھ اور کہنا مکروہ ہے۔ (کتاب الفقہ ص ۶۳۲ ج ۱)

مسئلہ بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز بھی پڑھائے۔ اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے۔ (درمختار) اگر کوئی دوسرا شخص امام بنایا جائے تو وہ ایسا شخص ہو جس نے خطبہ سنا ہو، اگر کوئی ایسا شخص امام بنا دیا جائے جس نے خطبہ نہیں سنا تو نماز نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنالے تب بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر نماز جمعہ شروع کر دینے کے بعد امام کو حدث (وضو کا نہ رہنا) ہو جائے اور اس وقت کسی کو امام بنائے تو اسمیں یہ شرط نہیں، جس نے خطبہ نہیں سنا، اسکا امام بنانا بھی درست ہے۔ (علم الفقہ ص ۱۵۳ ج ۲)

مسئلہ خطبہ پڑھنے کے بعد اگر خطیب کا وضو ٹوٹ جائے اور کسی دوسرے شخص کو خلیفہ بنایا، اگر

وہ شخص خطبہ میں حاضر تھا تو جائز ہے۔ اور اگر وہ خطبہ میں حاضر نہ تھا تو جائز نہ ہوگا۔ اگر نماز شروع کرنے کے بعد وضو ٹوٹا تو کسی بھی شخص کو خلیفہ بنانا جائز ہے۔

مسئلہ دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ (یعنی بیٹھ جانا) کا چھوڑنا برا ہے۔ خطبہ سے پہلے بیٹھنا سنت ہے۔

مسئلہ خطیب کے لیے یہ شرط ہے کہ اسمیں جمعہ کی امامت کی صلاحیت ہو۔

مسئلہ خطیب کا نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کی نیت سے منبر پر خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ خطیب کا بلند آواز سے خطبہ پڑھنا مستحب ہے اور دوسرے خطبہ میں پہلے خطبہ کے لحاظ سے کم جہر کرے یعنی آواز کو زیادہ بلند نہ کرے۔

مسئلہ دوسرا خطبہ اس طرح شروع کرنا چاہیے الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ الخ خطبہ میں نبی کریم ﷺ کے دونوں چچا اور خلفاء راشدین کا ذکر مستحسن ہے۔ اسی طرح برابر معمول چلا آرہا ہے۔

(عالمگیری کتاب الصلوٰۃ ص ۶۹ ج ۳)

مسئلہ آدھی آستین کی قمیص پہن کر خطبہ پڑھنا یا نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ وضع مسلمان کی عبادت کی وضع نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ص ٦٦ ج ۳)

مسئلہ خطبہ جمعہ وعیدین میں خالص عربی نثر میں خطبہ پڑھنا مسنون ومتوارث ہے۔ اسکے سوا کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا عربی نظم میں پڑھنا سنت متوارثہ کے خلاف ہے۔ گو خطبہ تو اداء ہو جائے گا لیکن خلاف متوارث ہونے کیوجہ سے کراہت ہوگی۔ (کفایت المفتی ص ۲۲۲ ج ۳)

مسئلہ دونوں خطبوں کے درمیان اگر دعا مانگے تو دل سے مانگے۔ زبان اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس حالت میں درست نہیں ہے۔ (فتاوی دار العلوم ص ۱۵۷ ج ۵، بحوالہ رد المحتار ص ۷۶۹ ج ۱)

جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری جگہ خطبہ دینا

سوال ایک شخص جو کہ خود جمعہ پڑھ چکا ہو دوسری جگہ خطبہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔؟

جواب اس بارے میں صریح جزئیہ نہیں ملا۔ البتہ چونکہ صحت خطبہ کیلئے یہ شرط نہیں کہ خطیب پر جمعہ فرض ہو اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص (صرف) خطبہ پڑھ سکتا ہے۔

(احسن الفتاوی ص ۱۲۸ ج ۴، بحوالہ رد المحتار ص ۷۷۱ ج ۱)

نماز سے پہلے خطبہ

جمعہ کی ادائیگی کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ نماز سے قبل خطبہ پڑھا جائے اگر خطبہ کے بغیر نماز جمعہ پڑھ لیں یا وقت سے پہلے جمعہ پڑھ لیں تو جائز نہیں ہے۔ خطبہ میں کچھ چیزیں فرض ہیں اور کچھ سنت ہیں۔ نماز جمعہ کے خطبہ میں فرض صرف دو چیزیں ہیں ایک وقت ہے اور وہ زوال کے بعد نماز سے پہلے ہے پس اگر زوال سے پہلے یا نماز کے بعد خطبہ پڑھا تو جائز نہ ہوگا۔

(عینی شرح کنز)

اور دوسرا فرض ذکر اللہ ہے (بحر الرائق) الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ پڑھنا کافی ہے اور یہ جب ہے کہ خطبہ کی نیت سے پڑھے لیکن اگر چھینک آئی اور الحمد للہ یا سبحان اللہ پڑھا یا کسی چیز پر تعجب کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ پڑھا تو بالاجماع خطبہ کے قائم مقام نہ ہوگا۔

مسئلہ اگر خطیب تنہا خطبہ پڑھایا (صرف) عورتوں کیسامنے پڑھا تو صحیح یہ ہے کہ جائز نہ ہوگا۔ اگر ایک یا دو آدمیوں کیسامنے خطبہ پڑھا اور تین آدمیوں کیسامنے نماز پڑھائی تو جائز ہے اگر خطیب کے خطبے کیوقت سب لوگ سو رہے ہیں یا بہرے ہیں تب بھی جائز ہوگا۔

(عالمگیری ص ۶۸ ج ۳ کتاب الصلوٰۃ)

نماز فجر پڑھے بغیر خطبہ دینا

سوال اگر کسی نے نماز فجر پڑھے بغیر خطبہ دیا تو درست ہے یا نہیں؟

جواب درست ہو جائے گا لیکن نماز جمعہ نہ پڑھائے اگر صاحب ترتیب ہو تو دوسرے سے نماز جمعہ پڑھوائے۔ (امداد الفتاوی ص ۶۳۳ ج ۱)

جمعہ کے خطبہ کے لیے امام کے علاوہ کم از کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے۔ جن سے جماعت قائم ہو سکے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۲۳ ج ۴)

خطیب کو لقمہ دینا

چونکہ خطبہ میں کوئی متعین مضمون پڑھنا ضروری نہیں۔ اگر ایک مضمون میں خطیب رک گیا چل نہ سکا تو اور کچھ پڑھ سکتا ہے لہذا لقمہ دینے کی ضرورت نہیں اور خطبہ کی حالت میں ہر قسم کا تکلم (بولنا) ناجائز ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۴۱ ج ۴)

خطبہ کی غلطی کا حکم

جمعہ خطبہ فرض ہے۔ اور خطبہ کی غلطی ہو جانے سے نماز میں کچھ خلل نہیں آتا ہے۔
(فتاویٰ دار العلوم ص۱۰۴ ج ۵، بحوالہ رد المختار باب الجمعہ ص ۷۵۷ ج ۱)

کیا عورت خطبہ دے سکتی ہے؟

سوال یہاں پر جمعہ کے دن کوئی شخص خطبہ پڑھانے والا نہ تھا مجبوری کی وجہ سے عورت نے خطبہ پڑھایا اور مرد نے نماز جمعہ پڑھائی، کیا حکم ہے؟

جواب عورت کا خطبہ صحیح نہیں ہوا، اور خطبہ شرائط صحت جمعہ میں سے ہے تو جمعہ بھی صحیح نہیں ہوا۔ ان سب لوگوں کو ظہر کی نماز کی قضاء پڑھنی چاہیے۔

اگر کوئی خطبہ پڑھنے والا نہ تھا تو جس نے نماز پڑھائی ہے وہی کچھ ذکر اللہ یا کچھ قرآن پڑھ دیتا یا صرف سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر ہی کہہ لیتا تو فرض اداء ہو جاتا جس سے فرض نماز اداء ہو جاتی۔ (امداد الفتاویٰ ص۷۰۹ ج۱)

کیا خطیب سنت پڑھنے والوں کا انتظار کرے؟

خطیب کو انتظار کرنا سنت پڑھنے والوں کی فراغت کا، لازم نہیں ہے۔ جس وقت کہ مقررہ وقت ہو جائے تو خطیب خطبہ کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے۔ اس پر کچھ مؤاخذہ اور گناہ نہیں ہے۔ کیونکہ خطیب متبوع ہوتا ہے تابع نہیں۔ مقتدیوں کو تو یہ حکم ہے کہ جس وقت خطیب خطبہ کے لیے منبر پر جائے نوافل و سنن نہ پڑھیں۔ لیکن خطیب کو یہ حکم نہیں ہے کہ وہ فراغت کا انتظار کرے، اور اگر دو چار منٹ وہ انتظار کرلے تو اس میں کچھ حرج بھی نہیں ہے۔ لیکن انتظار نہ کرنے سے گنہگار نہ ہوگا۔ (فتاویٰ دار العلوم ص۷۶ ج ۵، بحوالہ رد المختار باب الجمعہ ص ۷۶۵ ج ۱)

بیٹھ کر خطبہ دینا

قیام خطبہ کا سنت مؤکدہ ہے اور اگر واجب بھی ہوتا تب بھی عذر میں ساقط ہو جاتا ہے جیسا کہ قیام الصلوۃ (یعنی نماز میں کھڑے ہونا) اور عیدین کا خطبہ مثل خطبہ جمعہ کے احکام میں ہے۔ پس عذر میں خطبہ جمعہ اور عیدین بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص۶۳۱ ج ۱)

خطبہ میں عصاء لینا

جب آنحضرت ﷺ نے لاٹھی پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا تو سنت ہوگیا کسی چیز کے سنت ہونے کیلئے مواظبت شرط نہیں۔ اور جس سنت پر ہمیشگی ہو وہ سنت مؤکدہ ہوجاتی ہے۔

(فتاوی دار العلوم ص ۱۷۸ ج ۵)

حدیث سے سہارا لگانا عصا یا قوس پر ثابت ہے اور قہستانی نے محیط سے نقل کیا ہے کہ عصا کا لینا سنت ہے پس شاید تطبیق کی یہ صورت ہو کہ ضرورت ہو تو عصا (لاٹھی بید وغیرہ) ہاتھ میں رکھلے تو کچھ حرج نہیں ہے اور اگر ضرورت نہ ہو تو نہ لیوے۔

(فتاوی دالعلوم ص ۶۶ ج ۵، بحوالہ ردالمختار باب الجمعہ ص ۷۷۲ ج ۱)

عصا ہاتھ میں لے کر خطبہ پڑھنا ثابت تو ہے لیکن بغیر عصا کے خطبہ پڑھنا اس سے زیادہ ثابت ہے۔ پس حکم یہ ہے کہ عصاء ہاتھ میں لینا بھی جائز ہے۔ اور نہ لینا بہتر ہے۔ اور حنفیہؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے پس اسکو ضروری سمجھنا اور نہ لینے کو طعن و تشنیع کرنا درست نہیں اسی طرح لینے والے کو بھی ملامت کرنا درست نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ص ۲۱۴ ج ۳)

عصاء کس ہاتھ میں پکڑے؟

دونوں صورتیں جائز ہے جسکو جو صورت موافق ہو اسپر عمل کرے۔ اگر خطبہ ہاتھ میں نہ ہو تو عصاء سیدھے ہاتھ میں پکڑنا اولی ہے، اور اگر خطبہ ہو تو عصاء سیدھے ہاتھ میں نہ لے اور عصاء کو بائیں ہاتھ میں لینا (اسوقت) اولی ہے۔

(فتاوی رحیمیہ ص ۸ ج ۳، بحوالہ مراقی الفلاح ص ۲۹۸ ج ۲)

بغیر خطبہ کے نماز جمعہ

سوال اگر کسی مسجد میں خطبہ کی کتاب موجود نہ ہو اور نہ زبانی یاد ہو تو بغیر خطبہ نماز جمعہ پڑھی جائے یا نماز ظہر۔؟

جواب خطبہ کو فرض ہے وہ ایک دفعہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہنے سے بھی خطبہ ادا ہوجاتا ہے۔ صاحبینؒ کے نزدیک بقدر تین آیت یا بقدر تشہد سے خطبہ ادا ہوجاتا ہے۔ پس اگر خطبہ معروفہ یاد نہ ہو تو قدر مذکور پر اکتفاء کر کے جمعہ کی نماز ادا کی جائے اور جس جگہ واجب ہے (جمعہ

یعنی شہر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ میں جمعہ چھوڑا نہ جائے۔

(فتاوی دار العلوم ص ۸۲ ج ۵، بحوالہ غنیۃ المستملی ص ۵۱۵ وص ۵۰۸)

خطبہ کی جگہ قرآن پڑھنا

سوال اگر بجائے خطبہ کے کوئی قرآن شریف کا رکوع پڑھ دیا جائے تو جمعہ درست ہے یا نہیں؟

جواب خطبہ کے لیے کافی ہے کہ ایک دفعہ الحمد للہ پڑھنا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا یا سبحان اللہ پڑھنا۔ در مختار باب الجمعہ ص ۷۵۸ ج ۲ میں ہے کہ کافی ہے خطبہ کے لیے تحمید یا تسبیح وغیرہ۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف کا رکوع پڑھنے سے خطبہ فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن اس پر اکتفاء کرنا خلاف سنت ہے۔ سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھیں جائیں۔

(فتاوی دار العلوم ص ۳۵ ج ۵)

کیا خطیب لوگوں کو بٹھا سکتا ہے؟

سوال خطیب کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر سے لوگوں کو یہ کہنا کہ پہلی صف میں آ جایئے جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم ص ۱۱۶ ج ۵، بحوالہ رد المحتار باب الجمعہ ص ۷۶۸ ج ۱)

خطبہ کے شروع میں بسم اللہ کا حکم

خطبہ سے پہلے جہراً (بلند آواز سے) اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے۔ یہ منقول اور معمول نہیں ہے در مختار باب الجمعہ ص ۷۵۹ ج ۱ میں ہے کہ سراً یعنی آہستہ پڑھ سکتا ہے۔ (فتاوی دار العلوم ص ۱۳۶ ج ۵)، کسی خطبہ سے پہلے بسم اللہ زور سے نہ پڑھے بلکہ آہستہ پڑھے۔ حنفیہؒ کے نزدیک یہی سنت ہے اور جہر کرنا خلاف سنت ہے۔ (فتاوی دار العلوم ص ۱۱۲ ج ۵)

شروع خطبہ میں دو مرتبہ الحمد للہ کہنا

خطبہ میں الحمد للہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے اسمیں کوئی مضائقہ نہیں ہے جبکہ اسکو ضروری نہ سمجھا جائے بزرگان دین کا یہ طریقہ رہا ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۸۰ ج ۵)

خطبہ میں جہر کرنا

خطبہ میں اس قدر جہر (بلند آواز سے پڑھنا) شرط ہے کہ پاس بیٹھنے والا شخص سن سکے۔

(احسن الفتاوی ص ۱۳ ج ۴)

ہر جمعہ کو نیا خطبہ ضروری نہیں ہے

خطبہ عربی میں پڑھا جاتا ہے۔ حاضرین عموماً عربی سے ناواقف ہوتے ہیں سمجھ نہیں پاتے اس لیے بھی ہر جمعہ کو نیا خطبہ پڑھنا کیا مفید ہوگا؟

امام صاحب کو پانچ چھ خطبے یاد ہوں تو کافی ہے نماز میں کسی قسم کی کراہت نہیں آتی۔ اگر نیا خطبہ سننے کا شوق ہو تو عربی زبان سیکھیں عالم، حافظ، قاری کو رکھا جائے۔ لوگ مسجد کی عمارت پر تو ہزاروں، لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں مگر امام اور مؤذن پر خرچ کرنے میں ہاتھ تنگ کر لیتے ہیں، یہ بات مناسب نہیں کیونکہ اور اچھے عالم، حافظ، قاری کو رکھا جائے۔

لوگ مسجد کی عمارت پر تو ہزاروں، لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں، مگر امام اور مؤذن پر خرچ کرنے میں ہاتھ تنگ کر لیتے ہیں، یہ بات مناسب نہیں کیونکہ عمدہ عمارت مقصود نہیں ہے، البتہ قابل امام اور مؤذن مطلوب شرعی ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۹۰ ج ۵)

ہر ماہ الگ الگ خطبہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص ۱۳۹ ج ۵)

جمعہ کا خطبہ سننا واجب ہے

جمعہ کا خطبہ فرض ہے، اس کے یہ معنی ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ ضرور ہونا چاہئے اور خطبہ کا سننا ان لوگوں پر واجب ہے جو کہ خطبہ کے وقت حاضر ہوں، پس اگر کوئی شخص خطبہ کے ختم ہونے کے بعد آیا اور جماعت میں شامل ہو گیا، اس کی نماز ہو گئی اور خطبہ میں حاضر نہ ہونے اور نہ سننے کی وجہ سے جو قصور ہوا اور تاخیر آنے میں ہوئی، اس سے استغفار اور توبہ کرے اور آئندہ کو احتیاط رکھے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص ۱۲۸ ج ۵ بحوالہ رد المختار باب الجمعہ ص ۷۶۸ جلد اول)

دونوں خطبوں کا حکم ایک ہی ہے

(۱) جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور اس کے دو حصے ہونا سنت ہے۔ (۲) اوّل وثانی میں

دونوں کے کچھ فرق نہیں۔ ❸ سننا سب خطبوں کا واجب ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ا ص ۶۷۶)

خطبہ کے دوران کے مسائل

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والامام يخطب فقد لغوت۔ (رواه السنة وابن خزيمة)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جمعہ کے دن امام کے خطبہ دینے کے دوران اگر تم نے اپنے ساتھی سے یہ بھی کہا کہ ''چپ رہو''۔ تب بھی تم نے غلطی کی''۔

تشریح خطبہ کے دوران ہر وہ کام ممنوع ہے، جس سے خطبہ سننے میں خلل ہو، اور مجمع میں اس کی وجہ سے انتشار ہو۔ ایسے مواقع پر خدانخواستہ اگر کوئی ناواقف مسجد میں آ کر زور سے بولنے لگے اور دوسرے لوگ بھی اس کو خاموش کرنے کے لیے ہر طرف سے بولنے لگیں تو بہت انتشار ہو جائے گا اور خطیب کی آواز ان سب آوازوں میں دب کر رہ جائے گی، اس لیے حکم دیا گیا کہ دوسروں کو خاموش کرنے کے لیے بھی نہ بولیے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خطبہ کے دوران یا عام نمازوں کے وقت مسجد میں بچے یا کچھ ناسمجھ لوگ باتیں کرنے لگتے ہیں، تو اچھے خاصے سمجھ دار لوگ ان کو اتنی تیز آواز سے روکتے ہیں کہ خود یہ آواز ان بچوں کی آواز سے بڑھ جاتی ہے اور اس طرح ان بچوں سے زیادہ یہ لوگ نماز میں خلل ڈالنے کا سبب بن جاتے ہیں۔

نماز سے فارغ ہونے تک خاموش رہے اس لیے کہ جمعہ کا دن عبارت اور توجہ الی اللہ کا خاص دن ہے۔ اس دن کے قیمتی لمحات کو ہرگز ضائع نہ کرنا چاہئے اور اگر کوئی غافل خود نہ کچھ کر سکے تو جو خدا کے بندے تلاوت، ذکر، درود شریف وغیرہ میں مصروف ہیں، ایسے وقت میں بولنے، آواز بلند کرنے سے انہیں تکلیف ہوگی، اس طرح خطبہ کے وقت بات کرنا حتیٰ کہ بات کرنے والوں کو منع کرنا گناہ بتایا گیا ہے، اس لیے بہت ہی خاموشی سے مسجد میں جا کر یا تو نماز میں مشغول ہو جانا چاہئے یا خاموش بیٹھ کر ذکر اور دعاء میں لگ جانا چاہئے۔

(الترغیب ص ۱۵۹ ج ۲، وص ۳۳۳ ج ۱)

مجمع جتنا زیادہ بڑا ہوتا ہے اتنے ہی اس میں قسم قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور اسی تناسب

سے باہم ایذاء رسانی اور تکلیف کے امکانات بھی زیادہ ہوجاتے ہیں۔ اسی لیے اس دن صفائی ستھرائی، لباس کی پاکیزگی ونظافت اور حسبِ حیثیت خوشبو کے اہتمام کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔ مسجد میں آتے جاتے لوگوں کے اوپر سے پھلانگنے اور تکلیف پہنچانے سے خاص طور پر منع کیا گیا ہے۔

(الترغیب ص ۱۴۵ جلد ۲)

مسجد میں ہر اس چیز سے احتیاط اور بچنا ضروری ہے جس سے لوگوں کو ایذاء پہنچنے اور باہمی تعلقات خراب ہونے کا اندیشہ ہو، جیسے پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں گھس کر بیٹھنا یا لوگوں کے اوپر سے پھلانگ کر جانا وغیرہ۔

مسئلہ خطبہ شروع ہوجائے تو تمام حاضرین کو خطبہ کا سننا واجب ہے، خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور، اور کوئی ایسا فعل کرنا جو خطبہ سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے، اور کھانا پینا، بات چیت کرنا، چلنا پھرنا۔ سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا، تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ نماز کی حالت میں ممنوع ہے ویسا ہی خطبہ کے وقت بھی ممنوع ہے۔ ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتادے۔

مسئلہ خطبہ اگر سنت یا نفل پڑھتے میں شروع ہوجائے تو راجح یہ ہے کہ سنتِ مؤکدہ تو پوری کر لے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے۔ (بہشتی زیور ج ۱۱ ص ۸۲)

مسئلہ دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے اگر دل میں دعاء مانگی جائے تو جائز ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اصحابؓ سے منقول نہیں ہے۔

(علم الفقہ ص ۱۴۹ جلد ۲۔ بحوالہ شامی ص ۷۷۲ جلد اول)

مسئلہ خطبے میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

مسئلہ جمعہ کے دن خطبہ کے درمیان کوئی شخص پہنچے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کے لیے کوئی نفل (وغیرہ) درست نہیں۔ (معارف مدنیہ ص ۸۹ جلد ۳)

مسئلہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک خطبہ کے دورانِ کلام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بقولِ صحیح (کراہت سب کے لیے ہے) کوئی فاصلہ پر ہو یا قریب ہو، بات چیت امور دنیا کی ذکرِ الٰہی وغیرہ ہو، بقولِ مشہور (سب مکروہ تحریمی ہے)۔ اور خواہ خطیب سے بیان میں کوئی نامناسب بات

سرزد ہوئی ہو اور یا نہ ہوئی ہو۔

جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک (خطبہ میں) کوئی سنے تو اپنے دل میں درود پڑھے۔ اور اگر (خطبہ کے دوران) کوئی ناپسندیدہ بات پیش آ جائے تو ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کیا جا سکتا ہے، واضح رہے کہ خطبہ کے دوران جس طرح کلام کرنا مکروہ ہے، اسی طرح نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ اس میں تمام مسالک کا اتفاق ہے۔ اور سلام کا جواب دینا بھی زبان سے ہو یا دل میں کلام مکروہ کے زمرہ میں ہے۔ اور خطبہ کے وقت یا بعد میں (جماعت کے وقت) سلام کرنا کسی پر لازم نہیں ہے، کیونکہ وہاں سلام میں پہل کرنے کا کوئی شرعی حکم نہیں ہے، بلکہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ لہٰذا (سلام کا) جواب دینا بھی لازم نہیں ہے۔ یہی حکم چھینک کے جواب کا ہے۔ امام کا بھی لوگوں کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ البتہ سانپ، بچھو سے بچانے یا نابینا شخص کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے لیے آواز دینا کلامِ مکروہ میں نہیں ہے۔ (کتاب الفقہ ص ۶۳۵ جلد اول)

مسئلہ اگر زبان سے نہ بولے، اور ہاتھ، سر یا آنکھوں سے اشارہ کر دے مثلاً ایک شخص کو برا کام کرتے دیکھا اور ہاتھ سے منع کر دیا، یا کوئی خبر سنی اور سر سے اشارہ کر دیا تو صحیح یہ ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور جو شخص امام سے دور ہے وہ قریب شخص کے حکم میں ہے اس شخص کے لیے بھی خاموش رہنے کا حکم ہے۔

مسئلہ امام کے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر نہ جائے، ابوجعفرؒ نے کہا ہے کہ جب تک امام خطبہ شروع نہ کرے اس وقت تک پھلانگنا جائز ہے، اور جب امام خطبہ شروع کر دے تو مکروہ ہے، اس لیے کہ جب تک امام نے خطبہ شروع نہیں کیا ہر مسلمان کو آگے بڑھنا چاہئے اور محراب سے قریب ہو جائے تاکہ پیچھے آنے والے لوگوں کے لیے گنجائش باقی رہے، اور امام سے قریب ہونے کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے اور اگر پہلے شخص نے ایسا نہ کیا یعنی آگے نہ بڑھا تو گویا اس نے بلا عذر اپنی جگہ ضائع کی، اور جو شخص بعد میں آیا اس کو اس جگہ کے لینے کا اختیار ہے، جو شخص امام کے خطبہ پڑھنے کی حالت میں آئے اس کو مسجد میں اپنی جگہ پر بیٹھ جانا چاہئے، اس لیے کہ چلنا اور آگے بڑھنا خطبہ کے وقت عمل ہے۔

مسئلہ لوگوں سے مانگنے کے لیے پھلانگ لگانا سب احوال میں بالاجماع مکروہ ہے رسائل اگر نماز پڑھنے والوں کے سامنے نہ گذرے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور لوگوں سے گڑ بڑا کر نہ مانگے اور وہ چیز مانگے جس کا مانگنا ضروری ہو تو اس کے مانگنے اور اسے دینے میں کوئی حرج

نہیں اور اگر اس طریقہ کے موافق نہ ہو تو مسجد کے اندر مانگنے والے کو دینا جائز نہیں ہے۔

(عالمگیری ص ۷۰ جلد ۳)

لیکن خطبہ کے درمیان مانگنا یا چندہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ص ۱۲۶ ج ۳)

مسئلہ جو شخص خطبہ کے وقت حاضر ہو وہ خواہ گھٹنے اٹھا کر بیٹھے، یا چار زانو، جس طرح چاہے بیٹھے، اس لیے کہ خطبہ حقیقت اور عمل میں نماز نہیں ہے لیکن جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اسی طرح بیٹھنا مستحب ہے۔

مسئلہ اگر ایک شخص نفل پڑھ رہا ہے اور امام نے خطبہ شروع کر دیا تو اگر اس نے سجدہ نہیں کیا ہے تو نماز توڑ ڈالے، اور اگر سجدہ کر لیا تو دو رکعتوں کے بعد نماز پوری کر دے۔

(عالمگیری کتاب الصلوٰۃ ص ۷۰ جلد ۳)

مسئلہ خطبہ کے دوران اس صورت میں بول پڑنا واجب ہو جاتا ہے جب کہ کسی نابینا شخص کو غلط راستہ سے ہٹانا یا کسی کو سانپ بچھو وغیرہ سے بچانا مقصود ہو۔ (کتاب الفقہ ص ۶۳۷ جلد اول)

مسئلہ خطبہ کے وقت جب کہ نماز اور درود شریف پڑھنے کی بھی ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے تو اس وقت چندہ جمع کرنا اور ڈبہ لیے پھرنا اور نمازیوں کو مشغول کرنا بدرجۂ اولیٰ ممنوع ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم ص ۱۳۱ جلد ۵ بحوالہ رد المحتار باب الجمعہ ص ۶۸ جلد اول)

خطیب کا خطبہ میں درود پڑھنا

سوال خطبہ میں جہاں حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک آئے تو خطیب کا آں حضرت ﷺ کے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا کیسا ہے۔؟

جواب خطبہ میں جہاں نام آں حضرت ﷺ کا آئے خطیب درود شریف پڑھے (صلی اللہ علیہ وسلم کہے) اور سامعین یعنی خطبہ سننے والے دل دل میں درود شریف پڑھیں۔ حکم شرعی یہ ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم ص ۶۷ جلد ۵ بحوالہ رد المحتار باب الجمعہ ص ۶۸ ج ۱)

مقامی زبان میں خطبہ احتیاط کے خلاف ہے

خطبہ چونکہ سوائے عربی زبان کے اور کسی زبان میں سلفؒ سے ثابت نہیں۔ اس لیے غیر زبان عربی کو اس میں محققین نے مکروہ اور بدعت کہا ہے۔ اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں چونکہ

احکام عیدین بتلانے مقصود ہوتے ہیں تو وہ خطبہ سے خارج سمجھے ہیں۔ گویا خطبہ عربی علیحدہ ہو گیا۔ اور یہ احکام خطبہ سے علیحدہ بتلائے جاتے ہیں۔ اور جمعہ کے خطبہ کے اندر نماز کی بھی حیثیت ملحوظ ہوتی ہے۔ اور نماز میں ترجمہ قرآن شریف کا صحیح اور معتبر مذہب اور راجح قول کے درست نہیں ہے۔ اور قول ضعیف کمزور و مرجوح کا اعتبار نہیں ہے۔

بہر حال احتیاط اسمیں ہے کہ ایسے مختلف فیہ مسائل میں احتیاط کی جائے، اور غیر عربی کو ترک کیا جائے۔ باقی جو کوئی جیسا کرے اس کی رائے ہے، دوسروں پر حجت نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم ص ۵۲ ج ۵ بحوالہ عمدۃ الرعایہ ص ۲۴۲ ج ۱)

قرآن مجید اور خطبہ کا دونوں کا اصلی مقصد ایک ہی ہے چنانچہ خطبہ کو قرآن مجید میں ذکر اللہ فرمایا ہے، یہی لفظ ذکر، قرآن کے لیے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر الخ بلکہ قرآن شریف کے لیے ذکری بمعنی تذکیر بھی ہے۔ ان ھوالا ذکری للعلمین، پس اگر لفظ ذکر اس پر دال ہے کہ اس سے لوگوں کو ان کی زبان میں نصیحت کی جائے تو چاہیے کہ قرآن شریف کی جگہ بھی یا اس کیساتھ نماز حاضرین کی زبان میں ترجمہ پڑھا جائے بلکہ لفظ ذکری اس پر زیادہ دلالت کرتا ہے

اور اگر قرآن شریف سے تفہیم ناس (لوگوں کو سمجھانا) کو خارج نماز کیساتھ مخصوص کیا جائے اور نماز میں محض تلاوت کا حکم کیا جائے تو خطبہ سے تفہیم ناس کو بھی خارج ہیئت خطبہ کہا جائے (یعنی خطبہ کو بھی تلاوت کی طرح کیا جائے)۔

اور پھر لوگوں کے سمجھانے کو حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ اور روم و فارس اس وقت فتح ہو چکا تھا اور حضرات صحابہؓ میں انکی زبانوں کے جاننے والے بھی موجود تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس و نہیں کیا گیا؟ پھر اگر خطبہ سننے والوں میں آٹھ دس زبانوں والے ہوں تو کیا خطیب کیلئے یہ شرط ہوگی۔ کہ وہ سب زبانوں کا ماہر ہو؟ اگر نہیں پھر دوسری زبان والوں کی کیا عایت ہوئی؟۔ (امداد الفتاوی ص ۶۵۷ ج ۱)

احکام شریعت کا دارومدار

(۱) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد! یہ امر تو سب کے نزدیک مسلمہ ہے کہ احکام شریعت کا دارومدار کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت، پھر عمل صحابہؓ و تابعین اور قیاس صحیح پر ہے۔ کسی رواج پر نہیں خواہ وہ کتنا ہی قدیم ہو پس

خطبہ کے معاملہ میں بھی رواج سے کوئی حکم ثابت نہ ہوگا جب تک وہ اصول شریعت سے مؤیدنہ ہوخطبہ کے بارے میں قرآن کریم نے فاسعوا الی ذکر اللہ (الایۃ) سے اشارہ فرمایا ہے پس جبکہ قرآن کریم نے خطبہ کو لفظ ذکر سے تعبیر فرمایا تو ثابت ہوا کہ خطبہ کی حقیقت صرف ذکر اللہ ہے۔ وعظ وتذکیر نہیں ہے۔ لہذا نفس اداء خطبہ یا ذکر اللہ میں سامعین کی تفہیم یا عدم تفہیم (یعنی سننے والوں کا سمجھنا یا نہ سمجھنا) کا کوئی دخل نہیں ہے۔ حنفی المذہب اہل سنت والجماعت کی تحقیق میں خطبہ کی حقیقت صرف ذکر اللہ ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں جیسا کہ تمام کتب احناف میں اس کی تصریح موجود ہے۔ پس خطبہ کو وعظ قرار دے کر حاضرین کی زبان میں پڑھنے پر اصرار کرنا بالکل بے بنیاد اور فقہاء سلف صالحینؒ کی تحقیقات کے خلاف ہے۔

قرآن کریم کے بعد حجت شرعیہ سنت اور اسوہ رسول اللہ ﷺ ہے اور خطبہ کے بارے میں آپ ﷺ کی سنت مواظبہ (ہمیشگی) یہ ہے۔ کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ عربی زبان میں خطبہ دیا کبھی بھی کسی دوسری زبان میں نہ خود خطبہ دیا نہ کسی سے دلوایا نہ ترجمہ کرایا۔

حضور ﷺ کی ہر سنت کا اتباع خصوصا عبادات میں ضروری ہے لہذا دوسری دلیل سے بھی خطبہ خالص عربی ہی میں ہونا چاہیے۔

(۲) حضور ﷺ کی سنت کے بعد طریقہ صحابہؓ وسنت خلفاء راشدین واجماع صحابہؓ وتابعینؒ سے بھی یہ ہی ثابت ہے۔ کہ ان حضرات نے ہمیشہ خطبہ خالص عربی میں دیا ہے کبھی کسی عجمی زبان میں خطبہ نہیں دیا۔ جبکہ دوسرے ممالک فتح ہو چکے تھے اور صحابہؓ میں عجمی زبان سے واقف حجرات بھی موجود تھے پس ان سب حضرات کے طرز عمل سے بھی یہی ثابت ہوا کہ خطبہ خالص عربی میں ہونا چاہیے۔

(۳) اور جب خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہمیشہ خطبہ عربی میں ہوتا رہا باوجود ضرورت تبلیغ واحکام عجمی زبان اختیار نہ کی گئی۔ اور کسی صحابیؓ نے انکے طرز عمل پر اعتراض بھی نہیں کیا۔ تو اب اجماع امت یعنی اجماع صحابہؓ سے بھی ثابت ہوا کہ خطبہ کی زبان عربی ہونی چاہیے۔

(۴) یہ تو سب کو تسلیم ہے کہ سنت مؤکدہ چھوڑنے سے کراہت تحریمی پیدا ہو جاتی ہے اور سنت مؤکدہ کی تعریف یہ ہے کہ جس کام کو حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو لیکن اتفاقاً کبھی

چھوڑ بھی دیا ہو، ایسا کام سنت مؤکدہ ہے اب ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے عربی پر مواظبت (پابندی) کی ہے اور مواظبت بھی ایسی کہ اتفاقاً بھی کبھی نہیں چھوڑا۔ پس خطبہ کا خالص عربی ہونا سنت مؤکدہ ہوا۔ جس کے چھوڑنے سے کراہت تحریمی پیدا ہوگئی لہذا غیر عربی میں خطبہ جائز نہ ہوگا۔ پھر کسی مکروہ تحریمی کام پر اصرار کرنا اور بار بار اسکا ارتکاب کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ لہذا اردو نثر یا نظم میں خطبہ پڑھنے کا رواج ہوگیا ہے اس غلط رواج کو بند کرنا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت عالیہ متبرکہ کو جاری کرنا نہایت ضروری اور اسمیں کوشش کرنا بڑا ثواب ہے۔

۵ کتاب وسنت کے بعد فقہاء سلف کی تصریحات بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ کہ خطبہ خالص عربی میں ہونا چاہیے۔

(خطبات جمعہ وعیدین از ص ۳۲ تا ۳۶ مفتی ابوالناصر عبیدی رحمۃ اللہ علیہ مظاہری)

خطبہ کا اصلی مقصد

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب مخاطب سمجھتے نہیں تو پھر خطبہ عربی میں پڑھنے سے کیا فائدہ اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ خطبہ جمعہ کا مقصود اصلی وعظ وتذکیر نہیں بلکہ ذکر اللہ اور ایک عبادت ہے۔ اور ایک جماعت فقہاء کی اسی وجہ سے اسکو دو رکعتوں کا قائم مقام کہتی ہے۔ تو اب یہ سوال سرے سے منقطع ہوگیا کہ جب مخاطب عربی عبارت کو سمجھتے نہیں تو عربی میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ۔

کیونکہ اگر یہ سوال خطبہ پر عائد ہوگا تو پھر صرف خطبہ پر نہ رہیگا۔ بلکہ نماز اور قرأت قرآن اور اذان واقامت اور تکبیرات نماز وغیرہ سب پر یہی سوال عائد ہو جائے گا۔ بلکہ قرأت قرآن پر بہ نسبت خطبہ کے زیادہ چسپاں ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی غرض وغایت تو اول سے آخر تک ہدایت ہے اور وہ تبلیغ احکام الہیہ ہی کے لیے نازل ہوا ہے اور پھر اذان اور اقامت اور تکبیرات جن کا مقصد محض لوگوں کو جمع کرنا یا کسی خاص عمل کا اعلان کرنا ہے۔ یہاں بھی یہ سوال خطبہ کی نسبت زیادہ وضاحت کیساتھ عائد ہوگا کہ حی الصلوۃ، حی الصلوۃ کو کون جانتا ہے، نماز کو چلو، کی آواز دینی چاہیے۔ یا کم از کم ترجمہ کردینا چاہیے اور اگر یہ شبہ کیا جائے کہ اذان کے تو کلمات مقررہ ہیں ایک اصطلاح سی ہوگئی ہے۔ باوجود معانی نہ سمجھنے کے بھی مقصد اعلان حاصل ہے تو صحیح نہیں کیونکہ نفس اعلان اور اصطلاح کے لیے تو چند کلمات مکبر وشہادتین بھی کافی تھے ان سے

اعلان کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو پھر سرے سے باقی الفاظ کا کہنا ہی فضول ہوگا۔ لیکن غالباً کوئی سمجھدار مسلمان اسکو تجویز نہ کرے گا کہ نماز قرأت وتکبیرات کیساتھ اور اسی طرح تمام شعائر اسلامیہ اذان اور اقامت وغیرہ کو اردو یا دوسری ملکی زبانوں میں پڑھا جایا کرے۔

بلکہ سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید کی اصلی غرض اگر چہ تبلیغ احکام ہی ہے لیکن نماز میں اسکے پڑھنے کی غرض اصلی یہ نہیں ہے بلکہ وہاں صرف ادائیگی عبادت اور ذکر اللہ مقصود ہے اور نماز میں اسی حیثیت سے قرآن کی قرأت کی جاتی ہے۔ تبلیغ اور وعظ مقصود نہیں ہوتا اور اگر حاصل ہو جائے تو وہ ضمناً ہے۔ ٹھیک اسی طرح خطبہ جمعہ کو سمجھنا چاہیے کہ اسکا مقصد اصلی ذکر عبادت ہے اور وعظ ونصیحت جو خطبہ میں ہے تبعاً ہی حاصل ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں۔ دوسری زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر ترجمہ کرنا خلاف سنت بلکہ بدعت وناجائز ہے اور صاحبینؒ کے قول پر نماز جمعہ ہی ادا نہیں ہوگی۔

(خطبات جمعہ وعیدین بزبان عربی ص ۶۹ فتوی مولانا محمد شفیعؒ مفتی اعظم پاکستان)

خطبہ قرأت کی طرح ہے

یہ خطبہ کی حقیقت کا بیان ہے لیکن اسوجہ سے مخاطبین کی زبان کا اختیار کرنا لازم نہیں ہے۔

بھلا بتلایئے تو سہی کہ جب حاضرین جمعہ مختلف زبانوں بولنے والے ہوں تو اس وقت بے چارہ خطیب کیا سبیل اختیار کرے گا؟

اسکے علاوہ قرآن پاک کے متعلق ارشاد ربانی ہے کہ وانہ لتذکرۃ للمتقین (اور بلاشبہ قرآن متقیوں کیلئے نصیحت ہے) اور ان فی ذالک لذکری وغیرہ وغیرہ بے شمار آیات ہیں تو کیا پھر جب قرآن وعظ ونصیحت ہے اسلئے نماز میں عجمی مقامی غیر عربی، زبانوں میں قرأت کرنے کی اجازت دے دی جائے گی؟

مسئلہ کی (حقیقی) وجہ یہ ہے۔ کہ خطبہ قرأت کی طرح تعبدی حکم ہے لہذا اسمیں نقل کی اتباع لازم ہے ورنہ صحابہؓ سے، جب انہوں نے فارس فتح کیا اور وہاں جمعہ قائم کیا اس وقت وہاں فارسی زبان میں خطبہ دینا ثابت ہوتا لیکن کسی صحابیؓ سے یہ منقول نہیں ہے۔ پس اس وقت معاملہ ہر ماہر کے لیے ظاہر ہے۔ (امداد الفتاوی جدید ص ۶۵۶ ج ۱)

اگر خطبہ مقامی زبان میں ہونے لگے تو گرمی محفل کے سوا کچھ نہ ہوگا

سوال سامعین چونکہ عمی زبان نہیں سمجھتے اس لیے خطبہ جمعہ اردو میں پڑھنا چاہیے اور نثر کی بہ نسبت نظم زیادہ مؤثر ہوتی ہے اس لیے نظم زیادہ مناسب ہے۔ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب جمعہ کا خطبہ نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے۔ اس کے خاص خاص احکامات، خاص خاص لوازمات اور مخصوص شرطیں ہیں۔ وہ عام وعظوں اور تقریروں کی طرح سے نہیں کہ ہر زبان میں جس طرح سے چاہے کہہ دیا جائے۔ اس کی خصوصیت کے متعلق شریعت کے قطعی اعلانات موجود ہیں۔ حضرات فقہاء کا فیصلہ ہے کہ جو افعال و حرکات نماز کی حالت میں ممنوع ہیں خطبہ میں بھی حرام ہیں۔ سامعین خطبہ کے لیے اس وقت کھانا، پینا، بولنا، یہاں تک کہ سلام کا جواب دینا اور ذکر و تسبیح پڑھنا بھی جائز نہیں۔ اس طرح کی قیودات بتا رہی ہیں کہ خطبہ کی مجلس صرف وعظ و تذکیر نہیں بلکہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے نماز کی طرح ہے۔

پس یہ نہیں ہوسکتا کہ نماز کی شرطیں کسی محدث طریقے سے غیر عربی زبان سے ادا کی جائے۔ حجاز کے مخاطب عربی تھے اس لیے خطبہ ہی سے وعظ اور تذکیر کا بھی کام لیا جاتا تھا۔ لیکن اگر غیر عرب عربی نہیں سمجھ سکتے تو ان کی خاطر خطبہ کی شرعی زبان نہیں چھوڑی جاسکتی۔ وعظ و نصیحت اور تفہیم خطبہ کے سوائے دوسرے وقتوں میں بھی ہوسکتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کا بلاد عجم (عرب کے علاوہ دوسرے ممالک) میں آنا ہوا مگر کسی ایک وقعہ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ ان ممالک والوں کی خاطر جمعہ کے خطبہ کی زبان بدلی گئی ہو۔

اسی خصوصیت کے سلسلہ میں خطبہ کا اختصار بھی ہے یعنی مختصر ہونا، احادیث میں صراحت کیساتھ موجود ہے کہ جہاں تک بھی ہو خطبہ کو مختصر کرنا چاہیے۔ اگر موجودہ وسعت نظم و نثر کو قبول کرلیا جائے تو اس شرط صلوٰۃ کی حقیقت ایک دو گھنٹہ کی گرمی محفل کے سوا کچھ نہ رہے گی۔ لہذا جمعہ کا خطبہ خالص عربی زبان میں اور مختصر و جامع الفاظ میں ہونا چاہیے۔ اردو یا کسی اور دوسری زبان میں اگر کچھ کہنا ہو تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہے۔

(فتاوی دار العلوم ص ۱۲۹ ج ۵ بحوالہ مسوی مصفی ص ۱۵۴ ج ۱)

(مطلب یہ ہے کہ خلاف سنت ہونے کے علاوہ اگر خطبہ مقامی زبان میں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو عام مسجد میں جمعہ کے دن غیر متعین خطبہ کا سب سے بڑا یہ نقصان ہوگا۔

کہ خطیب کسی خاص تقریر کا پابند ہوگا نہیں تو خطبہ میں سیاسی وغیر سیاسی اور آپس کے اختلاف کا بھی ذکر کریگا۔ کسی ایک کی حمایت کی طرف مائل ہونا ہی مجلس میں (خطبہ کے وقت) گرما گرمی ہو کر جنگ جدال شروع ہوگا اور خطیب صاحب جمعہ کی نماز کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں گے، اور نماز جمعہ کی جو حکمتیں (آپس میں اتحاد وغیرہ) مذکور ہوئی ہیں ان کا مقصد بھی فوت ہو جائے گا۔

(احقر محمد رفعت قاسمی)

خطبہ جمعہ سے قبل وعظ

حامداً ومصلیا، موضوعات کبیر صفحہ ۲۰ کی روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ نے حضرت تمیم داریؓ کے بار بار درخواست کرنے پر جمعہ کی نماز سے پہلے وعظ کی اجازت دے دی تھی اور وہ وعظ فرمایا کرتے تھے اور خطیب کی آمد پر وعظ ختم کر دیا کرتے تھے۔

اگر جمعہ کی نماز کے بعد مجمع ٹھہر جایا کرے تو اس وقت وعظ کہہ دیا جایا کرے ورنہ جمعہ سے قبل وعظ کہہ دیا جائے اور سامعین آکر شریک وعظ ہوتے رہیں اور خطبہ سے دس منٹ پہلے وعظ ختم کر دیا جائے۔ اور سب لوگ سنتیں پڑھ لیا کریں اس صورت میں سنتوں میں بھی خلل نہیں آئے گا اور وعظ بھی ہو جایا کرے گا۔ یا سنتیں مکان پر پڑھ کر آئیں تو زیادہ بہتر ہے۔

(فتاوی محمودیہ ص ۳۱۸، ج ۲)

اذان اول ہو جانے اور سنتیں ادا کرنے کیلئے وقت چھوڑ کر خطبہ کی اذان سے پہلے اگر کچھ ضروری باتیں مسلمانوں کو مقامی زبان میں سنا دی جائیں تو مضائقہ نہیں لوگوں کو خیال رکھنا چاہیے کہ سنتیں پڑھ کر فارغ ہو جایا کریں یا علیحدہ جگہ میں سنتیں اداء کر لیا کریں۔

(کفایت المفتی ص ۲۲۴ ج ۳)

خطبہ سے پہلے بیان کرنا بدون حرج کے جائز ہے مگر اس کو لازم نہ قرار دیا جائے کبھی کبھی ترک بھی کر دینا چاہیے۔ تاکہ لوگ ضروری نہ سمجھنے لگیں۔ بیان مختصر ہو اور ایسے وقت ختم کر دیا جائے کہ خطبہ کی اذان سے پہلے چار سنتیں پڑھی جا سکیں۔ پھر جمعہ کا خطبہ بھی مختصر ہونا چاہیے۔ تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں اور سنت بھی یہی ہے کہ خطبہ مختصر ہو۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۲۶۶ ج ۱)

(یعنی مقامی زبان میں بیان یا تقریر کی اجازت تو ہے لیکن پابندی نہ کی جائے تاکہ عوام اسکو ضروری یا خطبہ کی طرح لازم نہ سمجھنے لگیں۔ اور تین خطبے خیال نہ کریں۔ کیونکہ بعض جگہ اس بیان و تقریر کو بھی خطبہ ہی بولتے ہیں۔ لہذا سمجھا بھی دیا جائے کہ یہ اصل خطبہ نہیں ہے۔ (محمد رفعت قاسمی)

وعظ کیلئے دو باتیں ضروری ہیں

اسکے متعلق کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ اگر خطیب مقامی زبان میں خطبہ کی اذان سے پہلے لوگوں کو وقتی ضرورت اسلامیہ سنا دیا کرے۔ پھر خطبہ کی اذان کہلوا کر عربی زبان میں خطبہ بقدر ادائیگی فرضیت خطبہ پڑھا دیا کرے تو مضائقہ نہیں تا کہ ضرورت تذکیر بھی پوری ہو جائے اور خطبہ کی ھیئت مسنونہ متوارثہ بھی پوری طرح محفوظ رہے۔ بقدر ضرورت عربی خطبہ میں زیادہ سے زیادہ پانچ چھ منٹ (یعنی دونوں خطبوں کیلئے کافی ہونگے۔ مگر خطبہ کی اذان سے پہلے مقامی زبان میں تذکیر (وعظ) کیلئے دو باتیں لازم ہیں۔ اول:۔ لوگ اس وقت اس مکان پر سنتیں نہ پڑتیں ہوں بلکہ کوئی علیحدہ جگہ سنتیں پڑھنے کیلئے ہو۔ دوسرے:۔ یہ کہ لوگ اس تقریر کو رغبت سے سنیں کیونکہ یہ محض ایک مطوعانہ فعل ہے یہ فرض خطبہ نہیں ہے۔ کہ کوئی راضی ہو یا نہ ہو وہ پڑھا جائے۔ نیز اس تقریر میں صرف وہی باتیں کی جائیں جن کا مذہبی لحاظ سے بیان کرنا ضروری ہو تقریر میں طعن وتشنیع وغیرہ ہرگز نہ ہونی چاہیے۔ کہ اس سے آپس میں اختلاف اور بغض وعناد پیدا ہوگا۔

(کفایت المفتی ص ۲۳۰ ج ۳)

خطبہ اور صحابہ رضی اللہ عنہ کا عمل

حضرات صحابہ کرامؓ ایران، روم، حبش وغیرہ ممالک میں وہاں کی زبان جاننے کے باوجود خطبہ عربی میں پڑھتے رہے، وہ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا کثرت سے نومسلم تھے اور وہ لوگ دور حاضر کے لوگوں کی بہ نسبت تعلیم وتبلیغ کے زیادہ حاجت مند تھے کیونکہ اس زمانہ میں نہ اخبارات ورسائل تھے۔ نہ مطابع چھاپے خانے تھے نشر واشاعت کا طریقہ وعظ اور خطبہ ہی تھا اس کے باوجود سامعین کی زبان میں ایک بار بھی خطبہ نہیں پڑھا گیا جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ خطبہ خالص عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ مشرق سے مغرب تک سب مسلمان ہمیشہ عربی میں خطبہ پڑھتے رہے جبکہ سننے والے عجمی یعنی غیر عرب تھے جو زبان عربی نہیں جانتے تھے۔

(مصفی شرح موطا ص ۱۵۴ ج ۱)

خطبہ وعظ وتقریر کی طرح نہیں ہے

اردو میں خطبہ کا سوال عموماً اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ خطبہ کو وعظ اور تقریر سمجھ لیا جاتا ہے

لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ اگر خطبہ محض وعظ اور تقریر ہوتا تو اس کیلئے وہ شرطیں نہ ہوتیں جو حضرات فقہاء نے تحریر فرمائی ہیں مثلاً: ❶ خطبہ جمعہ، جمعہ کے وقت میں یعنی زوال کے بعد ہونا ضروری ہے، اگر زوال سے پہلے خطبہ پڑلیا گیا تو وہ غیر معتبر ہوگا اس کا اعادہ ضروری ہوگا۔ اگر خطبہ صرف وعظ و نصیحت ہوتا تو زوال سے پہلے بلکہ خاص زوال کے وقت بھی جائز ہوتا اسکے لوٹانے کا حکم نہ دیا جاتا۔ ❷ خطبہ نماز سے پہلے شرط ہے اگر جمعہ کی نماز کے بعد خطبہ پڑھا گیا تو جمعہ کی نماز اداء نہ ہوگی، دوبارہ خطبہکے ساتھ پڑھنی ضروری ہوگی۔ اگر خطبہ کا مقصد صرف وعظ ہوتا تو وہ نماز کے بعد پڑھنے سے بھی پورا ہوسکتا تھا۔ ❸ خطبہ کے وقت مردوں کا ہونا ضروری ہے اگر فقط عورتوں کے سامنے خطبہ پڑھا گیا تو وہ ناکافی ہوگا مردوں کے آنے کے بعد خطبہ دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔ ❹ شور شغب یا کسی اور وجہ سے سامعین سن نہ سکیں تب بھی خطبہ پڑھا جائے گا اور وہ خطبہ معتبر ہوگا۔ ❺ اگر حاجرین سبھی بہرے ہوں یا سب سو رہے ہوں تب بھی خطبہ پڑھنا ضروری ہے اگر اس حال میں خطبہ نہ پڑھا گیا تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی۔ ❻ خطبہ کے وقت اگر سامعین سب علماء فضلاء ہوں کوئی بھی جاہل نہ ہو تب بھی خطبہ پڑھا جائے گا ورنہ نماز جمعہ صحیح نہ ہوگی۔ اگر خطبہ کا اصلی مقصد صرف وعظ و نصیحت ہی ہوتا تو حضرات علماء کے سامنے اس کی ضرورت نہیں تھی، نماز بغیر خطبہ کے درست ہوجاتی۔

اس طرح کے احکام وشرائط سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کی اصل حقیقت ذکر اللہ ہے، البتہ دوسرے درجہ میں اس کا مقصد وعظ وتذکیر بھی ہے۔ لہذا تکبیر تحریمہ، ثناء، تعوذ، تسمیہ، تحمید، تشہد، درود، دعاء قنوت وغیرہ کے مانند خطبہ بھی عربی میں پڑھنا چاہیے۔ اگر عربی میں خطبہ سمجھ میں نہیں آیا تو نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ بھی کہاں سمجھ میں آتا ہے۔ قرأت بھی ہم کہاں سمجھ سکتے ہیں؟ تو کیا ان تمام کو اردو کا جامہ پہنایا جائے؟

اس مرض کا اصلی علاج یہ ہے کہ عربی اتنی سیکھ لی جائے کہ خطبہ وغیرہ کا مطلب سمجھ سکیں عبادت کی صورت مسخ (بگاڑنا) کرنا یہ اس کا علاج نہیں ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۲۶۹ ج ۱)

عربی خطبہ سے اسلامی اتحاد کی حفاظت ہے

عربی زبان میں خطبہ کی اہم مصلحت اسلامی اتحاد کی حفاظت بھی ہے۔ مسلمان دنیا کے کسی گوشہ میں پہونچ جائے اس کو دوسری عبادت کے مثل خطبہ میں بھی یہ محسوس نہو کہ وہ اجنبی اور

غریب الوطن ہے۔ اگر ہر جگہ وہاں کی مادری اور ملکی زبان میں خطبہ پڑھا جائے گا۔ تو ایک مسلمان کو دوسرے ملک میں عبادات کے سلسلہ میں بھی غربت اور اجنبیت محسوس ہوگی، وہ نہ وہاں خطبہ پڑھ سکے گا نہ اس کو سمجھ سکے گا اور اس طرح اسلامی اتحاد پارہ پارہ ہو کر رہ جائے گا۔

عربی کیساتھ اردو ترجمہ کرنا بھی مفید نہیں ہے کیونکہ سامعین مختلف ممالک و زبان کے لوگ ہوتے ہیں کس کس کی زبان میں ترجمہ کیا جائیگا؟ نیز اس طرح ترجمہ کرنے میں طوالت ہوتی ہے اور خطبہ میں اس طرح طوالت خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۲۷۰ ج ۱)

عہد نبوی ﷺ اور خطبہ جمعہ

جس طرح آج تبلیغ احکام اور اس کی تعلیم واشاعت کی حاجت ہے اس وقت (عہد نبوی ﷺ میں) اس سے زیادہ تھی کیونکہ اب تو کتب ورسائل ہر قوم کی زبان میں ہزار ہا موجود ہیں۔ اس وقت سلسلہ طباعت وتصنیف بالکل نہ تھا۔ نیز یہ بھی نہ تھا کہ حضور پرنور ﷺ کے مخاطب ہمیشہ اہل عرب ہی ہوں، بلکہ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ روم وفارس اور مختلف بلاد عجم کے لوگ آں حضرت ﷺ کی مجلس خطبہ میں شریک ہوتے تھے۔ اب اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ آپ ﷺ بوجہ مادری زبان عربی ہونے کے دوسری زبان میں خطبہ نہ دیتے تھے تو اگر خطبہ وعظ وتبلیغ ہی تھا اور تبلیغ سرور کائنات ﷺ کی ظاہر ہے کہ تمام اقوام عرب وعجم کے لیے عام ہے تو عجمیوں (غیر عرب) کی رعایت سے ایسا کیا جاسکتا تھا کہ کسی صحابی کو حکم فرماتے کہ جو خطبہ کے بعد ہی اس کا ترجمہ عجم کی زبان میں سنا دیتے، جیسا کہ بعض وفور وغیرہ سے مکالمہ کے وقت ترجمان سے کام لیا جاتا تھا لیکن تمام عمر نبوی ﷺ میں اس قسم کا ایک بھی واقعہ مروی نہیں۔

حضور ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ ایک سیل رواں کی صورت میں بلاد عجم میں داخل ہوئے اور دنیا کو کوئی گوشہ نہ چھوڑا۔ جہاں اسلام کا کلمہ نہیں پہونچا دیا اور شعائر اسلام، نماز جمعہ وغیرہ قائم نہیں کردیئے۔ ان حضرات کے خطبے تاریخ کی کتابوں میں آج بھی بالفاظہا مذکور ومدون ہیں، ان میں سے کسی ایک نے بھی کبھی بلاد عجم میں اپنے مخاطبین کی ملکی زبان میں خطبہ نہیں دیا حالانکہ وہ ابتداء فتح واسلامی تعلیمات کی اشاعت کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا۔ جبکہ تمام لوگ تبلیغ احکام کے آج سے کہیں زیادہ محتاج تھے۔

یہاں یہ شبہ نہ ہو کہ ان کو عجمی زبان سے واقفیت نہ تھی کیونکہ بہت سے صحابہ کا عجمی زبانوں

فارسی یا رومی یا حبشی وغیرہ سے واقف ہونا بخوبی تقریر کرسکنا ان کی سوانح اور تذکروں میں بصراحت مذکور ہے۔

حضرت زید ابن ثابتؓ کے متعلق ثابت ہے کہ وہ بہت سی مختلف زبانیں جانتے تھے اور حضرت صہیبؓ روم کے باشندے تھے اسی طرح بہت سے صحابہ ہیں جن کی مادری زبانیں عربی کے علاوہ دوسری تھیں۔ اسکے علاوہ اگر معنی خطبہ کو عجمیوں کے علم میں لانا خطبہ کے وقت ہی ضروری سمجھا جاتا اور خطبہ کا مقصد صرف تبلیغ ہی ہوتی تو جو سوال آج کیا جاتا ہے کہ خطبہ عربی میں پڑھنے کے بعد اس کا ترجمہ اردو یا کسی ملکی زبان میں کردیا جائے۔ کیا یہ اس وقت ممکن نہیں تھا؟ جیسا کہ دوسری ملکی وسیاسی ضرورتوں کے لیے ہر صوبہ میں عمال حکومت اپنے پاس ترجمان رکھتے تھے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے ایک مستقل ترجمان انھیں ضرورتوں کے لیے اپنے پاس رکھا تھا (بخاری میں موجود ہے) لیکن اس کے باوجود نہ حضرت ابن عباسؓ سے نہ کسی دوسرے صحابیؓ سے یہ غیر عربی زبان میں خطبہ دینا یا خطبہ کا ترجمہ کرانا یا خود کرنا بالکل منقول نہیں اس تفصیل سے معلوم ہوگیا کہ خطبہ کیلئے سنت یہ ہی ہے کہ وہ صرف عربی زبان میں پڑھا جائے اور ضرورت کے وقت بھی اس کا ترجمہ وغیرہ نہ کیا جائے۔ (خطبات جمعہ وعیدین از، ص ۶۲ تا، ص ۶۴)

خطبہ جمعہ وعیدین میں فرق ہے

(۱) خطبہ عیدین جمعہ کی طرح نماز کیلئے شرط نہیں بلکہ بغیر خطبہ بھی نماز عیدین صحیح ہوجاتی ہے۔

(۲) خطبہ عیدین فرض وواجب نہیں بلکہ سنت ہے۔

(۳) خطبہ عیدین بعد نمازِ عید پڑھا جاتا ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں کہ "فرق درمیان خطبہ جمعہ وعیدین کے یہ ہے کہ خطبہ عیدین میں سنت ہے شرط نہیں اور یہ کہ عیدین میں خطبہ نماز کے بعد ہے بخلاف جمعہ کے۔

بحرالرائق میں ہے کہ اگر عیدین میں بالکل خطبہ نہ پڑھا جائے تو نماز صحیح ہوجائیگی اگرچہ ترکِ سنت سے گنہگار ہوں گے، اسی طرح نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے میں خلاف سنت کا گناہ ہوگا، مگر نماز درست ہوجائے گی۔

امور مذکورہ پر نظر کرتے ہوئے اگر خطبہ عیدین میں عربی خطبہ پڑھ کر اردو (یا مقامی زبان میں) ترجمہ سنا دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اول تو اس خطبہ کی وہ شان نہیں کہ شرط

نماز یا دو رکعت کے قائم مقام ہو۔ دوسرے چونکہ خطبہ عیدین نماز کے بعد ہوتا ہے تو جب خطبہ عربی سے فراغت ہوگی تو نماز عید اور اسکی سنت ادا ہوگی۔ اب خالی وقت ہے اس میں بطور تبلیغ احکام کے ترجمہ سنا دیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور تطویل خطبہ بھی لازم نہیں آتا کیونکہ ترجمہ کے وقت اگر کوئی شخص جانا چاہے تو کوئی حرج شرعی ان پر عائد نہیں ہوتا بخلاف خطبہ جمعہ کے کہ وہاں ابھی تک نماز نہیں ہوئی، نماز کا انتظار لامحالہ ضروری ہے۔ (خلاصہ "الاجوبہ فی عربیہ" از مفتی محمد شفیع)

خطبہ کا عام حل

جمعہ کی نماز میں مسلمانوں کے اجتماع عظیم اور اظہار شوکت اسلامیہ کو بڑا دخل ہے اجتماع عظیم کے سامنے خطبہ دینے کا مقصد ان کی دینی، اجتماعی ضرورتوں کو رفع کرنا اور ان کے متعلق احکام اسلامیہ کی تبلیغ کرنا، ایک جم غفیر کا اجتماعی حیثیت سے رب العالمین کی بارگاہِ معلّٰی میں سر بسجود ہوتا ہے۔

ایک خطبہ ہمیشہ کیلئے متعین کر لینا اور ہر جمعہ کو وہی پڑھ دینا اگرچہ فرضیت کو پورا کر دیتا ہے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ مقصد خطبہ سے دور ہے۔

لیکن خطبہ میں نظم واشعار پڑھنا غیر ضروری باتیں کرنا، عربی نثر کے سوا اور کسی طرح خطبہ پڑھنا بھی سنت قدیمہ متوارثہ کے خلاف ہے۔

بہتر صورت یہ ہے کہ اذان خطبہ سے پہلے مقامی زبان میں تمام ضروری باتیں بیان کر دی جائیں جن میں مسائل بھی ہوں اور دوسری ضروری باتیں بھی ہوں، اس کے بعد خطبہ کی اذان ہو اور زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں دونوں خطبے خالص عربی زبان میں ادا کر لئے جائیں، اس میں ضرورت بھی پوری ہو جائے گی اور خطبہ کی وضع مسنون بھی قائم رہے گی۔

(کفایت المفتی، ص ۲۲۰، جلد ۳)

لوگوں کو وقتی ضروریات اور ضروری مسائل سے آگاہ تو کر دیا جائے لیکن تطویل نہ کی جائے۔ تھوڑا سا وقت جو قابل برداشت ہو اس میں صرف کیا جائے۔

(کفایت المفتی، ص ۲۱۹، ج ۳)

تفہیم کی ضرورت سے انکار نہیں لیکن طریقہ ماثورہ کی حفاظت بھی ضروری ہے۔

(کفایت المفتی، ص ۲۱۴، ج ۳)

خطیب پر یہ لازم نہیں کہ سامعین کو سمجھانے کیلئے غیر عربی میں خطبہ پڑھے۔ یہ تو سامعین یعنی سننے والوں کی کمزوری ہے کہ عربی زبان سے نابلد ہیں۔ (کفایت المفتی، ص ۲۱۲، ج ۳)

(اگر کسی کے پاس حکومت وقت یا کسی اور کے پاس سے دوسری زبان میں کوئی حکم یا پیغام آجائے و بتا۔۔۔ کہ اس کو سمجھے بغیر کیسے چین آئے گی۔ اسلئے کم از کم کچھ تو عربی زبان کی سوجھ بوجھ ہونی چاہئے۔ محمد رفعت قاسمی عفا اللہ عنہ)

جمعہ کا خطبہ شرائط میں سے ہے

(۱) جمعہ کے خطبہ کو باتفاق فقہاء شرائط جمعہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اگر خطبہ کا مقصد وعظ و تبلیغ ہی تھا تو جمعہ کے شرائط میں داخل کرنے کے کوئی معنی نہ تھے کہ ادائے جمعہ اس پر موقوف ہو جائے۔

(۲) خطبہ کیلئے ظہر کا وقت ہونا شرط ہے۔ (بحر الرائق، ص ۱۵۸، جلد اول)

خطبہ کیلئے ظہر کا وقت شرط ہے، اگر قبل ظہر خطبہ پڑھ لیا اور نماز جمعہ ظہر کے وقت کے اندر پڑھی تو یہ خطبہ اور نماز دونوں صحیح نہیں ہوئے۔

اگر خطبہ کا مقصد ذکر محض نہ تھا بلکہ وعظ و تبلیغ مقصد ہو تو ظہر کے وقت کی کیا تخصیص ہے۔ اگر زوال سے پہلے کوئی خطبہ پڑھ لے اور نماز بعد زوال پڑھے تو کیا مقصد وعظ ادا نہ ہوگا کہ فقہاء اس صورت میں جمعہ کو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

(۳) ادائے خطبہ کیلئے صرف پڑھ دینا کافی ہے کسی کا سننا ضروری نہیں۔ اگر چند بہرے آدمیوں کے سامنے یا سوتے ہوئے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ دیا پھر نماز جمعہ پڑھی تو خطبہ ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہوگی۔ اگر مقصود خطبہ وعظ و تذکیر ہو تو مذکورہ کے جواز کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

(۴) اگر خطبہ پڑھنے کے بعد امام کسی کام میں مشغول ہو گیا اور نماز میں کوئی معتد بہ فصل ہو گیا تو قول مختار کے موافق خطبہ کا عادہ کرنا ضروری ہے اگرچہ سننے والے دوبارہ بھی وہی ہونگے جو پہلے سن چکے ہیں۔

اگر وعظ و پند ہی خطبہ کا مقصد ہوتا تو اس اعادہ سے کیا فائدہ متصور ہے۔

(۵) بہت سے فقہاءؒ نے خطبہ جمعہ کو دو رکعتوں کے قائم مقام قرار دیا ہے۔

(۶) خطبہ کی جو پندرہ سنتیں مذکور ہوئی ہیں وہ بھی یہی بتلاتی ہیں کہ خطبہ کا اصلی مقصد ذکر اللہ ہے وعظ و تبلیغ اس کے مقاصد اصلیہ میں داخل نہیں ورنہ ان آداب اور سنن کا وعظ تذکیر سے کوئی علاقہ معلوم نہیں ہوتا۔

امورِ مذکورہ سے یہ بات اچھی طرح روشن ہوگی کہ خطبہ جمعہ کا مقصد اصلی شریعت کی نظر میں صرف ذکر اللہ ہے وعظ و تذکیر اس کی حقیقت و مقصد کا جزء نہیں۔ البتہ اسکے ساتھ ہی یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ خطبہ میں کلمات وعظ و تذکری کا ہونا سنت ہے، تو جس طرح وعظ و تذکری وغیرہ کے کلمات کا خطبہ میں چھوڑ دینا خلاف سنت ہوا اسی طرح غیر عربی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر اس کا ترجمہ سنانا یہ بھی خلاف سنت اور مکروہ ٹھہرا۔

(خطبات ماثورہ، ص ۲۱ بحوالہ رسالہ الاجوبۃ فی عربیۃ از مولانا مفتی محمد شفیع علیہ الرحمۃ مفتی اعظم پاکستان)

نکاح کے فضائل

مسئلہ نکاح کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے اور نکاح کے بہت سے فوائد احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ مثلاً جو شخص باوجود استطاعت کے نکاح سے بے رغبتی اور اعراض کرے، اس کے بارے میں آں حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”وہ شخص میرے طریق پر نہیں ہے“۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۴۱، ج ۷، بحوالہ مشکوۃ، ص ۲۶۸، ج ۲)

مسئلہ جوان اولاد کے نکاح میں حتی الوسع جلدی کرنا ضروری ہے، خصوصاً لڑکی کے نکاح میں باوجود موقع مناسب ملنے کے دیر کرنا بہت برا ہے۔ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر اس اولاد سے گناہ سرزد ہو تو وبال اسکا باپ پر ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۴۳، ج ۷، بحوالہ مشکوۃ، ص ۲۷۱، جلد اول)

مسئلہ نکاح ثانی (دوسرا نکاح) شرعاً جائز اور مستحب ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۴۵، ج ۷)

(آں حضرت ﷺ کی ازواج مطہراتؓ میں اکثر بیوہ عورتیں تھیں، اسی طرح بہت سے صحابہؓ نے بیواؤں سے شادیاں کی ہیں۔ رفعت قاسمی)

مسئلہ شریعت سے مرد کو چار بیویاں رکھنے کی اجازت اور اباحت ہے لیکن ساتھ میں یہ حکم بھی

ہے کہ ان میں عدل ومساوات کرے، اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفاء کرے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۴۷، ج ۷، بحوالہ قرآن کریم پارہ ۴)

مسئلہ دوسری شادی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر جائز ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ہر دو بیویوں کے حقوق پوری پوری ادا کرے اور برابری اور عدل کرے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۵۱، ج ۷، بحوالہ درمختار، ص ۵۴۶، ج ۲)

نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

آں حضرت ﷺ نے اپنے طرز عمل اور ارشادات سے نکاح وشادی کا جو عمومی طریقہ مقرر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کی طرف سے عورت کے اولیاء اور سرپرستوں کو پیام دیا جائے اور رشتہ کی طلب واستدعاء کی جائے۔ وہ اگر رشتہ کو مناسب اور قرین مصلحت سمجھیں تو عورت کے عاقلہ بالغہ اور صاحب رائے ہونے کی صورت میں اس کی مرضی معلوم کر کے اور کم سن (کم عمر) ہونے کی صورت میں اپنی مخلصانہ اور خیر خواہانہ صوابدید کے مطابق رشتہ منظور کر لیں اور نکاح کر دیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہی طریقہ فطرت وحکمت کے عین مطابق ہے۔

نکاح وشادی کی اصل ذمہ داریاں چوں کہ منکوحہ عورت پر عائد ہونگی اور وہی ساری عمر کیلئے ان کی پابند ہوگی اس لئے اس کی رائے اور رضامندی لینا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے اور اس کے نفس کا اصل مختار خود اسی کو قرار دیا گیا ہے، ولی اور سرپرست کو حق نہیں ہے کہ اس کی مرضی کے خلاف کسی سے اس کا نکاح کر دے۔

اسی کے ساتھ عورت کو شرف نسوانیت کی رعایت سے ہدایت فرمائی گئی کہ معاملہ اولیاء اور سرپرستوں ہی کے ذریعہ طے ہو اور وہی عقد ونکاح کرنے والے ہوں یہ بات عورت کے مقام شرف کے خلاف ہے کہ کسی کی بیوی بننے کا معاملہ وہ خود براہ راست طے کرے اور خود سامنے آ کر اپنے کو کسی کے نکاح میں دے۔ (کورٹ میرج کرے)۔

علاوہ ازیں چونکہ کسی لڑکی کے نکاح کے کچھ اثرات اس خاندان پر بھی پڑتے ہیں اس وجہ سے بھی اولیاء (خاندانی بزرگوں کو کسی درجہ میں دخیل قرار دیا گیا ہے، اس کے علاوہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر سارا معاملہ عورت ہی کے ہاتھ میں دے دیا جائے اور اولیاء بے تعلق رہیں تو اس کا بہت زیادہ امکان ہے کہ بے چاری عورت دھوکہ کھا جائے اور کسی کے دام فریب میں آ کر

خود اپنے حق میں غلط فیصلہ کرلے، ان سب وجوہ کی بناء پر ضروری قرار دیا گیا ہے کہ (خاص استثنائی صورتوں کے علاوہ) نکاح وشادی اولیاء ہی کے ذریعہ ہو۔ (معارف الحدیث، ص۱۰، ج ۷)

نکاح کی فقہی حیثیت

مسئلہ عام حالات میں نکاح کرنا سنت موکدہ اور غلبہ شہوت کے وقت واجب ہے، لیکن اگر بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں ظلم کا احتمال ہو تو مکروہ ہے۔ (کتاب الفقہ، ص۲۴، ج ۴)

نکاح کے ارکان

مسئلہ نکاح کے دو رکن (اجزائے لازمی) ہیں۔ ❶ ایجاب۔ ❷ قبول۔ عورت یا مرد کی طرف سے جو کلام پہلے بولا جاتا ہے اس کو ایجاب اور دوسرے کو قبول کہتے ہیں۔

(عالمگیری، ص۵، ج ۶)

نکاح کے یہ دو ایسے رکن ہیں کہ ان کے بغیر نکاح کی تکمیل نہیں ہوسکتی ہے، ایک تو ایجاب یعنی وہ الفاظ جو ولی یا ولی کے قائم مقام کی طرف سے (اگر لڑکی ناسمجھ یا چھوٹی ہے) کہے جائیں، دوسرے قبول یعنی وہ الفاظ جو خاوند یا اس کے قائم مقام کی طرف سے کہے جائیں (جب کہ دولہا بہت ہی چھوٹا ہو اور بولنا بھی نہ جانتا ہو)۔ (کتاب الفقہ، ص۲۴، ج ۴)

مسئلہ نکاح نام ایجاب وقبول کا ہے۔ یہ دونوں (عورت کی اجازت اور مرد کا قبول کرنا) رکن نکاح ہیں اور سننا ہر ایک کا عاقدین میں سے دوسرے کے لفظ کو اور سننا گواہوں کا ایجاب وقبول کو، یہ شرائط میں سے ہیں۔ اور سنن و مستحبات میں سے اعلان نکاح وغیرہ ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص۵۳، ج ۷، بحوالہ الدر المختار، ص۳۶۰، ج ۲)

ایجاب وقبول کا مطلب

''ایجاب'' کہتے ہیں ہامی بھرنے، اقرار کرنے کو، یعنی لڑکی اقرار کرے کہ میں فلاں شخص سے نکاح پر آمادہ ہوں، تیار ہوں، اور یہ اقرار ضروری نہیں ہے کہ لڑکی کی طرف سے الفاظ میں یعنی لفظ ہو۔ اشارۃً کنایۃً بھی کافی سمجھا جاسکتا ہے۔

اور ''قبول'' نام ہے مرد کے اس اعلان کا کہ میں نے فلاں بنت فلاں کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔ یہاں مرد کے ساتھ اقرار کے بجائے اعلان کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا کہ مرد کا

اشارۃً یا کنایۃً اقرار کافی نہیں ہے بلکہ اسے صاف الفاظ میں بہ آواز بلند کہنا ہوگا کہ میں نے قبول کی، یا میں نے قبول کیا۔ اور مرد کا یہ اعلان دلہن بھی سنے، یہ شرعا بالکل ضروری نہیں ہے بلکہ وکیل اور گواہوں کا سننا کافی ہے (محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)

مسئلہ ایجاب وقبول کا ایک ساتھ ہونا شرط نہیں۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۶، ج ۴)

نکاح کی شرائط

مسئلہ نکاح میں متعدد شرطیں ہیں۔

۱ عقد نکاح کرنے والے کا سمجھدار ہونا، ۲ بالغ ہونا،

۳ آزاد ہونا۔

ان میں سے اول نکاح منعقد ہونے کیلئے شرط ہے، لہذا اگر کوئی مجنون یا ناسمجھ بچہ نکاح کا معاملہ کرے تو وہ نکاح منعقد نہ ہوگا، اور آخری دو باتیں نکاح کے نافذ ہونے کیلئے شرط ہیں، اس لئے سمجھدار نابالغ بچہ کا کیا ہوا نکاح اس کے ولی اور سرپرست کی اجازت سے نافذ ہوگا۔ (بدائع)

۴ محل نکاح (عورت کا ہونا، یعنی اس عورت کا ہونا جس سے بذریعہ نکاح لطف اندوز ہونے کی اجازت شریعت نے دی ہے۔

۵ عقد کرنے والوں میں سے ہر ایک دوسرے کا کلام سنے۔ (یا ان کا قائم مقام سنے)۔

۶ گواہ بنانا۔ اکثر علماء کا فیصلہ ہے کہ گواہ بنانا صحتِ نکاح کے لئے شرط ہے، اور گواہی کے لئے چار شرطیں ہیں۔

۱ آزاد ہونا۔ ۲ سمجھدار ہونا۔

۳ بالغ ہونا۔ ۴ مسلمان ہونا۔

مسئلہ اور گواہی کے لئے عدد معین دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں ہونا شرط ہے، لہذا ایک مرد کی گواہی سے نکاح نہ ہوگا۔ (بدائع)

گواہ کے لئے صرف مرد ہونا ضروری نہیں، اس لئے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح ہو جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ محض دو عورتوں یا دو مخنثوں کی گواہی سے نکاح نہ ہوگا، جب تک ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ صرف ایک مرد کی گواہی سے نکاح نہ ہوگا۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص۱۰۵، ج۷)

مسئلہ دو گواہوں کا ہونا اور ایجاب وقبول کو سننا فرض ہے اور شرط ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص۷۳، ج۷)

۷) نکاح کی ساتویں شرط یہ ہے کہ دونوں گواہ نکاح کرنے والے کا کلام ایک ساتھ سنیں۔
(فتح القدیر)

مسئلہ اگر گواہ بہرے تھے تو نکاح نہ ہوگا (جب تک کہ وہ سن نہ لیں)

مسئلہ ہکلے اور ایسے گونگے کی گواہی سے نکاح ہو جائے گا جو سنتا ہو۔

مسئلہ اگر دو گواہوں میں سے ایک بہرا ہے، دوسرے گواہ نے عاقدین (مرد و عورت) کا کلام سنا اور ھر اسی نے یا کسی دوسرے شخص نے بہرے کے کان میں باآواز بلند کہہ دیا تب بھی نکاح نہ ہوگا جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ نہ سنیں۔

۸) آٹھویں شرط: لڑکی اگر بالغ ہو تو اس کی رضامندی ضروری ہے، بالغہ کا ولی نکاح کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔

۹) ایجاب وقبول (عورت و مرد کے کلام) ایک ہی مجلس میں ہوں، لہٰذا مجلس بدل جائے، مثلاً دونوں مجلس میں موجود تھے۔ مرد و عورت میں سے کسی ایک نے ایجاب کیا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے ہی مجلس سے اُٹھ گیا یا ایسے کام میں مشغول ہو گیا جس سے مجلس بدل جاتی ہے تو نکاح نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ص۸، ج۶)

(یعنی نکاح کرنے والے خواہ مرد و عورت خود ہوں، یا دونوں کے سرپرست ہوں، یا ایک کا سرپرست ہو، اور دوسرا خود ہو، دونوں میں سے پہلے شخص کے کلام کو ایجاب اور دوسرے کے کلام کو قبول کہا جاتا ہے۔ محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)

مسئلہ گواہوں کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ نکاح کے مخصوص الفاظ کے معنی بھی جانتے ہوں، لیکن یہ شرط ہے کہ وہ اتنا جانتے ہوں کہ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

(کتاب الفقہ، ص۳۵، ج۴ و در مختار، ص۳۷۷، ج۲)

مسئلہ نابینا اشخاص یا تہمت یا زنا کے جرم میں سزا یافتہ اشخاص کی شہادت (گواہی) سے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے، اگرچہ انھوں نے توبہ نہ کی ہو، یا بدکار ہوں۔

مسئلہ بیٹے کی شہادت (گواہی) سے بھی نکاح ہو جاتا ہے اگرچہ نکاح کے علاوہ اس کی گواہی

باپ یا ماں کے حق میں تسلیم نہیں کی جاتی۔غرض نکاح کی گواہی کیلئے اصول اور فروع (یعنی اوپر اور نیچے دونوں طرف کے رشتہ داروں) کی گواہی درست ہے۔

(کتاب الفقہ، ص۳۳، ج۴ و علم الفقہ، ص۳۶، ج۲)

مسئلہ دونوں گواہ ایسے ہوں کہ ان کو عدالت میں پیش کر سکیں۔

مسئلہ گواہوں کو مجلس نکاح میں موجود ہونا چاہئے تا کہ وہ ایجاب وقبول کو سنیں۔

(علم الفقہ، ص۳۶، ج۶)

گونگے و نابینا کا نکاح کیسے پڑھائے؟

مسئلہ جس طرح اور ضروریات نابینا و بہرے کو سمجھائی جاتی اور اس سے دریافت کی جاتی ہیں اسی طرح نکاح بھی کر دیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ، ص۳۲۳، ج۱۰ بحوالہ شامی، ص۲۶۵، ج۲)

مسئلہ عورت کی اجازت سے گونگے سے نکاح درست ہے، اور گونگے کا قبول کرنا اشارہ سے ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم، ص۹۰، ج۷)

مسئلہ گونگے کا نکاح ایسے اشارہ سے صحیح ہو جائے گا جس سے ایجاب یا قبول (ہامی، اقرار) سمجھ میں آتا ہو اور سننے والوں کو اس کی مراد معلوم ہو جائے۔

(احسن الفتاویٰ، ص۳۳، ج۵ بحوالہ ردالمحتار، ص۴۹۴، ج۲)

مسئلہ اگر گونگا لکھنا پڑھنا جانتا ہو تو لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جائے اور وہ لکھدے کہ مجھے قبول ہے۔اگر لکھنا نہ جانتا ہو تو اشارہ سے قبول کرنا کافی ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم، ص۶۰، ج۷ بحوالہ ردالمحتار، ص۵۸۴، ج۲)

نابالغ بچوں کے نکاح کا طریقہ

مسئلہ نکاح کی مجلس میں نکاح پڑھانے والا دو گواہوں کے سامنے اور حاضرین مجلس کے روبرو نابالغہ لڑکی (بچی) کے باپ کو خطاب کر کے یوں کہے کہ آپ نے اپنی لڑکی کو بعوض مہر اتنے میں فلاں صاحب کے لڑکے کے نکاح میں "بیوی بنا کر دی" نابالغہ کے باپ نے کہا، "دی"۔ پھر نکاح پڑھانے والا نابالغہ بچہ کے باپ سے خطاب کر کے کہے کہ آپ نے فلاں صاحب کی لڑکی کو اپنے لڑکے کے نکاح میں "بیوی بنا کر قبول کی" تو جب بابالغ کے باپ نے کہا کہ "قبول کی" تو اس

طرح سے ایجاب وقبول سے نکاح درست ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ص۲۴۷، ج۵)

غیر مسلم جج کے سامنے نکاح کرنا

مسئلہ اگر چہ سرکاری دفتری میں غیر مسلم جج کے روبرو دو مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کی موجودگی میں باقاعدہ ایجاب وقبول ہو جانے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور حقوقِ زوجیت بھی حاصل ہو جاتے ہیں، لیکن نکاح کا یہ طریقہ خلافِ سنت ہے، مسنون طریقہ یہ ہے کہ نکاح علی الاعلان ہو اور خطبہ ماثورہ پڑھا جائے، لہٰذا قانونی کارروائی کے بعد گھر آکر فوراً مسنون طریقہ سے نکاح کرلیا جائے تاخیر کرنا غیر ضروری، نامناسب اور خلاف مصلحت ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ص۲۴۲، ج۵)

نکاح کیلئے کیا قاضی کا ہونا ضروری ہے؟

مسئلہ قاضی شہر کے علاوہ برضاء طرفین اگر دوسرا شخص نکاح پڑھادے تو یہ صحیح ہے نکاح ہو جائے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم، ص۱۵۷، ج۷)

مسئلہ شرعاً پورا اختیار ہے کہ جس کے ذریعے دل چاہے نکاح پڑھوالیا جائے کسی خاص نکاح خواں کی کوئی قید نہیں ہے، لہٰذا جو شخص دیندار اور مسائل نکاح سے واقف ہو، اس سے نکاح پڑھوا لیا جائے۔

مسئلہ نکاح خوانی کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا شرعاً حق نہیں ہے۔ جس سے نکاح پڑھوالیا جائے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ انتظامیہ قضیہ جداگانہ ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم، ص۱۶۳، ج۷)

مسئلہ مسنون یہ ہے کہ خطبہ نکاح کا وہ شخص پڑھائے جو لڑکی کا ولی ہو کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے وقت خود ہی خطبہ پڑھا تھا، ہاں اگر کوئی جاہل شخص ولی ہو، یعنی وہ خطبہ نہ پڑھ سکتا ہو تو اور کسی سے خطبہ نکاح پڑھوائے۔ (علم الفقہ، ص۲۱، ج۶)

مسئلہ بے نمازی کا پڑھا ہوا نکاح خطبہ درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم، ص۱۴۸، ج۷)

(گو بہتر یہ ہی ہے کہ کسی عالم وصالح شخص سے نکاح پڑھوائے۔ رفعت قاسمی)

مسئلہ نکاح خوانی کی اُجرت درست ہے، اور جو شخص قاضی (نکاح پڑھنے والے) کو بلا کر لے جائے اور نکاح پڑھوائے، اس کے ذمہ اُجرت لازم ہوگی، لڑکے والا ہو یا لڑکی والا۔

(فتاویٰ محمودیہ، ص۱۸۶، ج۹)

بلاتحریر کے نکاح؟

مسئلہ بلاتحریر کے نکاح منعقد ہوجاتا ہے، تحریر ضروری نہیں ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۸۶، ج ۷، بحوالہ بحر الرائق، ص ۸۳، ج ۳)

مسئلہ نکاح کو رجسٹر میں درج کرنا شرعاً لازم نہیں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ، ص ۲۲۹، ج ۱۱)

مسئلہ مستحب ہے کہ نکاح نامہ تحریر کرلیا جائے۔ (بحر الرائق، ص ۹۷، ج ۳)

مسئلہ نکاح نامہ میں نکاح کا دن، تاریخ، وقت، مہر کی تعداد، زوجین اور گواہوں کے نام لکھنے چاہئیں، زوجین یا ان کے وکلاء یا اولیاء سے اور گواہوں سے اس پر دستخط کرالیے جائیں۔

(علم الفقہ، ص ۳۸، ج ۶)

نکاح پڑھانے والا لڑکی کا تعارف کیسے کرائے؟

مسئلہ منکوحہ (لڑکی) کا اس طرح تعین ضروری ہے کہ شوہر اور گواہ بخوبی پہچان جائیں، کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے، اگر لڑکی یا والد کے نام لئے بغیر ہی ایسی تعیین ہوگئی تو نکاح صحیح ہوگیا۔ مثلاً ❶ لڑکی مجلس میں موجود ہو تو اس کی طرف اشارہ ہی کافی ہے کسی کے نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ❷ لڑکی مجلس میں نہیں مگر اس کے نام سے سب اسے پہچان لیتے ہیں، اس نام کی کوئی دوسری لڑکی غیر شادی شدہ وہاں نہ ہو تو اس صورت میں صرف لڑکی کا نام لینا کافی ہے۔ والد کا نام لینا بھی ضروری نہیں ہے۔ (احسن الفتاویٰ، ص ۳۸، ج ۵، بحوالہ رد المحتار، ص ۲۹۶، ج ۲)

مسئلہ نکاح پڑھاتے وقت گواہوں اور حاضرانِ مجلس کے سامنے لڑکی کا تعارف کرانے کیلئے قاضی صاحب کو (لڑکی اور) باپ کا نام لینا کافی ہے خواہ تعارف ہو یا نہ ہو (کیونکہ) لڑکی کا نام مع ولدیت کے لینا قائم مقام تعارف کے ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص ۱۱۸، ج ۷)

مسئلہ رجسٹر میں نام غلط درج ہونے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں آتا، شرعاً اس بات کا اعتبار ہے کہ نکاح پڑھانے والے نے نکاح کے وقت کیا نام لیا۔ اگر اس وقت صحیح نام لیا تھا (چاہے رجسٹر میں غلط لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے) تو نکاح منعقد ہوگیا ورنہ نہیں۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۱۱۴، ج ۷، بحوالہ رد المحتار، ص ۳۷۸، ج ۲)

طریقہ نکاح

لڑکی سے جب اجازت لی جائے تو ضروری ہے کہ دو صاحب اس وقت موجود ہوں جو گواہی دے سکیں کہ ان کے سامنے ان صاحب نے اجازت لی ہے۔ جب مجلس نکاح میں یہ آجائیں تو پہلا کام یہ ہے کہ نکاح پڑھانے والے صاحب ان سے تحقیق فرمائیں کہ انھوں نے لڑکی سے اجازت لی ہے، لڑکی نے زبان سے اجازت دی ہے یا خاموش رہی ہے، انکارنہیں کیا، کنواری لڑکی کی خاموشی بھی اجازت سمجھی جاتی ہے، نکاح پڑھانے والے صاحب ساتھ ساتھ پھر یہ بھی معلوم کرلیں کہ مہر کتنا ہوگا۔ لڑکی کا نام، ولدیت اور مہر معلوم کرنے کے بعد یہ خطبہ شروع کریں اور خطبہ ختم کرنے کے بعد لڑکے سے فرمائیں کہ فلاں صاحب اپنی لڑکی کا (نام لے کر) نکاح اتنے مہر پر آپ سے کر رہے ہیں، لڑکی نے بھی اجازت دے دی ہے، آپ قبول کرتے ہیں؟ لڑکا جیسے ہی جواب میں کہہ دے کہ میں نے قبول کیا تو نکاح ہوگیا، البتہ ضروری ہے کہ بلند آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سن لیں۔

ایک شکل یہ بھی ہے کہ نکاح پڑھانے والے لڑکی کے ولی سے کہیں کہ وہ انکو نکاح کا وکیل بنادیں، تب نکاح پڑھانے والے صاحب کہیں گے کہ میں فلاں لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر آپ سے کرتا ہوں، جب ایجاب وقبول ہو چکے تو یہ دعاء پڑھیں جو احادیث میں مروی ہے: بارك الله لكما وجمع بينكما بالخير۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو برکتیں عطا فرمائے اور دونوں کو بھلائیوں کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

(محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)

نکاح میں خطبہ کا حکم

مسئلہ نکاح میں خطبہ مسنون ہے، نکاح کی صحت اس پر موقوف نہیں ہے کیونکہ صحتِ نکاح کی شرط شاہدین (دو گواہ) اور اس کا رکن ایجاب وقبول ہے۔ (فتویٰ دار العلوم، ص ۵۷، ج ۷)

مسئلہ عورت و مرد اگر دو گواہوں کے سامنے خود ایجاب وقبول کرلیں تب بھی شرعاً نکاح صحیح ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر ان کے ولی یا وکیل ایجاب وقبول کرلینگے تب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا، اگرچہ خطبہ نہ پڑھا ہو کیونکہ خطبہ پڑھنا صرف مستحب ہے (مسنون ہے)۔ جیسا کہ نکاح کا مسجد میں ہونا اور جمعہ کا دن ہونا بھی مستحب ہے اور ترکِ مستحب سے اصل نکاح تو صحیح ہو جاتا ہے، البتہ

مستحب کا ثواب حاصل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ، ص ۲۹۶، ج ۷)

نکاح کا خطبہ کب پڑھنا چاہئے

سوال خطبہ نکاح، نکاح سے پہلے پڑھے یا بعد میں پڑھنا چاہئے؟

جواب نکاح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ مجلس نکاح میں اولا خطبہ پڑھا جائے اور اس کے بعد ایجاب وقبول کیا جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ص ۱۰۴، ج ۲)

مسئلہ نکاح سے پہلے خطبہ پڑھے۔ اس کیلئے ضروری نہیں ہے کہ وہ خطبہ مخصوص الفاظ میں ہو۔ ہاں ایسا خطبہ ہو جو روایات میں آیا ہو وہ سب سے بہتر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۶۵، جلد اول)

مسئلہ عقد نکاح کا اعلان (یا تشہیر) مستحب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۶۵، ج ۱)

مسئلہ اگر نکاح میں خطبہ نہ پڑھا گیا تو نکاح ہو جائے گا مگر خلاف سنت ہوگا برکات سے محروم رہے گا۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ص ۱۰۵، ج ۲)

نکاح کا خطبہ بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر؟

مسئلہ نکاح کا خطبہ پڑھنا شرط نہیں ہے بلکہ مندوب ہے، بعض حضرات کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں، بعض بیٹھ کر، کھڑے ہو کر پڑھنے میں اعلان کی صورت بھی ہے جو کہ مندوب ہے اور عامۃً یہ چیزیں بیٹھ کر ہوتی ہیں، ان کیلئے مستقل قیام نہیں ہوتا، یہی حال خطبہ نکاح کا بھی ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ص ۱۵۲، ج ۱۱)

مسئلہ اصل خطبوں میں کھڑے ہو کر ہی پڑھنا ہے، مگر بیٹھ کر بھی جائز ہے، ہندوستان میں عام طور پر اب یہی رواج ہے، عرب میں بھی اب یہی رواج ہو گیا ہے۔ (یعنی بیٹھ کر خطبہ نکاح پڑھنا)۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ص ۳۷۵، ج ۲)

ایک مجلس میں چند نکاحوں کے لئے کتنے خطبے ہوں؟

مسئلہ اگر ایک ہی مجلس میں چند دولہا ہوں تو صرف ایک مرتبہ خطبہ نکاح پڑھ کر سب سے ایجاب وقبول کرانا درست ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص ۱۴۸، ج ۴ بحوالہ رد المحتار، ص ۳۵۹، ج ۲)

ایجاب وقبول کتنی بار؟

مسئلہ نکاح کا ایجاب وقبول کے الفاظ کو صرف ایک بار کہنا کافی ہے۔

(فتاوی محمودیہ، ص ۳۳۵، ج ۱۰ بحوالہ شامی، ص ۲۶۲، ج ۲)

مسئلہ لفظ دیا (نکاح میں) اور دی میں کچھ فرق نہیں آتا اور کیا اور کی میں باعتبار معنی کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ محاورات کا فرق ہے، اس سے مسئلہ میں کچھ فرق نہیں آتا اور معنی ایجاب وقبول کے حاصل ہو گئے، اور اگر یہ کہا جائے کہ میں نے قبول کیا، یا میں نے قبول کی، دونوں طرح صحیح ہے۔ (فتاوی دار العلوم، ص ۶۵، ج ۷، بحوالہ ہدایہ، ص ۲۸۵، ج ۲ وعلم الفقہ، ص ۲۵، ج ۶)

مسئلہ دولہا نے نکاح کے وقت "قبول کیا" کے بجائے اگر الحمد للہ کہا تو اس سے نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ (امداد الاحکام، ص ۲۰۱، ج ۲)

مسئلہ ایجاب وقبول کے گواہ آنکھ والے موجود ہوں تو نکاح درست ہو جائے گا اگرچہ خطبہ پڑھانے والا اندھا ہو۔ (فتاوی محمودیہ، ص ۱۹۵، ج ۱۳)

خطبہ نکاح کا سننا؟

مسئلہ نکاح کا خطبہ خود تو مسنون ہے مگر اس کا سننا حاضرین پر واجب ہے اور کچھ تخصیص نکاح کے خطبہ کی نہیں بلکہ تمام خطبوں کا یہی حال ہے خواہ وہ فی نفسہ مسنون ہو یا واجب مگر ان کا اول سے لے کر آخر تک سننا حاضرین پر ہر حال میں واجب ہے۔ (طحاوی شرح مراقی الفلاح، ص ۳۱۲)

مہر کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے زمانہ جاہلیت میں نکاح کا جو شریفانہ طریقہ عربوں میں رائج تھا، اس میں مہر مقرر کیا جاتا تھا، یعنی نکاح کرنے والے مرد کے لئے ضروری ہوتا تھا کہ وہ بیوی کو ایک معین رقم ادا کرنا اپنے ذمہ لے۔ اسلام میں اس طریقہ کو برقرار رکھا گیا۔

یہ مہر اس بات کی علامت ہے کہ کسی عورت سے نکاح کرنے والا مرد اس کا طالب اور خواستگار ہے اور وہ اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق اس کو مہر کا نذرانہ پیش کرتا ہے یا اس کی ادائیگی اپنے ذمہ لیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے مہر کی کوئی زیادہ مقدار معین نہیں فرمائی کیونکہ نکاح کرنے والوں کے حالات اوران کی وسعت واستطاعت مختلف ہوسکتی ہیں۔البتہ خودآں حضرت ﷺ نے اپنی صاجزادیوں کا مہر پانچسو درہم =۱۰۷۵ کلوگرام چاندی مقرر فرمایا اورآپ ﷺ کی اکثر ازواج مطہرات ؓ کا مہر بھی یہی تھا۔لیکن حضور ﷺ کے زمانہ میں اورآپ ﷺ کے سامنے اس سے بہت کم اور بہت زیادہ مہر باندھے جاتے تھے،حضور ﷺ کی صاجزادیوں اورازواج مطہرات والے مہر کی پابندی ضروری نہیں سمجھی جاتی تھی۔مہر کے بارے میں قرآن وحدیث کی ہدایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ محض فرضی اوررسمی بات اور زبانی جمع خرچ کی قسم کی چیز نہیں ہے بلکہ شوہر کے ذمہ اس کی ادائیگی لازم ہے،الا یہ کہ بیوی خودہی وصول کرنا نہ چاہے۔

(معارف الحدیث،ص۴۴،ج ۷)

مہر میں طے شدہ مقدار وگنتی کا اعتبار ہے

مہر یا کسی بھی سلسلہ کے قرض میں اس معنوی اور عملی قدر وقیمت کونہیں دیکھا جاتا کہ آج سے پچاس سال پہلے پانچ ہزار روپے مہر کی حیثیت آج کے ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہوتی ہے، بلکہ طے شدہ گنتی اور مقدار کو دیکھا جاتا ہے،مثلاً زید نے بکر سے بیس سال قبل ایک ہزار روپے بطور قرض لئے تھے تو آج وہ ایک ہزار ہی ادا کریگا۔بکر یہ مطالبہ نہیں کرسکتا کہ بیس سال پہلے جو میں نے ایک ہزار روپے دیئے تھے،آج وہ پچاس ہزار روپے کے برابر ہوگئے ہیں،لہذا پچاس ہزار روپے ادا کرو۔اسی طرح مہر بھی ایک قرض ہے،سکہ رائج الوقت کی جو گنتی مقرر کی گئی تھی وہ ہی گنتی واجب الاداء ہوگی،چاہے پچاس سال گذر جائیں۔

اگر سکہ رائج الوقت کے علاوہ سونا،چاندی وزن کے لحاظ سے مقرر کیا جائے یا مہر فاطمی (ایک کلو چھ سو پینتیس ملی گرام چاندی مقرر کیا جائے تو اس میں عورت کو فائدہ ہوتا ہے،کیونکہ سونے وچاندی کی قیمت برابر بڑھتی رہتی ہے اور سنت نبویہ ﷺ میں برکت بھی ہے۔(محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)

مہر معجّل اور موجل کی تعریف

مسئلہ مہر معجّل اور موجل کے جولغوی معنی ہیں وہی اصطلاح فقہاء میں ہے یعنی مہر فی الحال (فوری طور پر) دیا گیا یا فی الحال دینا اس کا قرار پائے وہ معجّل ہے (علم ،الفہ ۰ عدہ کیا گیا ہو)۔

اور جس مہر کی کچھ مدت ادائیگی کے لئے مقرر کی گئی یا لاعلی التعین (کوئی وقت ہے، پس اگر نصف مہر معجّل اور موجل ہے اور غیر معین مدت کے لئے مدت موت یا طلاق ہے، پس اگر نصف مہر معجّل اور نصف موجل تو معجّل کا مطالبہ عورت فی الحال کرسکتی ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۲۴۹، ج ۶ بحوالہ درمختار، ص ۴۹۲، ج ۲)

(مہر موجل جس کی ادائیگی کا علی الفور وعدہ نہ ہو بلکہ کسی مدت پر محمول ہو خواہ وہ مدت معلوم ہو یا مجہول۔ رفعت قاسمی غفرلہٗ)

مسئلہ اور جس نکاح میں مہر معجّل (فوری مہر) اور موجل (غیر فوری) کا کچھ ذکر نہ ہو اس میں عرفِ عام کا اعتبار ہے، یعنی جس قدر عرفاً اول دیا جاتا ہو، اس قدر معجّل ہوگا اور باقی موجل۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۳۵۳، ج ۶، بحوالہ عالمگیری، ص ۲۹۸، ج ۲ و احسن الفتاویٰ، ص ۳۰، ج ۵)

مہر کی ادنیٰ مقدار

مسئلہ مہر کی ادنیٰ مقدار شریعت نے دس درہم (۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام) مقرر کی ہے اور زیادہ کی تحدید کچھ نہیں، طرفین جس قدر چاہیں اور وسعت سمجھیں مقرر کرسکتے ہیں، حیثیت سے زیادہ نام آوری وشہرت کیلئے شرعاً پسندیدہ نہیں، بلکہ نہایت مذموم اور برا ہے، احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے اور جب مہر دینے یا معاف کرانے کی نیت ہو تو بہت ہی برا ہے، جس طرح کی دوسرا کسی قسم کا قرض ذمہ رہتا ہے اور اس کی ادائیگی ضروری سمجھی جاتی ہے، اسی طرح دین مہر بھی عورت کا واجب الاداء ہوتا ہے، اس کو اداء کرنا یا معاف کرانا (اگر وسعت نہ ہو) ضروری ہے۔ اور جس شخص کی مہر اداء کرنے کی نیت نہ ہو، وسعت کے باوجود اداء نہ کرے اور نہ معاف کرائے اور نہ عورت معاف کرے تو وہ قیامت میں ماخوذ ہوگا اور اگر ترکہ چھوڑا ہے تو اس سے وصول کیا جائے گا۔ نکاح بہرحال درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ، ص ۲۱۸، ج ۷)

مسئلہ دس درہم (۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام) سے کم مہر باندھا جائے تب بھی دس ہی درہم لازم ہوجاتا ہے۔ (ہدایہ، ص ۳۰۴، ج ۲)

مہر فاطمی کی مقدار موجودہ اوزان سے

مسئلہ شرع محمدی مہر سے مراد عام طور پر مہر فاطمی ہوتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ، ص ۲۲۸، ج ۹)

مسئلہ حضرت فاطمہ اور دیگر بنات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا مہر چار سو اسی ۴۸۰ درہم تھا یعنی ۱۳۵ گرام ایک کلو چاندی ہے۔ (احسن الفتاویٰ، ص ۳۲، ج ۴)

(۱۳۵ گرام چاندی یا اس کی موجودہ قیمت جو کہ عام بازار میں ہو۔ محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)

حیثیت سے زیادہ مہر باندھنا

مسئلہ مہر کا زیادہ کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا اور شرعاً پسندیدہ امر نہیں ہے، باقی جو کچھ مقرر کر دیا جائے، اگرچہ وہ شوہر کی حیثیت سے زیادہ ہو وہ مہر لازم ہو جاتا ہے اور نکاح ہو جاتا ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۳۳۵، ج ۷، بحوالہ ردالمحتار، ص ۴۵۴، ج ۲)

مسئلہ مہر کی ادائیگی ضروری ہے لیکن اگر عورت بخوشی مہر معاف کر دے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص ۳۲۹، ج ۷)

مسئلہ مہر معجّل کے (جو فوری دینا کیا ہو) ادا نہ کرنے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن عورت وطی (صحبت) سے انکار کر سکتی ہے اور ساتھ جانے سے بھی۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۳۴۸، ج ۷)

مسئلہ بلا مہر معاف کرائے (یا ادا کئے بغیر بھی) اگر ہمبستری (صحبت) کی گئی تو وہ ناجائز نہیں ہے، لیکن بیوی کو حق ہے کہ مہر معجّل وصول کرنے سے قبل ہمبستری سے روک دے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ص ۲۲۸، ج ۹)

مرض الموت میں معافی مہر کا حکم

مسئلہ اکثر دستور ہے کہ بیوی اپنی موت کے وقت مہر معاف کر دیتی ہے یہ معاف کرنا بھی بیوی کے سب وارثوں کی اجازت کے بغیر صحیح نہیں، کیونکہ معاف کرنا مرض الموت میں وارث (یعنی شوہر، کے لئے ہوا ہے۔ جس سے دوسرے وارثوں کی حق تلفی ہوگی۔)

مسئلہ ایک کوتاہی بہت ہی عام یہ ہے کہ جب کوئی عورت مرنے لگتی ہے، تو اس سے کہتے ہیں کہ مہر معاف کر دے، وہ معاف کر دیتی ہے اور خاوند اس معافی کو کافی سمجھ کر اپنے آپ کو مہر کے قرض سے سبکدوش سمجھتا ہے، اور کوئی وارث مانگے بھی تو نہیں دیتا۔

یاد رکھئے! اول تو اس طرح معاف کرانا بڑی سنگدلی کی بات ہے۔ دوسرے اگر وہ

پوری طرح ہوش اور خوش دلی سے معاف بھی کردے تو بھی مہر معاف نہ ہوگا کیونکہ مرض الموت میں معافی بحکم وصیت ہے اور وصیت شوہر کے لئے نہیں کی جاسکتی کیونکہ (وہ وارث ہے) اور وارث کے حق میں وصیت باطل ہے۔

مسئلہ ایک کوتاہی بعض لوگوں میں یہ ہوتی ہے کہ جس (مرد) کا انتقال ہونے لگے، اگر اس نے مہر ادا نہ کیا ہو تو اسکی بیوی کو مجبور کرتے ہیں کہ اپنا مہر معاف کردے حالانکہ بیوی اس (دل سے) بالکل راضی نہیں ہوتی، مگر لوگوں کے اصرار یا رسم سے مجبور ہو کر شرماشرمی میں معاف کردیتی ہے۔ یاد رکھئے! اس طرح مہر معاف کرانا جائز نہیں ہے، بڑا ظلم ہے۔ (اغلاط العوام، ص ۲۳)

نکاح کے اہم مسائل

مسئلہ مشہور ہے کہ پیر کو مریدنی سے نکاح درست نہیں، یہ محض غلط ہے ہمارے پیغمبر ﷺ اپنی سب بیبیوں کے پیر تھے۔ (اغلاط العوام، ص ۱۵۵)

مسئلہ بعض لوگ ساٹھ ساٹھ برس کے بوڑھوں سے تیرہ تیرہ برس کی لڑکیوں کو بیاہ دیتے ہیں، یہ کھلا ظلم ہے۔ (اغلاط العوام، ص ۱۵۷)

مسئلہ بعض لوگ متبنی (یعنی منہ بولے بیٹے) کی بیوی سے (انتقال وطلاق کے بعد) نکاح کو مذموم سمجھتے ہیں، یہ محض غلط اور باطل ہے۔ (اغلاط العوام، ص ۱۵۷)

مسئلہ بعض محرم کے ماہ میں نکاح وغیرہ کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں، یہ محض غلط ہے۔

(اغلاط العوام، ص ۱۸۳)

مسئلہ عوام میں مشہور ہے کہ دونوں عیدوں کے درمیان (کے مہینہ ماہ ذیقعدہ میں) نکاح نہ کیا جائے، کیونکہ میاں بیوی کا نباہ نہیں ہوتا، سو یہ خلافِ شریعت ہے۔ (اغلاط العوام، ص ۱۶۲)

مسئلہ ماہِ ذی قعدہ (دونوں عیدوں کے درمیان) میں نکاح کرنا درست ہے۔

(فتاوئی دار العلوم، ص ۱۵۷، ج ۷)

مسئلہ عصر اور مغرب کے درمیان عقد نکاح کرنا غیر اولیٰ یا مکروہ نہیں ہے۔

(فتاوئی دار العلوم، ص ۱۴۹، ج ۷)

مسئلہ شادی شدہ عورت جب تک اپنے شوہر سے طلاق، خلع وغیرہ شرعی طریقہ سے علیحدہ نہ ہو جائے، دوسرا نکاح اس عورت سے درست نہیں ہے اگر کرے گی تو نکاح درست نہ ہوگا۔

(فتاوئی رحیمیہ، ص ۱۱۱، ج ۲)

مسئلہ سہرا (پھول وغیرہ کے ہار سر پر) باندھ کر نکاح ہو جاتا ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۱۵۱، ج ۷)

(مگر یہ رسم غیر مسلموں کی ہے اس سے بچنا چاہئے۔ رفعت قاسمی غفرلہٗ)

مسئلہ مسجد میں نکاح پڑھنا درست ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص ۱۲۶، ج ۷)

مسئلہ عدت میں نکاح ناجائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ، ص ۳۰۹، ج ۷ وفتاویٰ رحیمیہ، ص ۱۳۰، ج ۳)

مسئلہ زنا سے پیدا ہونے والے لڑکے اور لڑکی کا نکاح دوسرے سے صحیح ہو جاتا ہے، بشرطیکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو، اسی طرح اس کا نکاح بھی پڑھنا پڑھانا درست ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ص ۳۳۵، ج ۷)

مسئلہ حاملہ عن الزنا (جس کیساتھ زنا کیا ہو) کا نکاح درست ہے، خواہ اس سے ہو جس کا حمل ہے یا دوسرے شخص سے، لیکن اگر دوسرے شخص سے نکاح ہو، نکاح تو صحیح ہو جائیگا لیکن جب تک وضع حمل (ولادت، بچہ پیدا) نہ ہو جائے صحبت و جماع کرنا درست نہیں ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۱۸۱، ج ۷، بحوالہ در مختار، ص ۴۰۱، ج ۲)

مسئلہ اگر زانی سے نکاح ہو تو بچہ پیدا ہونے سے قبل وطی (صحبت) جائز ہے غیر زانی کے لئے جب تک بچہ نہ ہو جائے، اس وقت تک جائز نہیں ہے۔ (امداد الاحکام، ص ۲۰۳، ج ۲)

مسئلہ بغیر ختنوں کے نکاح ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص ۱۵۷، ج ۷)

مسئلہ نامرد شخص کا نکاح ہو جاتا ہے پھر حسب قاعدہ تاجیل وتفریق قاضی کے ذریعہ ہوتی ہے اور بغیر طلاق شوہر کے دوسرا نکاح (نامرد والی عورت) نہیں کر سکتی۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۱۹۴، ج ۷ وفتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۶۵، جلد اول)

مسئلہ حالت حیض ونفاس میں نکاح درست ہے مگر صحبت درست نہیں ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ص ۴۱۴، ج ۱۳)

مسئلہ نکاح کے وقت کلمہ پڑھانا احادیث اور صحابہؓ اور ائمہ مجتہدینؒ سے منقول نہیں ہے، البتہ اگر دولہا و دولہن کے متعلق علم ہو کہ انکے عقائد اچھے نہیں ہیں خلاف شرع ہیں تو جسکے عقائد خلاف شرع ہوں، انکو تجدید ایمان کیلئے کلمہ پڑھانا ضروری ہے، ہر جگہ اس کا التزام کرنا غلط ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ص ۳۹، ج ۷، وعلم الفقہ، ص ۲۲، ج ۶)

مسئلہ تنہائی میں صرف مرد اور عورت کے ایجاب وقبول کرنے سے نکاح نہیں ہوتا۔

(فتاویٰ دارالعلوم، ص۵۵، ج۷، بحوالہ بحرالرائق، ص۹۴، ج۳)

مسئلہ اگر عورت مجنونہ ہے اس کو کسی وقت ہوش نہیں آتا تو اس کا نکاح بغیر ولی یا حاکم مسلمان کے نہیں ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم، ص۹۷، ج۷، بحوالہ ردالمحتار، ص۴۰۷، جلد اول باب الولی)

مسئلہ بالغہ لڑکی کا نکاح بغیر اس کی رضامندی اور اجازت کے صحیح نہیں ہے اور کسی ولی کو اختیار نہیں ہے کہ بالغہ کا نکاح بغیر اسکی رضامندی کے کرے، اگر نکاح کیا اور بالغہ راضی نہ ہوئی اور اس نکاح کو جائز نہ رکھا تو وہ نکاح باطل ہے اور عمر بلوغ کی شرعاً پندرہ سال ہے اور اگر اس سے پہلے حیض آجائے یا لڑکے کو احتلام ہوجائے تو اسی وقت بلوغت شمار ہوگی، اور اگر حیض وغیرہ نہ ہو تو پورے پندرہ سال ہونے پر بالغہ شمار ہوگی۔ (درمختار، ص۱۹۹، جلد اول)

مسئلہ سولہ سالہ لڑکی شرعاً بالغہ ہے، البتہ ولی کے استفسار (معلوم کرنے) اور اطلاع پر سکوت (خاموشی) کرنا بالغہ کی رضاء اور اجازت سمجھا جاتا ہے اور تمکین وطی وغیرہ کو بھی فقہاء کو بھی فقہاء نے اجازت شمار کیا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم، ص۳۸، ج۸، بحوالہ ردالمحتار، ص۴۱۰، ج۱)

مسئلہ تبلیغی اجتماعات میں نکاح کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ص۲۶۶، ج۵)

نکاح کے بعد مبارک باد کہنا؟

دنیا کی مختلف قوموں اور گروہوں میں شادی اور نکاح کے موقع پر مبارکبادی کے مختلف طریقے رائج ہیں، آں حضرت ﷺ نے اس موقع کے لئے اپنی تعلیم اور عمل سے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ (نکاح کے بعد) دونوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعاء کی جائے یا یہ الفاظ کہے جائیں جو آپ ﷺ سے ثابت ہیں۔

بارك الله لك وبارك عليكما وجمع بينكما في خير۔ (رواہ احمد)

ترجمہ اللہ تعالیٰ تم کو مبارک کرے اور تم دونوں پر برکت نازل فرمائے اور خیر وبھلائی میں تم دونوں کو ہمیشہ متفق اور مجتمع رکھے۔ (معارف الحدیث، ص۲۷، ج۷)

مسئلہ دعوتِ ولیمہ نکاح کے بعد ہر وقت جائز ہے اور ہر طرح سنت اداء ہوجاتی ہے، خواہ نکاح سے اگلے دن کرے، زفاف ہو یا نہ ہو اور خواہ بعد زفاف کے کرے۔

(فتاویٰ دارالعلوم، ص۱۶۷، ج۷، بحوالہ مشکوٰۃ، ص۴۵۰، ج۔۔۔)

نمازِ استسقاء کے مسائل

بارش عام انسانوں کی بلکہ اکثر حیوانات کی بھی ان ضروریات میں سے ہے جن پر زندگی کا گویا انحصار ہے، اس لئے کسی عالقہ میں قحط اور سوکھا پڑ جانا وہاں کی عمومی مصیبت بلکہ ایک گونہ عذاب عام ہے، رسول اللہ ﷺ نے جس طرح شخصی اور انفرادی حاجتوں اور پریشانیوں کے لئے ''صلوٰۃ حاجت'' کی تعلیم فرمائی ہے، اسی طرح اس عمومی مصیبت اور پریشانی کے دفعیہ کے لئے بھی آنحضرت ﷺ نے ایک اجتماعی نماز اور دعاء کی تعلیم فرمائی جس کی منظم اور مکمل شکل ''صلوٰۃ استسقاء'' ہے اور استسقاء کے لغوی معنیٰ ہی پانی مانگنے اور سیرابی طلب کرنے کے ہیں۔

(معارف الحدیث، ص ۴۲۸، ج ۳)

① اول یہ کہ یہ نماز آبادی اور بستی سے باہر صحراء اور جنگل میں براہ راست زمین پر ہونی چاہئے۔

② دوسرے یہ کہ جمعہ یا عید کی نماز کی طرح اس نماز کے لئے نہانے ودھونے اور اچھے کپڑے پہننے کا اہتمام نہ کیا جائے بلکہ اس کے برعکس بالکل معمولی اور کم حیثیت کا لباس ہو، مسکینوں اور فقیروں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری ہو، کیونکہ سائل کے لئے فقیرانہ صورت اور پھٹے حال مسکینوں کی سی حالت ہی زیادہ مناسب ہے۔

③ تیسرے یہ کہ دعاء بہت ابتہال اور الحاح کے ساتھ کی جائے اور اس غرض سے ہاتھ آسمان کی طرف زیادہ اونچے اُٹھائے جائیں۔ (معارف الحدیث، ص ۴۳۲، ج ۳)

مسئلہ نمازِ استسقاء کا بار بار پڑھنا مستحب ہے سنت نہیں۔ (کتاب الفقہ، ص ۵۷۷، جلد ۱)

مسئلہ نمازِ استسقاء کے لئے امام جس کو چاہیں بنالیں جائز ہے مگر بہتر ہے کہ کسی صالح متقی عالم کو امام بنائیں۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص ۲۴۰، ج ۵)

نمازِ استسقاء سے متعلق مستحب اُمور

امام کے لئے مندرجہ ذیل امور مستحب ہیں۔

مسئلہ ① امام کو چاہئے کہ نمازِ استسقاء کے لئے جانے سے پہلے لوگوں کو توبہ کرنے صدقہ دینے اور ظلم کی باتوں سے پرہیز کرنے کی تلقین کرے۔

② دشمنوں سے صلح کر لینے کا حکم کرے۔

③ امام لوگوں کو کہے کہ تین دن روزے رکھیں اور چوتھے دن امام لوگوں کیساتھ باہر آئے۔

ﮨ) یہ کہ پھٹے پرانے اور گھٹیا لباس پہن کر نکلیں۔

۵) یہ کہ امام لوگوں کو کہے کہ سب اس کے ساتھ نماز کو نکلیں، جن میں بچے، بوڑھے اور مویشی بھی شامل ہوں۔ (کتاب الفقہ، ص ۵۷۶)

نماز استسقاء کا وقت اور طریقہ

استسقاء کے سلسلہ میں سب سے بڑی چیز توبہ، استغفار، عجز و نیاز اور بارگاہ خداوندی میں بندوں کی گریہ وزاری ہے، جو نماز کے علاوہ اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے لیکن اگر نماز پڑھنا ہی طے ہو جائے تو پھر ضروری ہے کہ بستی یا شہر کے تمام چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عیدگاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہوں، پورے اخلاص اور دل کی گڑگڑاہٹ کیساتھ توبہ اور استغفار کرتے رہیں، جب اجتماع ہو جائے تو جماعت سے دو رکعت نماز پڑھی جائے، امام صاحب قراءت جہر سے کریں، سلام پھیرنے کے بعد یہ خطبہ پڑھا جائے، اس کے بعد دوسرا خطبہ وہی پڑھا جائے جو جمعہ کے خطبہ اولیٰ کے بعد پڑھا جاتا ہے (جو صفحہ ۴۸ پر ہے) دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ بھی کریں، پھر دعاء مانگیں۔ قلب رداء صرف امام صاحب کریں، مقتدی قلب رداء نہ کریں یعنی مقتدی حضرات چادر کو نہ پلٹیں۔ (ابوداؤد، زادالمعاد و حصنِ حصین)

مسئلہ نماز استسقاء پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو عیدین کی نماز کا ہے، البتہ اس میں زائد تکبیرات نہ کہی جائیں، بلکہ صرف اتنی تکبیریں ہوں جتنی نماز (دوگانہ) میں مطلوب ہیں، نماز ختم کرنے کے بعد امام وقت یا اس کا نائب دو خطبے پڑھے جیسے عید کے خطبے ہوتے ہیں لیکن اس خطبہ میں امام زمین پر کھڑا ہو اور ہاتھ میں کوئی کمان، تلوار یا عصا ہو، اور جب خطبہ اولیٰ کا کچھ حصہ پڑھ لیا جائے تو امام اپنی چادر پلٹ لے۔ اگر چادر مربع ہو تو اس کا اوپری حصہ نیچے اور نچلا حصہ اوپر کر لے اور اگر گول ہو تو دائیں کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں جانب کر لے اور اگر کوئی شے استر والی ہے جیسے اوورکوٹ تو اس کے اندرونی حصہ کو اوپر اور اُوپری حصہ کو اندر کر لے۔ (یاد رہے کہ سنت تو چادر ہی ہے) اور جنہوں نے امام کے ساتھ نماز پڑھی وہ اپنی چادروں کو نہ پلٹیں محض امام کا چادر کو پلٹ لینا کافی ہے۔ (کتاب الفقہ، ص ۵۷۲، جلد ۱)

مسئلہ نماز استسقاء کا بہتر وقت صبح کا ہے جبکہ سورج طلوع ہو جائے نماز و خطبہ دعاء کی جائے۔

حدیث شریف میں آں حضرت ﷺ کا ایسے ہی وقت تشریف لے جانا نمازِ استسقاء کیلئے ثابت ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص۲۳۹، ج۵ بحوالہ مشکوٰۃ، ص۱۳۲ جلد اول و کتاب الفقہ، ص۵۷۶، جلد اول)

مسئلہ امام صاحبؒ کے نزدیک نماز استسقاء مستحب ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک سنت ہے۔ لہٰذا نماز استسقاء باجماعت پڑھنی چاہئے۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص۲۳۸، ج۵)

مسئلہ امام نماز استسقاء کے لئے اپنے مصلے پر پہونچے، اذان اور تکبیر کے بغیر دو رکعت جہری (آواز کیساتھ) قرأت کیساتھ پڑھائے۔ پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری میں سورۂ غاشیہ۔ یا پہلی رکعت میں سورۂ ق اور دوسری رکعت میں سورۂ قمر پڑھنا افضل ہے۔ نماز کے بعد مثل جمعہ کے دو خطبے پڑھے جائیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ص۸۶، ج۳ و مظاہر حق، ص۳۲۲، ج۲)

مسئلہ امام کھڑے کھڑے (خطبہ کے بعد) آہ و بکا کیساتھ اونچے اور اُلٹے ہاتھ کر کے دعاء کرے اور مقتدی بیٹھ کر خشوع و خضوع کیساتھ امام کی طرح اُلٹے ہاتھ کر کے دعاء میں مشغول ہو جائیں اور امام کی دعاء پر آمین آمین کہتے رہیں۔ اور گڑ گڑا کر دعاء کرنے کی کوشش کریں، تا کہ دریائے رحمت جوش میں آجائے اور بامراد لوٹیں۔ دعاء مشکوٰۃ، ص۱۳۲ جلد اول پر ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ص۸۷، ج۳ بحوالہ عالمگیری، ص۱۵۳، ج اول)

نماز استسقاء میں چادر پلٹنے اور دعاء کا طریقہ

مسئلہ چادر پھیرنے کا طریقہ یہ ہے کہ امام اپنے دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لیجا کر دائیں ہاتھ سے چادر کی بائیں جانب کے نیچے کا کونہ پکڑا جائے اور بائیں ہاتھ سے چادر کی دائیں جانب کے نیچے کا کونہ پکڑ لیا جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو پیٹھ کے پیچھے اس طرح پھیرا اور پلٹا جائے کہ دائیں ہاتھ میں چادر کا پکڑا ہوا کونہ دائیں مونڈھے پر آجائے اور بائیں ہاتھ میں چادر کا پکڑا ہوا کونہ بائیں مونڈھے پر آجائے۔ اس طریقہ سے چادر کا دایاں کونہ تو بائیں ہو جائے گا اور بایاں کونا دائیں ہو جائے گا۔ نیز اوپر کا حصہ نیچے پہونچ جائے گا اور نیچے کا حصہ اوپر آجائے گا۔

(مظاہر حق، ص۳۲۳، ج۲)

مسئلہ بارش کے لئے دعاء مانگتے وقت ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کر دینا بھی اچھا شگون لینے کے درجہ میں ہے جیسا کہ چادر پلٹ کر اچھا شگون لیا جاتا ہے۔ ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کرنا دراصل اس طرف اشارہ ہے کہ خدا کرے اسی طرح بادلوں کی پشت بھی

زمین کی طرف ہوجائے اور وہ اپنے ذخیرہ آب کو زمین پر انڈیل دیں۔ حدیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ بارش کے لئے دعاء مانگی تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرلی۔ (مظاہر حق، ص ۳۲۳، ج ۲، وفتاویٰ دارالعلوم، ص ۲۳۹، ج ۵، بحوالہ نسائی، ص ۱۳۱، جلد اول)

احکام صدقۃ الفطر

ہر مسلمان مرد وعورت جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اس قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اگرچہ وہ اسباب تجارت کا نہ ہو اور اگرچہ روزے کسی وجہ سے رکھے نہ ہوں۔

اگر گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کے ستو دیوے تو نصف صاع واجب ہے جو انگریزی تول سے دو سیر سے کچھ کم ہوتا ہے مگر احتیاطاً پورے دو سیر دے دینا چاہئے۔ اور اگر جو دیوے تو اس کا دو چند دے۔ اور اگر علاوہ اس کے کچھ اور دیوے جیسے چنا، جوار وغیرہ تو اتنا دیوے کہ اس کی قیمت دو سیر گیہوں یا چار سیر جو کے برابر ہو، نابالغ اولاد کی طرف سے بھی فطرہ دینا واجب ہے جبکہ وہ مالک نصاب نہ ہو، ورنہ خود اس کے مال سے ادا کرے، بالغ اولاد اگر مجنون ہو اور مالک نصاب نہ ہو تو اس کے جانب سے بھی دینا واجب ہے ورنہ نہیں۔ اور مالدار ہو تو اسی کے مال سے دے۔ جو لڑکا عید کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا یا جو شخص قبل صبح مرگیا، اس کا فطرہ نہیں اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کرے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعد میں یا کچھ دنوں پہلے دے دے۔ ایک آدمی کا فطرہ ایک فقیر کو دیا تھوڑا تھوڑا کئی آدمیوں کا ایک کو دے دے۔ تو یہ سب جائز ہے۔ جیسے چاہے دے دے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے مسائل روزہ)

احکام قربانی

ہر مرد وعورت مسلمان، مقیم جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسباب ضروری روزہ مرہ کی حاجت سے زائد ہو، اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے۔ اونٹ، بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس مادہ ہو یا نر سب درست ہے۔ گائے، بھینس دو برس سے کم، بھیڑ، بکری ایک برس سے کم کی نہ ہو۔ اور دنبہ چھ مہینہ کا بھی درست ہے جب کہ خوب فربہ ہو، اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اونٹ، گائے، بھینس میں سات

آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں، مگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو، اور قربانی کا جانور بے عیب ہو، لنگڑا، اندھا، کانا اور بہت لاغر اور کمزور نہ ہو۔ اور کوئی عضو تہائی سے زائد کٹا ہوا نہ ہو۔ خصی (یعنی بدھیا) کی اور جس کے سینگ نکلے ہی نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے اور پوپلی جس کے دانت نہ رہے ہوں، اور بوچی جس کے پیدائش کان نہ ہوں جائز نہیں۔

قربانی کا وقت ذی الحجہ کی دس تاریخ کو نماز عید سے بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک وقت ہے اور دیہات کے باشندوں کو جائز ہے کہ نماز عید سے پہلے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرلیں، اس کے بعد نماز کے لئے جائیں۔

اگر چند آدمی قربانی شرکت میں کریں تو محض اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں بلکہ تول تول کر پورا پورا بانٹیں۔ کسی طرف ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو۔ ہاں جس حصے میں کلے پائے بھی ہوں اس حصہ میں کمی چاہے جتنی ہو، جائز ہے۔ بہتر ہے کہ کم سے کم تہائی گوشت خیرات کردے۔

قربانی کی کوئی چیز قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ اس کی رسی، جھول سب صدقہ کردینا افضل ہے، کھال کا بیچنا درست نہیں۔ ہاں اگر قیمت خیرات کرنے کے لئے بیچے تو کچھ حرج نہیں۔ قربانی کے ذبح کرنے کے وقت دعاء پڑھنا شرط نہیں کہ بدون اس کے قربانی نہ ہو۔ جس شخص قربانی کی دعاء یاد نہ ہو وہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔

قربانی کے بجائے رقم مظلومین کو دینا

سوال امسال قربانی کا تمام مال روپیہ اپنے فساد زدگان، بے بس مظلوم بھائیوں کی مرہم پٹی اور ان کی بیوگان اور یتیم بچوں کی امداد کے لئے بھیج دیا جائے اور ایسی حالت میں جب کہ اہل اسلام پر قیامت بپا ہے، قربانی نہ کی جائے، شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب صاحب نصاب کو قربانی کرنا ضروری ہے، وہ صورت مذکورہ سوال سے اداء نہ ہوگی، البتہ یہ درست ہے کہ قربانی کی جائے اور قیمت چرم قربانی کو وہاں بھیج دیا جائے اور اس کا اہتمام کیا جائے۔ اور کیا اچھا ہو کہ جن لوگوں پر قربانی واجب ہے وہ اپنا تمام وکمال (مال روپیہ وغیرہ) نصاب وہاں بھیج دیں کہ قربانی ہی ذمہ نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی توفیق دے تو اس سے بہتر کیا ہے۔ الحاصل یہ درست نہیں کہ صاحب نصاب مالک ہیں اور قربانی نہ کریں، اس لئے ایک

واجب چھوڑ کر اس کی قیمت چندہ میں دینا کسی طرح درست نہیں ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۳۰۱، ج ۶ بحوالہ عالمگیری، ص ۲۵۲، ج ۲) (تفصیل دیکھئے مسائل عیدین وقربانی)

قنوت نازلہ

سوال قنوت نازلہ جو مصیبتوں کے پیش آنے پر نمازوں میں پڑھی جاتی ہے اس کے متعلق بعض لوگ چند شبہات بیان کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک یہ منسوخ ہے، کوئی کہتا ہے کہ صرف فجر کی نماز میں پڑھنی چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے، کسی کا خیال ہے کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ چھوڑے رکھنے چاہئیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ ان تمام باتوں کے متعلق جوبات قوی اور معتبر ہو، مفصل تحریر فرما کر اجر عظیم حاصل فرمائیں۔

جواب قنوت نازلہ مصیبتوں کے وقت فرض نمازوں میں پڑھنا جائز ہے اور اس کا جواز عموماً جمہور ائمہ اور خصوصاً حنفیہ کے نزدیک منسوخ نہیں ہے بلکہ جب کوئی عام مصیبت پیش آئے تو مصیبت کے زمانہ تک قنوت نازلہ پڑھنا جائز ہے۔ ہاں قنوت دوامی جو فجر کی نماز میں امام شافعیؒ کے نزدیک مسنون ہے وہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک منسوخ ہے۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں جہاں قنوت فجر کو منسوخ کہا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ قنوت دوامی (یعنی ہمیشہ) فجر کی نماز میں پڑھنا منسوخ ہے، قنوت نازلہ منسوخ نہیں ہے۔

جو شخص نماز پڑھے وہ اپنی نماز میں، اور عورتیں اپنی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھیں یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی اجازت یا ممانعت کی تصریح میں نے نہیں دیکھی، بجز فقہاء کے اس قول کے کہ قنت الامام مگر ظاہر ہے کہ یہ حکم باعتبار اصل ہے کیونکہ فرائض میں اصل یہی ہے کہ وہ جماعت سے اداء کئے جائیں۔ اور منفرد کے حکم سے سکوت ہے، تاہم ممانعت کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہٗ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

۲۰/ رجب المرجب ۱۳۳۱ھ

تصدیقات علمائے دیوبند وسہارنپور

الجواب صواب:۔ محمد انور عفا اللہ عنہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح:۔ محمد اعزاز علی غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح:۔ خاکسار سراج احمد رشیدی کان اللہ لہٗ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح:۔ حبیب الرحمٰن عفی عنہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح:۔ فقیر اصغر حسین حسنی حنفی دیوبندی غفی عنہ

الجواب صحیح:۔ بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح:۔ محمد ناظر حسن نعمانی نقشبندی دیوبندی صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

الجواب صحیح:۔ عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

حامدا ومصلیا ومسلما۔ قنوت وقت نازلہ احناف کے نزدیک جائز ہے اور بعد رکوع آں حضرت ﷺ نے اس کو اختیار فرمایا ہے۔ احناف کے نزدیک قنوت نمازِ صبح میں علی الدوام ثابت نہیں۔ یہ قنوت جس کی بابت سوال ہے، اس کے جواز میں چون وچرا کرنا لغو ہے۔ جواب جو مجیب نے تحریر فرمایا ہے، عاجز اس سے متفق ہے واللہ اعلم۔ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ اندرکوٹ

علّامہ کمال الدین الدّمیری کی شہرہ آفاق کتاب
حیوانات کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

حیات الحیوان (مترجم)

دو جلدوں میں

حروف تہجی کی ترتیب سے معلومات کا وسیع خزانہ جس میں سینکڑوں جانوروں کے نام، کنیت، لغوی تشریحات، ان کی عادات و خصائل، قرآن واحادیث کے متعلقہ حوالہ جات، شرعی حلت وحرمت، طبی فائدے، ان کے حوالے سے خوابوں کی تعبیر، تعویذات و عملیات نیز نادرودلچسپ واقعات واشعار اور ضرب الامثال کا مخزن۔ جدید ومفید حاشیوں کے ساتھ

مترجم

مولانا عبدالرشید شجاع آبادی (فاضل خیرالمدارس ملتان)

نظرثانی

مولانا سید خلیق ساجد بخاری

مکتبہ خلیل
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور فون: 37321118

قصصُ الانبیاء

مکمل

قصصُ القرآن

انبیاء کرام علیھم السلام کے تفصیلی واقعات، تاریخ ھابیل قابیل، اصحاب والرّس، اصحابُ الکھف، اصحابُ الاخدود، اصحابُ الفیل، ذوالقرنین، ملکہ سباء اور قارُون، بیتُ اللہ کی تعمیر، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حلیہ مبارک وغیرہ کے واقعات تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔

حضرت مولانا قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی

مکتبہ خلیل
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار لاہور فون 37321118

عملیات وتعویذات اوراس کے

شرعی احکام

افادات

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب

حضرت مولانا مفتی محمد زید مظاہری ندوی

مکتبہ خلیل
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور فون: 37321118

مولانا رفعت قاسمی کی اسلامی فقہ پر آسان اور مستند کتابیں

مسائل نماز | مسائل اعتکاف | مسائل تراویح | مسائل زکوٰۃ | مسائل جمعہ

مسائل خفین | مسائل شب برأت و شب قدر | مسائل آداب و ملاقات

مسائل عیدین و قربانی | مجموعۂ خطبات ماثورہ

مسائل امامت | مسائل وضو | مسائل سفر | مسائل غسل | مسائل روزہ

مکتبہ خلیل